تذکار

اختر شاہجہانپوری

رحمۃ اللہ القوی

مرتب

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

(جملہ حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب ——— تذکار اختر شاہجہانپوری

مرتب ——— صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

حروف ساز ——— ورڈز میکر

صفحات ——— ۱۸۴

تعداد ——— ۱۰۰۰

سن اشاعت بار اوّل ——— ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

ناشر ——— مسلم کتابوی، لاہور

قیمت ——— روپے

رابطہ

مسلم کتابوی

دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

042-37225605-0321-4477511-0312-4477511-300-4538159

Email:Muslimkitabevi@gmail.com

raza_muneer@yahoo.com

Muneerraza1@hotmail.com

انتساب

مرشدِ کریم و عظیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے نام!

جن کے جمالِ جہاں آرا نے سب کے دل کو موہ لیا!

- دیکھنے والوں نے تو بے ساختہ اپنے دل آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیئے،
- اور جنھوں نے آپ کو محض پڑھا اور سنا، مگر دیکھا نہیں، وہ بھی آپ کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر ٹھہرے!

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

مشمولات

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
۱	تقدیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۹
۲	ابتدائیہ	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۱۱
۳	حیات اختر کے ماہ وسال	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۱۶
	باب نمبر۱: مقالات		
۴	علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۲۳
۵	آثار علمیہ علامہ اختر شاہجہانپوری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۲۴
۶	رئیس التحریر حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۲۹
۷	تذکرۂ علامہ اختر شاہجہانپوری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۳۸
۸	علامہ اختر شاہجہانپوری		۴۹
	بحیثیت مترجم کتب احادیث	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۶۰
۹	علامہ اختر شاہجہان پوری اور فروغ رضویات	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۷۰
۱۰	خلیفہ مسعود ملت علامہ اختر شاہجہانپوری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	۸۷
۱۱	فدائی فوج کی ابابیل	از: ریاض بٹالوی	۱۰۲
		از: علامہ مبارک حسین مصباحی	
۱۲	اہل سنت کے مایۂ ناز قلمکار	از: حاجی محمد طفیل نقشبندی	۱۰۷

۱۳ گدائے درِ اولیاء از: مولانا اقبال احمد اختر القادری --- ۱۱

۱۴ فاضلِ شاہجہان پوری ثم لاہوری کی یاد میں

از: صاحبزادہ محمد عبداللطیف ---- ۱۱۴

۱۵ حضرت علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاپوری از: علامہ مبارک حسین مصباحی -- ۱۲۵

باب۲: ہدیۂ تبریک: ---------- ۱۳۳

○ — شخصیات:

☆ علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی، مبارک پور ہند ---------- ۱۳۴

☆ مولانا عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف ---------- ۱۳۴

☆ رانا محمد ارشد قادری رضوی، لاہور ---------- ۱۳۵

☆ محمد افضل شاہد، واہ کینٹ ---------- ۱۳۵

☆ محمد اکرم بٹر، لاہور ---------- ۱۳۶

☆ مفتی محمد شریف الحق امجدی، مبارک پور ہند ---------- ۱۳۶

☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور ---------- ۱۳۷

☆ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، لاہور ---------- ۱۳۸

☆ علامہ محمد منشاء تابش قصوری، لاہور ---------- ۱۳۸

☆ صوفی نواب الدین گولڑوی، لاہور ---------- ۱۳۸

○ — رسائل:

☆ ماہنامہ انیس اہل سنت، فیصل آباد ---------- ۱۳۹

☆ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور ---------- ۱۴۰

باب۳: سانحہ ارتحال و اظہارِ تعزیت: ---------- ۱۴۱

○ — شخصیات:

رئیس التحریر حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری [صاحب]زادہ اقبال احمد فاروقی ------ ۱۴۲

علم وعمل کے پیکر از: علامہ محمد صدیق ہزاروی -------- ۱۴۵

حضرت اختر کا سانحہ ارتحال از: علامہ رضاء الدین صدیقی -------- ۱۴۶

بیسویں صدی کے چیلنجز اور اختر شاہجہان پوری از: مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی -- ۱۴۹

☆ سید بادشاہ تبسم بخاری، اٹک -------- ۱۵۰

☆ ماسٹر بشیر احمد کھوکھر، کھڈیاں -------- ۱۵۰

☆ علامہ شاہ احمد نورانی، کراچی -------- ۱۵۰

☆ علامہ پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، شکر گڑھ -------- ۱۵۱

☆ قاری کریم الدین سیالوی، لاہور -------- ۱۵۲

☆ حکیم محمد افتخار حسین اظہر چشتی، ڈیرہ نواب صاحب -------- ۱۵۲

☆ محمد افضل شاہد، واہ کینٹ -------- ۱۵۳

☆ مولانا اقبال احمد اختر القادری، کراچی -------- ۱۵۴

☆ سید محمد خالد القادری، کراچی -------- ۱۵۶

☆ محمد خالد قادری، کراچی -------- ۱۵۶

☆ مفتی محمد خاں قادری، لاہور -------- ۱۵۷

☆ ملک محمد سعید مسعودی، لاہور -------- ۱۵۷

☆ محمد عبداللہ عسکری رضوی، صادق آباد -------- ۱۵۹

☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور -------- ۱۶۱

☆ حافظ محمد فیاض احمد، لاہور -------- ۱۶۱

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی -------- ۱۶۳

☆ حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی، لاہور -------- ۱۶۴

☆ علامہ محمد منشاء تابش قصوری، لاہور -------- ۱۶۵

☆ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، کراچی -------- ۱۶۶

○—— دنیائے صحافت:

☆ روزنامہ جنگ، لاہور ---------------------------------

☆ روزنامہ نوائے وقت، لاہور ---------------------------------

☆ روزنامہ پاکستان، لاہور ---------------------------------

☆ روزنامہ خبریں، لاہور ---------------------------------

☆ Daily "The Nation" Lahore ---------------------------------

☆ روزنامہ جنگ، کراچی ---------------------------------

☆ روزنامہ نوائے وقت، کراچی ---------------------------------

☆ پندرہ روزہ ندائے اہل سنت، لاہور ---------------------------------

☆ ماہنامہ القول السدید، لاہور ---------------------------------

☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور ---------------------------------

○—— تاریخی مادے وقطعات تاریخ وصال:

○—— تاریخی مادے از: مولانا محمد اول شاہ رضوی --------- ۱۷۷

○—— حافظ عبدالغفار حافظ --------------------------------- ۱۷۷

○—— ابوالطاہر فدا حسین فدا --------------------------------- ۱۷۹

○—— طارق سلطان پوری --------------------------------- ۱۸۰

○—— کتابیات:

○—— کتب --------------------------------- ۱۸۱

○—— اخبارات ورسائل --------------------------------- ۱۸۱

○—— مکتوبات --------------------------------- ۱۸۲

تقدیم

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

فاضلِ جلیل علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری مظہری علیہ الرحمہ کا اٹھ جانا ایک عالم کا اٹھ جانا ہے کہ مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتَ الْعَالَم —— اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ! —— مولائے کریم علامہ مرحوم کی مغفرت فرما کر درجاتِ عالیہ عطا فرمائے' آمین ثم آمین! —— علامہ مرحوم اہلسنّت و جماعت کے ممتاز عالم اور قلمکار تھے' ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف وتراجم کی تعداد سو سے زائد ہوگی —— وہ فقیر کے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (م-۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) سے بیعت تھے اور فقیر سے بہت ہی محبت فرماتے تھے' ان کی شفقت ومحبت ناقابلِ فراموش ہے —— ۱۹۷۰ء میں علامہ مرحوم ہی نے فقیر کو امام احمد رضا پر کام کرنے کی ترغیب دی اور خود بھی امام احمد رضا پر بہت کام کیا۔ ان کی علمی اور دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

علامہ مرحوم لاہور کے ایک اسکول میں ٹیچر تھے' حالانکہ ان کو ایک کالج یا یونیورسٹی میں پروفیسر ہونا چاہئے تھا —— ہمارے ہاں لیاقت وقابلیت سے زیادہ ڈگریوں کی پوچھ ہے بلکہ اب تو بات اس سے بھی آگے نکل چکی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ! —— کاش اہلِ علم ودانش کو تلاش کر کے ان کی علمی خدمات کی بنیاد پر اعلیٰ منصب پر فائز کیا جائے تاکہ علماء وقلمکار غمِ روزگار سے فارغ ہو کر یکسوئی سے دین وملت کی خدمت کرسکیں —— علامہ مرحوم جیسی شخصیات ملک وقوم کا ایک عظیم اثاثہ ہوتی ہیں' ان کی قدر کی جانی چاہئے

—— ایسی شخصیات روز روز نہیں پیدا ہوتیں —— برسوں کے بعد ایک گوہر آبدار سامنے آتا ہے ——

مناسب ہوگا اگر علامہ مرحوم کے نام سے "اختر اکیڈمی" قائم کی جائے، اہلِ خیر تعاون کریں، علامہ مرحوم کی غیر مطبوعہ تصانیف شائع کی جائیں اور ان منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے جو ناتمام رہ گئے —— ماشاء اللہ علامہ مرحوم کے صاحبزادے عزیزم جناب غلام مصطفیٰ خاں صاحب سلّمہٗ، حوصلہ منداور باہمت ہیں، وہ علامہ مرحوم کے دستِ راست بنے رہے۔ اُمید ہے کہ علامہ مرحوم کے دوستوں اور عقیدت مندوں کو ساتھ لے کر علامہ مرحوم کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو، آمین!

فاضل مرتب جناب مولانا عبدالستار طاہر زید مجدہٗ، علامہ مرحوم کے تربیت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں۔ مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور کے بہت ہی فعال رکن رہے ہیں، علامہ مرحوم جس کے سرپرست تھے —— وہ ایک عرصہ علامہ مرحوم کے دستِ راست رہے —— رفاقت کا یہی جذبہ تھا کہ جس نے فوری طور پر "سوانح عمری" کی تدوین کی طرف مائل کیا اور اب وہ یہ نذرانۂ عقیدت علامہ مرحوم کے حضور پیش کر رہے ہیں —— مولیٰ تعالیٰ اس اخلاص و محبت کا صلہ عطا فرمائے۔ آمین!

۱۵ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ

۳۰ رنومبر ۱۹۹۳ء

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

کراچی (سندھ)

ابتدائیہ

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

انسان حیات ہو تو بات کچھ اور ہوتی ہے، —— اور جب دنیا سے چلا جائے تو حالات کچھ اور ہو جاتے ہیں، —— زندگی میں کئی حلیف، کئی حریف، کئی دوست، کئی مخالف، کئی قدردان، کئی شاکی، غرضیکہ رویوں کے کئی رنگ پیشِ نظر ہوتے ہیں، —— وصال کے بعد حریف بھی کردار اور عظمت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

فاضلِ شہیر علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ ۷ر جنوری ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے اور ۲۸ر جمادی الاول ۱۴۱۴ھ/۱۴ر نومبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار کو وصال کر گئے۔ انہوں نے اس عالم رنگ و بو میں اٹھاون سال گزارے، —— آپ نے ستائیس برس کی عمر میں ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں قلمی میدان میں قدم رکھا، اور دم وصال تک برابر لکھتے چلے گئے، —— یوں قرطاس و قلم سے اکتیس برس رشتہ رفاقت استوار رہا۔

○

حضرت ممدوح علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ سے احقر کی دیرینہ اُنسیت تھی، ——:

○ —— ایک تو استاد محترم، کہ ۱۹۷۲ء میں کلاس پنجم میں آپ ہمارے کلاس انچارج تھے۔

○ —— دوسرا برادر طریقت، کہ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ

میں شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی قدس سرہٗ العزیز سے شرفِ ارادت رکھتے تھے۔

○—— مزید برآں شہزادۂ مفتی اعظم سعادت لوح وقلم، حضرت مسعودِ ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں،—— اور احقر حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب زید لطفہ کے در کا ادنیٰ گدا ہے۔

○—— اور یہ کہ علامہ صاحب احقر کے محسن بھی ہیں کہ آپ نے قبلہ ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کروایا—— یہ ۲۹ ؍ ذیقعد ۱۴۰۸ھ / ۱۴ ؍ جولائی ۱۹۸۸ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب کا دل افروز واقعہ ہے۔ جو کہ حکیم محمد عمر قریشی مظہری علیہ الرحمہ کے دولت کدے، واقع جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں وقوع پذیر ہوا۔

طالب علمی کے زمانے کے کافی دیر بعد احقر آپ کو کسی لڑکے کے ساتھ سائیکل پر بیٹھے آتے جاتے دیکھتا،—— آپ کو دیکھ کر خوش ہوتا کہ ہمارے ماسٹر جی جا رہے ہیں،—— لیکن حیرت اس بات پر ہوتی کہ سائیکل پر لے جانے والا یہ لڑکا کون ہے؟—— بعد میں پتہ چلا کہ آپ کے بڑے صاحبزادہ صاحب رانا غلام مصطفیٰ خاں ہیں،—— پھر علم ہوا کہ علامہ صاحب تو لکھتے لکھاتے بھی ہیں، بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں، حدیثوں کے ترجمے کئے ہیں اور مزید ترجمے کر رہے ہیں،—— پھر شوق بڑھا کہ آپ سے رسم وراہ نکالی جائے۔ چنانچہ ایک روز زمانۂ طالب علمی کے حوالے سے تعارف کرایا۔ مل کر بڑے خوش ہوئے ورنا چیز کا ذوق وشوق دیکھ کر فرمایا:

حکیم محمد عمر قریشی مظہری علیہ الرحمہ محبت سے معمور شخصیت تھی۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو حکیم صاحب کی وارفتگی اور شوق والہانہ دیدنی ہوتا۔ آپ اپنے مرشد زادے کی آمد آمد پر بچھے بچھے جاتے اور [illegible] گزاری سے بڑی فرحت محسوس کرتے۔ اللہ غریق رحمت فرمائے۔ طاہر

''برخوردار! ملتے جلتے رہا کرو۔''

پھر آپ نے ۱۳ر ستمبر ۱۹۸۵ء میں مرکزی مجلس امام اعظم قائم فرمائی تو احقر پر کرم فرمایا اور مجلس ھذا کی ساری ذمہ داری سونپی، ——

○

جب آپ کا وصال ہوا تو احباب نے احقر سے پُر زور اصرار کیا کہ علامہ صاحب کے بارے میں کوئی کتاب مرتب کی جائے، بلکہ یہ کہ مرتب کر کے چہلم کے موقع پر شائع کی جائے، —— چنانچہ مولیٰ کریم کی رحمت اور احباب کی پُرخلوص دعاؤں کے باعث ایک کتابچہ ''اخترِ صبح'' مرتب کیا۔ جسے برادر مکرم حاجی محمد طفیل نقشبندی صاحب مدظلہ العالی نے ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور کے زیر اہتمام جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ / دسمبر ۱۹۹۳ء میں شائع کیا، —— وقت کی قلت اور مواد کی کمی کے باعث اس میں کچھ کمیاں رہ گئیں، کچھ کوتاہیاں ہو گئیں، لیکن یہ کہ نہ ہونے سے کچھ سامان تو ہو گیا۔

علامہ صاحب کے وصال کے موقع پر بہت سے مخلصین نے بڑے بڑے نیک عزائم اور بلند ارادوں کا اظہار فرمایا کہ علامہ صاحب کے حوالے سے کوئی کوتاہی روا نہ رکھی جائے گی، ——

○ —— شاید عدیم الفرصتی آڑے آ گئی،

○ —— یا حالات سازگار نہ رہے،

○ —— یا پھر کوئی اور مسائل رکاوٹ بن گئے۔

دعوے دھرے رہ گئے، اس دوران ایک دو مضامین آئے لیکن قابلِ ذکر پیش رفت نہ ہوئی، —— اور کچھ نہیں تو مقامی معاصر جرائد ہی ان کے چہلم یا پہلے عرس پر خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کرتے۔

۲۰۰۲ء میں برادر عزیز ملک محمد سعید صاحب مجاہد آبادی (نگران ادارہ مظہر اسلام لاہور) نے اس بات پر تشویش کا اظہار فرمایا کہ علامہ صاحب کے حوالے سے کچھ کام

نہیں ہوا، —— آپ ہی کچھ لکھیں۔ چنانچہ ان کی خواہش پر احقر نے دو نئے مقالات مرتب کیئے:

○ —— علامہ اختر شاہجہان پوری اور فروغ رضویات

○ —— علامہ اختر شاہجہان پوری بحثیت مترجم کتب احادیث

یہ مقالات دیکھ کر انہوں نے مسرت کا اظہار کیا، —— پھر فرمانے لگے:

''اُن دونوں مقالات کے ساتھ اپنے دیگر مقالات بھی شامل کر کے ایک کتابچہ ترتیب دے لیں، قدرت کو جب منظور ہوا تو شائع بھی ہو ہی جائے گا''۔

حُسنِ اتفاق کہ آج برادرم رانا غلام مصطفیٰ خاں تشریف لائے۔ اس بارے میں ان سے ذکر کیا، فرمانے لگے:

''آپ مرتب کریں، مصطفیٰ فاؤنڈیشن شائع کر دے گی —— بلکہ انہوں نے تو مجھے اس بارے میں کئی بار کہا بھی ہے۔''

انہوں نے یہ بھی انکشاف فرمایا کہ علامہ صاحب مصطفیٰ فاؤنڈیشن کے بانی بھی ہیں —— خیر احقر سے جو بن پڑا، وہ حاضر خدمت ہے۔ اب علامہ صاحب کے متوسلین کو چاہیئے کہ:

○ —— آپ کی غیر مطبوعہ کتب شائع فرمائیں،

○ —— آپ کے مکاتیب کا مجموعہ لائیں،

○ —— آپ کے نام آمدہ مشاہیر کے مکاتیب شائع فرمائیں،

○ —— آپ کے حوالے سے اپنی یادوں کو تحریر کا جامہ پہنائیں۔ تاکہ آپ کی شخصیت کے مزید گوشے اُجاگر ہو سکیں۔

○ —— آپ کے مرتبہ مطبوعہ رسائل متواتر شائع کیئے جائیں۔

ناسپاسی ہوگی اگر ان احباب کا شکریہ ادا نہ کیا جائے:

○ــــ رانا غلام مصطفیٰ خاں

○ــــ ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

مولیٰ کریم ہم سب کی ان مخلصانہ مساعی کو قبول و منظور فرمائے۔ اور علامہ مرحوم و مغفور کی قبر کو ٹھنڈی فرمائے۔ آمین!

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ　　　　خاکپائے صاحب دلاں

۸ جون ۲۰۰۴ء منگل　　　　**محمد عبد الستار طاہر مسعودی** عفی عنہ

E III/A ۔ پیر کالونی۔ مین روڈ۔ والٹن

لاہور کینٹ۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

پسِ نوشت:

۲۰ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو محترم منیر رضا قادری (مسلم کتابوی) سے ملاقات ہوئی۔ ان سے اس کتاب کے حوالے سے ذکر ہوا۔ انہوں نے اس کی اشاعت کے لئے بڑی دلچسپی اور محبت کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ ایک دو دن بعد مسودہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اب وہی اسے شائع فرما رہے ہیں۔ مولیٰ کریم انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور علامہ اختر شاہجہانپوری صاحب سے ان کی محبت کو اور پروان چڑھائے، بلکہ تمام اہلِ محبت سے ان کی محبت میں ترقی اور بلندی عطا فرمائے۔ احقر اشاعت کے سلسلے میں ان کا مشکور ہے۔

خاکپائے صاحبدلاں

۲۲ اکتوبر ۲۰۱۰ء　　　　**محمد عبد الستار طاہر مسعودی** عفی عنہ

حیات اختر شاہجہان پوری کے ماہ و سال

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

نمبر شمار	حالات و واقعات	تواریخ و سنین
۱	ولادت بمقام شاہجہان پور نزد دہلی	یکم شوال ۱۳۵۳ھ / ۷ رجنوری ۱۹۳۵ء
۲	ایک مجذوب کی کرم فرمائی	۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء
۳	بارہ سال کی عمر میں پاکستان ہجرت	۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء
۴	تکمیل تعلیم ہائی سکول بعمر اٹھارہ سال	۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء
۵	حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے بذریعہ خط و کتابت بیعت کی سعادت	۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء
۶	پیر و مرشد نے دینی خدمات کیلئے بشارت دی	۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء
۷	راوی روڈ، لاہور میں بالمشافہ بیعت	۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۰ء
۸	تحریر کا آغاز	۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء
۹	ادارہ سوادِ اعظم، لاہور سے ''حقانیت اسلام'' کی اشاعت	۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۴ء
۱۰	بڑے صاحبزادے غلام مصطفیٰ خاں کی ولادت	۱۳ رفروری ۱۹۶۴ء
۱۱	وصال پیر و مرشد مفتی شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ	۱۴ رشعبان ۱۳۸۶ھ / ۲۸ رنومبر ۱۹۶۶ء
۱۲	مفتی غلام معین الدین نعیمی صاحب[۱] کی معرفت مرکزی مجلس رضا، لاہور میں شمولیت	۱۳۸۸ھ / اپریل ۱۹۶۸ء

[۱] م-۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء

۱۳	مرکزی مجلس رضا، لاہور سے ''اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام'' کی اشاعت	۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء
۱۴	وصال والد بزرگوار چوہدری عاشق علی خاں	۱۰/صفر ۱۳۹۱ھ/۱۷/اپریل ۱۹۷۱ء
۱۵	مرکزی مجلس رضا، لاہور سے علیحدگی	۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء
۱۶	مکتبہ حامدیہ، لاہور سے ''جواہر البحار'' مترجم جلد اول کی اشاعت	۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء
۱۷	منجھلے بیٹے غلام مرتضیٰ خاں کا وصال	۱۶/صفر ۱۳۹۶ھ/۱۷/فروری ۱۹۷۶ء
۱۸	مرثیہ فرزند کی ماہنامہ ترجمان اہلسنت، کراچی میں اشاعت	۱۳۹۶ھ/جون ۱۹۷۶ء
۱۹	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی کرم فرمائی	۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
۲۰	''تجلیاتِ امام ربانی'' کی مکتبہ نبویہ، لاہور سے اشاعت	۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
۲۱	''فاروقِ اعظم'' (۱۳۹۸ھ) کے تاریخی نام سے تذکرہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تکمیل	۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء
۲۲	مکتبہ نبویہ، لاہور سے ''الشفاء'' مترجم جلد اول کی اشاعت	۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء
۲۳	آغاز ترجمہ بخاری شریف	۲۴/شوال ۱۴۰۰ھ/۵/ستمبر ۱۹۸۰ء
۲۴	''مہر درخشاں'' (۱۴۰۰ھ) کے تاریخی عنوان سے تذکرہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تکمیل	۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء
۲۵	چھوٹے صاحبزادے احمد رضا خاں کی ولادت	یکم جنوری ۱۹۸۱ء

۲۶ مہلک امراض کا حملہ — ۶ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ / ۱۲ فروری ۱۹۸۱ء
تکمیل ترجمہ بخاری شریف — ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ / ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء
۲۷ فرید بک سٹال، لاہور سے "بخاری شریف"
مترجم جلد اول دوم سوم کی اشاعت — ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء
۲۸ "عظیم الشان" ۱۴۰۲ھ کے تاریخی عنوان سے
حضرت شاہ ولی اللہ کا تذکرہ مرتب کیا — ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء
۲۹ علامہ محمد ریحان رضا خاں قادری سجادہ نشین
آستانہ عالیہ رضویہ، بریلی شریف نے بدست
شیخ عارف قاری رضوی ضیائی مہاجر مدنی،
سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں اجازت و — ۷ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء
خلافت عطا فرمائی۔
۳۰ بڑے صاحبزادے غلام مصطفیٰ خاں کی شادی
خانہ آبادی — ۱۳ اپریل ۱۹۸۲ء
۳۱ فرید بک سٹال، لاہور سے "مؤطا امام مالک"
مترجم و محشی جلد اول دوم کی اشاعت — ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
۳۲ نوری کتب خانہ، لاہور سے "درّ المعارف"
مترجم کی اشاعت — ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
۳۳ فرید بک سٹال، لاہور سے "سُنن ابنِ ماجہ"
مترجم جلد اول دوم کی اشاعت — ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء
۳۴ "ثانی اثنین" ۱۴۰۳ھ کے تاریخی عنوان سے
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کی تکمیل — ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

۳۵	ترجمہ ''مشکوٰۃ شریف'' کی تکمیل	۲۰؍رمضان ۱۴۰۵ھ/۱۰؍جون ۱۹۸۵ء
۳۶	مرکزی مجلس امام اعظم لاہور کا قیام اور سرپرستی	۲۷؍ذوالحج ۱۴۰۵ھ/۱۳؍ستمبر ۱۹۸۵ء
۳۷	مرکزی مجلس امام اعظم کی پہلی اشاعت: ''امام اعظم، مجدد الف ثانی کی نظر میں''	۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
۳۸	فرید بک سٹال، لاہور سے ''سنن ابو داؤد'' مترجم و محشی جلد اول دوم سوم کی اشاعت	۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
۳۹	فرید بک سٹال، لاہور سے ''مشکوٰۃ شریف'' مترجم جلد اول کی اشاعت	۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
۴۰	''مشکوٰۃ شریف'' مترجم جلد دوم سوم کی اشاعت	۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
۴۱	فرید بک سٹال، لاہور سے تاریخی حقائق پر مبنی تحقیق ''مشعل راہ'' کی اشاعت	۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
۴۲	''اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی'' کی ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور سے اشاعت	۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء
۴۳	''کلمۂ حق'' کی ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور سے اشاعت	۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء
۴۴	گنگا رام ہسپتال، لاہور میں علاج کے لئے داخل	۲۵؍رمضان ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء
۴۵	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور سے ''خصائص کنزالایمان'' کی اشاعت	۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء

۴۶ ''سیرت امام احمد رضا'' کی مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور سے اشاعت — ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۴۷ ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور سے ''فیضانِ امام ربانی'' کی اشاعت — ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء

۴۸ اعلیٰ حضرت کے رسالہ ''الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب'' کی تسہیل کی اشاعت — ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء

۴۹ حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب سے سند اجازت وخلافت کا اعزاز — ۱۹/ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ/ ۲/ جنوری ۱۹۸۸ء

۵۰ اہلیہ محترمہ کا وصال — ۳۰/ نومبر ۱۹۸۸ء بروز بدھ

۵۱ مرکزی مجلس محدث اعظم کچھوچھوی، لاہور کا قیام اور سرپرستی — ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۵۲ مرکزی مجلس محدث اعظم کچھوچھوی، لاہور سے ''محدث اعظم کچھوچھوی اور پاکستان'' کی اشاعت — ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۵۳ حضرت مولانا سیّد محمد جیلانی میاں اشرفی قادری (سجادہ نشین کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد، اترپردیش) نے ہر چہار سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ — ۲۷/ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ/ ۵/ فروری ۱۹۸۹ء بروز یک شنبہ

۵۴ مفتی محمد شریف الحق امجدی قادری برکاتی صاحب نے صحاح ستہ شریف کے ساتھ ساتھ سلسلہ قادریہ برکاتیہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ — ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ ۹/ دسمبر ۱۹۹۰ء

۵۵	حضرت مولانا سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی (جانشین محدث اعظم ہند سید محمد محدث کچھوچھوی سلسلہ قادریہ اشرفیہ، چشتیہ اویسیہ میں اجازت، خلافت۔	۱۵رذی الحجہ ۱۴۱۲ھ/ ۱۷رجون ۱۹۹۲ء بروز چہار شنبہ
۵۶	حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی صاحبؒ (سجادہ نشین دربار عالیہ خیریہ نقشبندیہ مجددیہ، دہلی) نے اپنے طریقہ شریف نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔	۴رربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ/ ۳رستمبر ۱۹۹۲ء
۵۷	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور سے ''تسہیل کنزالایمان'' کی اشاعت	۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء
۵۸	''عنایات مودودی'' کی ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور سے اشاعت	۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء
۵۹	طویل علالت کے بعد وصالِ پُر ملال	۲۸رجمادی الآخر ۱۴۱۴ھ/ ۱۴رنومبر ۱۹۹۳ء
۶۰	ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور نے واحد سوانحی مآخذ ''اختر صبح'' مرتبہ محمد عبد الستار طاہر مسعودی چہلم کے موقع پر شائع کیا	۱۴۱۴ھ/ دسمبر ۱۹۹۳ء
۶۱	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے ''رسالہ تہلیلیہ'' مترجم کی مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور سے اشاعت	۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء
۶۲	''مجددی عقائد ونظریات'' کی فرید بک سٹال، لاہور سے اشاعت	۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

٦٣	چھوٹے بیٹے احمد رضا خاں کی شادی خانہ آبادی	٣٠/مارچ ٢٠٠٨ء
٦٤	آپ کے بارے میں محررہ مقالات کا مجموعہ ''تذکار اختر شاہ جہانپوری'' کی لاہور سے اشاعت، جسے محمد عبدالستار طاہر مسعودی نے مرتب کیا۔	ربیع الاول ١٤٣٢ھ/فروری ٢٠١١ء

٢؎ م-٢/دسمبر ١٩٩٣ء بروز جمعرات

م-٢٠٠٠ء

باب نمبر ۱

مقالات

علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

مہد سے لحد تک سینۂ قرطاس پر محبتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گُل کھلانے والا — شانِ رسالت وشانِ صحابیت وشانِ ولایت کے گستاخوں کے لئے درۂ فاروقی اور شمشیرِ حیدری کی مثل کہلانے والا — دینِ حنیف کا ماہر غوّاص — حقیقت کا علم بردار — رضویت کے امین — اسلاف کی مقدس امانت کے پاسبان — سنیت کی نشانی — فکر وتحقیق کے وہ نکتے اٹھانے والا کہ قاری دم بخود رہ جائے — طرز استدلال حق وصداقت پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ ایسا سادہ، جاندار اور دل نشین کہ بے ساختہ قلم چومنے کو جی چاہنے لگتا ہے۔ دینی مسائل ہوں یا اسلاف کے کارنامے، ان کی ہر تحریر وتقریر میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحِ رواح کی طرح موجزن نظر آتا ہے۔

لوگ جسے مخدوم اہلسنّت بھی کہتے ہیں اور رئیس التحریر بھی۔ مگر خدائی فوج کا وہ ابابیل اپنے آپ کو عمر بھر فخریہ گدائے در اولیاء کہتا اور لکھتا رہا۔ اس ہستی کا نام نامی اسم گرامی علامہ عبدالحکیم خاں اور تخلص اختؔر تھا رحمۃ اللہ علیہ۔

موصوف مولداً شاہجہان پوری، نسلاً راجپوت، مسلکاً سُنی حنفی اور مشرباً نقشبندی مجددی ہونے کے ساتھ ساتھ قادری رضوی بھی تھے۔

۷ رجنوری ۱۹۳۵ء کو شاہجہان پور نامی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ شاہجہان پور دہلی شہر کے جنوب میں بیس میل کے فاصلے پر دریائے جمنا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ آپ

کا تعلق ایک کھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔ چوہدری عاشق علی خاں کے منجھلے صاحبزادے تھے۔

آپ کے والد محترم اپنے علاقے کی مشہور معروف شخصیت اور سابق مفتی اعظم، دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ (م-۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) سے شرفِ ارادت رکھتے تھے۔ موصوف ایک صاحب دل اور خداترس انسان تھے علامہ صاحب پر ان کے والد محترم کی دین داری اور خداترسی کا گہرا اثر تھا۔

علامہ صاحب نے میٹرک کا امتحان ۱۹۵۳ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں پاس کیا۔ میٹرک کے بعد ۱۹۵۳ء میں ہی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی برگزیدہ علمی و روحانی شخصیت شاہی امام وخطیب جامع فتحپوری مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے بذریعہ خط و کتابت شرفِ بیعت حاصل کیا۔ اور ۱۹۶۰ء میں حضرت مفتی صاحب جب پاکستان تشریف لائے تو موصوف کو بالمشافہ شرفِ بیعت سے مشرف فرمایا۔

اپریل ۱۹۶۸ء میں علامہ صاحب نے مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ (۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) کی معرفت مرکزی مجلس رضا، لاہور میں بطور جنرل سیکریٹری شمولیت اختیار کی۔

موصوف کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں مخدومی و مرشدی حضرت مسعودِ ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری صاحب سے ۲۹/ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ/ ۲/ جنوری ۱۹۸۸ء میں سندِ اجازت عطا ہوئی۔

علاوہ ازیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں انہیں حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی (م-۳/ دسمبر ۱۹۹۳ء) علیہ الرحمہ، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ خیریہ، دہلی سے بھی خلافت حاصل ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں انہیں مندرجہ ذیل حضرات سے خلافت حاصل تھی:

○ —— اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ (م-۱۳۴۰ھ/

۱۹۲۱ء) کے فرزند اصغر مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ (م-۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء)

○ —— شیخ الاسلام مدنی میاں دامت برکاتہم العالی

○ —— شارح بخاری شریف علامہ مفتی شریف الحق امجدی مدظلہ العالی

○ —— نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں قادری رضوی مدظلہ العالی

مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ (م-۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء) سمیت پاک و ہند کی کئی علمی شخصیات نے علامہ صاحب کو صحاح ستہ اور کتب حدیث کی سندات سے نوازا۔

علامہ صاحب نے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۹۳ء تک ۱۱۰ چھوٹی بڑی کتب تحریر فرمائیں۔ اگر ان میں احادیث مطہرہ کی جلدوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا جائے تو یہ تعداد ۱۲۳ ہو جاتی ہے۔

مترجم کتب احادیث کی طباعت اس طرح سے ہوئی:

○ —— بخاری شریف مترجم	۳ جلد	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
○ —— مؤطا امام مالک مترجم ومحشی	۲ جلد	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء
○ —— سُنن ابنِ ماجہ مترجم	۳ جلد	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء
○ —— سُنن ابوداؤد مترجم ومحشی	۳ جلد	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء
○ —— مشکوٰۃ شریف مترجم	۳ جلد	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء

غیر مطبوعہ تراجم کتب احادیث میں یہ شامل ہیں:

○ —— طحاوی شریف مترجم	۴ جلد
○ —— مسلم شریف مترجم ومحشی	۳ جلد
○ —— کتاب آلاثار مترجم ومحشی	ا جلد

حدیث کے مطبوعہ پانچ کتابوں کے ساڑھے آٹھ ہزار صفحے ہیں اور غیر مطبوعہ کتب احادیث کے ساڑھے چھ ہزار صفحے ہیں۔ یوں یہ آٹھوں کتابیں اکیس جلدوں اور پندرہ ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔

ان تراجم کتب احادیث کو وہ مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی کہ پاک و ہند میں ان کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان تراجم سے پیشتر کتب احادیث کے سنت کے قابلِ ذکر تراجم نہیں تھے، یہ اعزازِ فضیلت وانفرادیت علامہ اختر مرحوم ہی کے نصیب میں تھا۔

۱۳ر ستمبر ۱۹۸۵ء میں آپ کے زیر سرپرستی مرکزی ''مجلس امام اعظم'' کا قیام عمل میں آیا۔ ان کے وصال تک اس تبلیغی و اشاعتی ادارے نے مختلف موضوعات پر ۵۸ کتب شائع کیں۔

یوں تو موصوف نوعمری ہی سے صاحبِ فراش رہے مگر ۱۹۵۷ء میں تو مسلسل بیس پچیس روز انفلوائنزا کا شکار رہے —— ۱۲ر فروری ۱۹۸۱ء میں ایک دم بہت سے مہلک امراض کا حملہ ہوا۔ علامہ صاحب ان امراض کا تحمل نہ کر سکے اور حالت بالکل جواب دے گئی۔ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء کو گنگا رام ہسپتال' لاہور میں داخل ہونا پڑا۔ وہاں سے گلاب دیوی ہسپتال' لاہور میں منتقل کر دیئے گئے۔ کئی بار ان ہسپتالوں میں زیر علاج رہے —— ۱۳ر نومبر ۱۹۹۳ء کو اچانک ان کی حالت خراب ہو گئی۔ گلاب دیوی ہسپتال، لاہور میں داخل کرایا گیا۔ اگلے روز اتوار ۲۸ر جمادی الاول ۱۴۱۴ھ/ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۳ء کو دن ساڑھے گیارہ بجے امانتِ جان جاں آفرین کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

ع تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے!

نماز جنازہ علامہ صاحب کی وصیت کے مطابق حاجی محمد افضل چغتائی اشرفی مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

علامہ صاحب کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادے غلام مصطفیٰ خاں اور چھوٹے احمد رضا خاں ہیں۔

علامہ اختر شاہجہان پوری تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کے میدان کے بھی شہ

تھے۔ خصوصی محافل میں عید میلاد النبی ﷺ، معراج النبی ﷺ اور ماہ شعبان میں عرس حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ پر خصوصی خطاب ہوتا تھا۔ جامعہ غوثیہ مجیدیہ واقع غوثیہ کالونی، والٹن روڈ میں جمعۃ المبارک کے خطبات سے خواص وعوام کو خوب سیراب کیا۔

علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمتہ کے وصال پر مولانا محمد اول شاہ رضوی صاحب نے درج ذیل تاریخی مادے کہے:

جدائی عبدالحکیم اختر	عرس عبدالحکیم اختر مبارک باد
۱۴۱۴ھ	۱۹۹۳ء
عبدالحکیم اختر بگو	عبدالحکیم شاہجہان پوری ابدی باد
۱۴۱۴ھ	۱۹۹۳ء
عبدالحکیم اختر اوج پایہ	ہدیہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری
۱۴۱۴ھ	۱۹۹۳ء
قبرشہ عبدالحکیم اختر	اے بزرگ جہاں مصنف بے بدل عبدالحکیم اختر
۱۹۹۳ء	۱۹۹۳ء

عبدالحکیم اختر صاحب ارشاد ۱۹۹۳ء

علامہ عبدالحکیم صاحب کے متوسلین کو چاہئے کہ اختر اکیڈمی قائم کر کے علامہ مرحوم کی بلند پایہ تحریرات وتحقیقات کو منظر عام پر لائیں تا کہ ان کی کاوشات سے خواص وعوام مستفیض ہوسکیں اور ان کی غیر مطبوعہ تخلیقات بھی بہ ایں طور اشاعت سے ہمکنار ہوسکیں۔[۱]

---

[۱] افکار رضا ممبئی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۱ء

آثارِ علمیہ

علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری مظہری

مرتبہ: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ا۔ مطبوعہ تصانیف

نمبر شمار	عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	حقانیتِ اسلام	☆ ادارہ سوادِ اعظم، لاہور	۹۶۴ء
		☆ مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۹۸۵ء
		☆ اختر اکیڈمی، لاہور	۲۰۰۰ء
۲	اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام	☆ مرکزی مجلس رضا، لاہور	۱۹۷۰ء
	(مع اضافات)	☆ فرید بک اسٹال، لاہور	۱۹۸۶ء
۳	تجلیاتِ امام ربانی	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور	۱۹۷۸ء
۴	امام اعظم، مجدد الف ثانی کی نظر میں	☆ مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۸۵ء
		☆ ادارہ نور اسلام، شرقپور شریف	۱۹۸۸ء
۵	مشعلِ راہ	فرید بک اسٹال، لاہور	۱۹۸۶ء
۶	اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی	ادارہ غوثیہ رضویہ، مصری شاہ، لاہور	۱۹۸۶ء
۷	کلمۂ حق	ادارہ غوثیہ رضویہ، مصری شاہ، لاہور	۱۹۸۷ء
۸	خصائص کنز الایمان	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۸۸ء
۹	سیرت امام احمد رضا	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۸۸ء

۱۰	فیضانِ امام ربانی	ادارہ غوثیہ رضویہ مصری شاہ، لاہور	۱۹۸۸ء
۱۱	تسہیل ''الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب''	ادارہ غوثیہ رضویہ مصری شاہ، لاہور	۱۹۸۸ء
۱۲	محدث اعظم کچھوچھوی اور پاکستان	مرکزی مجلس محدثِ اعظم کچھوچھوی لاہور	۱۹۸۹ء
۱۳	مضامینِ کتاب الٰہی (۱۴۱۱ھ)	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۹۳ء
۱۴	حجت رضا (۱۴۱۲ھ)	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۹۳ء
۱۵	غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۹۳ء
۱۶	تسہیل کنز الایمان	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۹۳ء
۱۷	عنایاتِ مودودی	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۹۳ء
۱۸	مجددی عقائد و نظریات	فرید بک اسٹال، لاہور	۱۹۹۶ء

۲۔ مطبوعہ تراجم

نمبر شمار	عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱۹	جواہر البحار، جلد اول	مکتبہ حامدیہ، لاہور	۱۹۷۵ء
۲۰	الشفاء (جلد اوّل)	مکتبہ نبویہ، لاہور	۱۹۷۹ء
۲۱	بخاری شریف (جلد اوّل)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۲ء
۲۲	بخاری شریف (جلد دوم)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۲ء
۲۳	بخاری شریف (جلد دوم)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۲ء
۲۴	در المعارف	نوری کتب خانہ، لاہور	۱۹۸۳ء
۲۵	مؤطا امام مالک، (جلد اوّل)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۳ء
۲۶	مؤطا امام مالک، (جلد دوم)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۳ء

۲۷	سُنن ابنِ ماجہ (جلد اوّل)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۳ء
۲۸	سُنن ابنِ ماجہ (جلد دوم)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۳ء
۲۹	سُنن ابنِ داؤد (جلد اوّل)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۵ء
۳۰	سُنن ابنِ داؤد (جلد دوم)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۵ء
۳۱	سُنن ابنِ داؤد جلد سوم	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۵ء
۳۲	مشکوٰۃ شریف (جلد اوّل)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۵ء
۳۳	مشکوٰۃ شریف (جلد دوم)	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۶ء
۳۴	مشکوٰۃ شریف جلد سوم	فرید بک سٹال، لاہور	۱۹۸۶ء
۳۵	رسالہ تہلیلہ	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور	۱۹۹۶ء

۳۔ غیر مطبوعہ تصانیف

نمبر شمار	عنوان	موضوع	انداز اصفحات
۳۶	فاروقِ اعظم (۱۳۹۸ھ)	(حضرت فاروقِ اعظم کا تذکرہ)	۵۰۰
۳۷	مہر درخشاں (۱۴۰۰ھ)	(حضرت مجدد الف ثانی کا تذکرہ)	۷۰۰
۳۸	عظیم الشان (۱۴۰۲ھ)	(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا تذکرہ)	۵۰۰
۳۹	ثانی اثنین ابو بکر (۱۴۰۳ھ)	(حضرت ابو بکر کا تذکرہ)	۶۰۰
۴۰	کھلا خط	(مسئلہ تکفیر و فریقین کے بیانات)	۶۰۰
۴۱	مظہر البیان فی علوم القرآن	(قرآنی معلومات کا تحقیقی کشکول)	۹۰۰
۴۲	مظہر شریعت	(فقہ حنفی کے مطابق مسائل کا جدید ترین تحقیقی نمونہ)	۸۰۰
۴۳	دوسرا زلزلہ	(دیوبندی عقائد کے تضادات ان کی اپنی عبارتوں کے آئینے میں)	
۴۴	دلی سے بالاکوٹ تک براستہ لندن	(جہاد کے پردے میں اسماعیلی فساد)	۷۰۰

۴۵	تجلیاتِ مظہر اللہ دہلوی	(سیدی و مرشدی حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی کا تذکرہ)	۳۰۰
۴۶	تقویۃ الایمان کا تحقیقی جائزہ	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۶۰۰
۴۷	مودودیت کا علمی جائزہ	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۷۰۰
۴۸	صحابہ کرام مودودی صاحب کی نظر میں	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۳۰۰
۴۹	مسلمانوں کی اصلی جماعت	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۱۵۰
۵۰	مظہر الایمان فی ترجمۃ القرآن	(قرآن مجید کا آسان فہم ترجمہ)	
۵۱	مظہر البیان فی تفسیر القرآن		
۵۲	قرآن مجید کے اُردو ترجموں پر ایک طائرانہ نظر	(نفس مضمون ظاہر ہے)	
۵۳	کتب احادیث کے اُردو ترجموں پر ایک طائرانہ نظر	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۲۰۰
۵۴	قرآنی عقائد ونظریات	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۴۰۰
۵۵	قرآن مجید کا ضابطہ عبادات	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۴۰۰
۵۶	قرآن مجید کا ضابطہ اخلاقیات	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۳۰۰
۵۷	قرآن مجید کا ضابطہ معاملات	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۳۳۰
۵۸	قرآن مجید کا ضابطہ تکفیر	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۲۰۰
۵۹	دو قومی نظریہ کیا ہے؟	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۲۰۰
۶۰	صحابہ کرام حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۱۵۰
۶۱	معجزات کا توحید وشرک سے تعلق	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۲۵۰

٦٢	بشریت انبیاء کرام	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٥٠
٦٣	امام احمد رضا کا معتدل مسلک	(نفس مضمون ظاہر ہے)	
٦٤	امام احمد رضا اور مسئلہ بدعت	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٠٠
٦٥	امام احمد رضا اور شرک فروش ٹولہ	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٥٠
٦٦	امام احمد رضا کس کے ایجنٹ تھے؟	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٠٠
٦٧	چودھویں صدی کا مجدد	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٠٠
٦٨	شانِ احمد رضا	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٥٠
٦٩	پروانہ شمع رسالت	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٠٠
٧٠	امامِ زمانہ	(امام احمد رضا کی انفرادیت)	
٧١	تکفیر میں اعلیٰ حضرت کی احتیاط		
٧٢	کیا تعظیم رسول شرک ہے؟	(نفس مضمون ظاہر ہے)	١٥٠
٧٣	موجودہ عیسائی اور بائبل	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٣٠٠
٧٤	بلبلِ باغِ رسول	(امام احمد رضا کا امام نعت گویاں ہونا)	٣٥٠
٧٥	خرمنِ اسلام میں بولہبی کی چنگاریاں	(بعض گمراہ گروں کی نشاندہی)	٤٠٠
٧٦	تقدس کے غبارے خوابوں کے سہارے	(بعض لوگوں کے گھڑے ہوئے خواب)	٢٠٠
٧٧	اسلام میں یہودیت کا پیوند	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٥٠٠
٧٨	علمائے دیوبند کا نظریاتی تضاد	(نفس مضمون ظاہر ہے)	١٥٠
٧٩	خوش فہمیوں کے ہوائی قلعے	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٢٠٠
٨٠	پھولوں کے ساتھ کانٹے	(نفس مضمون ظاہر ہے)	٣٠٠
٨١	بہارِ بخشش (١٤١٠ھ)	(پانچ بزرگوں کا اُردو نعتیہ کلام)	٤٥٠

۸۲	چراغِ راہ (۱۴۱۰ھ)	("فیضانِ امام ربانی"، مکمل صورت میں)	۵۰۰
۸۳	مسعودی و مظہری زبان (۱۴۱۱ھ)	(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے حالات)	۱۰۰
۸۴	شمعِ رضا (۱۴۱۱ھ)	("الامن والعلیٰ" کی شرح)	۶۰۰
۸۵	شمعِ ہدایت	(بعض گمراہ گروں کی نشاندہی)	
۸۶	فیصلہ مناظرہ (۱۴۱۱ھ)	(فیصلہ کن مناظرہ کا قلم توڑ تاریخی جواب)	۵۰۰
۸۷	اظہارِ حق	(بعض حقائق کا اظہار)	۲۵۰
۸۸	عرضِ راقم (۱۴۱۱ھ)	(موجودہ بزرگوں سے چند سوالات)	۱۰۰
۸۹	وردِ اختر (۱۴۱۱ھ)	(دعائیں اور وظیفے)	۲۵۰
۹۰	اب اُلٹی گنگا بہتی ہے	(بعض ستم ظریفوں کی نشاندہی)	۲۰۰
۹۱	کاشفِ غیب (۱۴۱۳ھ)	("کلمۂ حق"، مکمل صورت میں)	۵۰۰
۹۲	وللّٰہی مکتبہ فکر	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۲۰۰
۹۳	شانِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۵۰۰
۹۴	یزید پلید اکابر کی نظر میں	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۱۵۰
۹۵	ایمان فروشوں کی داستان	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۸۰۰
۹۶	گاندھی پرستوں کی داستان	(نفس مضمون ظاہر ہے)	۴۰۰
۹۷	قادیانی دجات اور کذاب		
۹۸	روافض کی اسلام و مسلمین پر مہربانیاں		
۹۹	تجلیاتِ احادیث	(بعض احادیث کے ایمان افروز جلوے)	
۱۰۰	کنز العرفان	(ترجمہ و شروح کے ساتھ احادیث)	
۱۰۱	دنیائے اسلام کے امام اعظم		

۴-غیر مطبوعہ تراجم

نمبر شمار	عنوان	کیفیت
۱۰۲	مسلم شریف	جلد اوّل
۱۰۳	مسلم شریف	(جلد دوم)
۱۰۴	مسلم شریف	جلد سوم
۱۰۵	طحاوی شریف	(جلد اوّل)
۱۰۶	طحاوی شریف	جلد دوم
۱۰۷	طحاوی شریف	جلد سوم
۱۰۸	طحاوی شریف	جلد چہارم
۱۰۹	موطا امام محمد	ایک جلد
۱۱۰	بازار بخشش	(شان مصطفیٰ بیان کرنے والی احادیث)
۱۱۱	تجلیات احادیث	(بعض احادیث مع شرح)
۱۱۲	فتوح الغیب	(ارشادات سرکار غوث اعظم)
۱۱۳	الفتح الربانی	(ارشادات سرکار غوث اعظم)
۱۱۴	شفاء السقام	(مصنفہ — امام تقی الدین سبکی)
۱۱۵	مسالک الحنفاء	(مصنفہ — امام جلال الدین سیوطی)
۱۱۶	تبییض الصحیفہ	(مصنفہ — امام ابوحنیفہ)
۱۱۷	اثبات النبوۃ	(مصنفہ — حضرت مجدد الف ثانی)
۱۱۸	مبداء و معاد	(مصنفہ — حضرت مجدد الف ثانی)
۱۱۹	معارف لدنیہ	(مصنفہ — حضرت مجدد الف ثانی)
۱۲۰	کوائف مذہب شیعہ	(مصنفہ — حضرت مجدد الف ثانی)
۱۲۱	مکاشفات غیبیہ	(مصنفہ — حضرت مجدد الف ثانی)

۱۲۲	شرح رباعیات	(مصنفہ — حضرت مجدد الف ثانی)
۱۲۳	الاصول الاربعہ	(مصنفہ — مولانا حسن جان سرہندی)
۱۲۴	الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ	(مصنفہ — شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)
۱۲۵	سر الشہادتین	(مصنفہ — شاہ عبد العزیز محدث دہلوی)
۱۲۶	فضیلت مدینہ منورہ	("شواہد الحق" کی ایک فصل کا ترجمہ)
۱۲۷	احادیث شفاعت	("شواہد الحق" کی ایک فصل کا ترجمہ)
۱۲۸	بارگاہِ رسالت میں استغاثے	("شواہد الحق" کی ایک فصل کا ترجمہ)

۵۔ زیر ترتیب کتابیں

نمبر شمار	عنوان	کیفیت
۱۲۹	مسلکِ امام احمد رضا	(نفس مضمون ظاہر ہے)
۱۳۰	قادیانی دجال وکذاب	(نفس مضمون ظاہر ہے)
۱۳۱	اعمال واشغالِ سلاسل	(نفس مضمون ظاہر ہے)
۱۳۲	انگوٹھے چومنا	(نفس مضمون ظاہر ہے)
۱۳۳	بیانِ قدرت واختیار	(ذاتی اور عطائی اختیارات کی تحقیق)
۱۳۴	نظر انور (۱۴۰۷ھ)	(قرآن وحدیث کی روشنی میں نگاہِ مصطفیٰ کا بیان)
۱۳۵	ہمارا نبی	(شانِ مصطفیٰ پر ایمان افروز کتاب)
۱۳۶	باغ کنز الایمان	(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے صاحبزادوں کے تراجم قرآن سے معاندین کے اردو تراجم قرآن کا موازنہ)

۶۔ مقدمات وپیش لفظ

نمبر شمار	عنوان	مصنف/مرتب	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	مقیاس مناظرہ	مولانا محمد عمر اچھروی	لاہور	جون ۱۹۷۴ء
۲	جواہر البحار (جلد اوّل)	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی	لاہور	۱۹۷۵ء

۳	رسائل رضویہ (اوّل)	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۵ء
۴	الصوام الہندیہ	مولانا حشمت علی خاں	لاہور	۱۹۷۵ء
۵	رسائل رضویہ (جلد دوم)	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۶ء
۳	تجلیاتِ امام ربانی	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۷۸ء
۴	الشفاء (جلد اوّل)	علامہ قاضی عیاض مالکی اندلسی	لاہور	۱۹۷۹ء
۵	بخاری شریف (جلد اوّل)	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	لاہور	۱۹۸۲ء
۶	درّ المعارف	شیخ غلام علی دہلوی	لاہور	۱۹۸۳ء
۷	مؤطا امام مالک (جلد اوّل)	امام مالک	لاہور	۱۹۸۳ء
۸	سُنن ابنِ ماجہ (جلد اوّل)	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	لاہور	۱۹۸۳ء
۹	سُنن ابوداؤد (جلد اوّل)	امام ابوداؤد سلیمان	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۰	مشکوٰۃ شریف (جلد اوّل)	امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۱	مشعلِ راہ	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۲	اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۳	کلمۂ حق	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۷ء
۱۴	الامن والعلیٰ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	
۱۵	جماعت اسلامی کا شیش محل	علامہ مشتاق احمد نظامی	لاہور	
۱۶	فضائلِ درود وسلام	علامہ محمد سعید شبلی	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۷	بہار عقیدت	علامہ اختر الحامدی	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۸	الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۹	محمد اعظم کچھوچھوی اور پاکستان	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۹ء
۲۰	تسہیل کنز الایمان	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۹۳ء
۲۱	مجددی عقائد ونظریات	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۹۶ء

[۱] بشکریہ سہ ماہی "افکارِ رضا"، بمبئی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۳۶ تا ۴۴

رئیس التحریر حضرت علامہ اختر شاہجہان پوری

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

رئیس التحریر، فاضلِ شہیر حضرت علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری کی پیدائش کی حتمی تاریخ تو معلوم نہیں لیکن سکول میں داخلے کے وقت اندازے سے جو تاریخ پیدائش لکھی گئی وہ ۷/جنوری ۱۹۳۵ء ہے --- نام عبدالحکیم خاں رکھا گیا اور شعور سے ہمکنار ہونے پر اختر تخلص اختیار کیا، --- جائے پیدائش موضع شاہجہان پور ہے جو مشرقی پنجاب کے ضلع گوڑگانوؤں تحصیل بلب گڑھ میں دہلی شہر کے جنوب میں ۲۰ میل کے فاصلے پر دریائے جمنا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔

والد محترم کا نام چوہدری عاشق علی خاں ہے جو کھاتے پیتے زمیندار اور اپنے علاقے کی مشہور و معروف شخصیت تھے۔ موصوف کو مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۵/شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ/ ۸/نومبر ۱۹۶۶ء) سے شرفِ بیعت حاصل تھا۔ چوہدری عاشق صاحب ایک صاحبِ دل اور خدا ترس انسان تھے۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں ساری دنیاوی دولت بشمول مال و زر لٹا کر پاکستان پہنچے۔ کل کی شاہی کو وقت کی تبدیلی نے خستہ حال کر دیا۔ دل یہ صدمہ برداشت نہ کر سکا، اور اس دکھ کو دل کا روگ بنالیا۔ پندرہ سولہ سال متواتر بیمار رہنے کے بعد ۱۷/اپریل ۱۹۷۱ء کو اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف سدھار گئے۔

○

علامہ اختر شاہجہان پوری مدظلہ العالی پر ان کے والد محترم کی دین داری اور خدا

ترسی کا گہرا اثر ہے، —— دس سال کی عمر تھی کہ ایک مجذوب نے کرم فرمایا، —— اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۹۵۳ء میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی برگزیدہ شخصیت حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ سے بذریعہ خط وکتابت شرفِ بیعت حاصل کیا، —— ۱۹۵۷ء میں مرشد کریم نے بشارت سے نوازا۔

۱۹۶۰ء میں حضرت پاکستان تشریف لائے تو راوی روڈ، لاہور پر عرفان صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔ یہاں اختر شاہجہان پوری صاحب کو بالمشافہ بیعت سے نوازا۔ اس وقت مفتی اعظم سندھ شاہ محمد محمود الوری علیہ الرحمہ بھی آپ کے پاس تشریف فرما تھے، —— جن کے محبت بھرے اصرار پر حضرت پاکستان تشریف لائے تھے۔

مارچ ۱۹۷۲ء میں چودھویں صدی کے مجددِ برحق امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے خاص لطف وکرم سے نوازا، —— ۱۹۷۸ء میں سرمایہ ملت کے عظیم الشان و عدیم المثال نگہبان امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) نے علامہ اختر شاہجہان پوری صاحب پر شفقت فرمائی۔ ان بزرگوں کے الطافِ کریمانہ نے اپنا رنگ دکھایا جس کے باعث:

جلا کندن نے پائی، یہ زرِ خالص دمک اُٹھا

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ محترم علامہ صاحب کو بریلی شریف سے سلسلہ قادریہ میں اور کسی دوسرے بزرگ یا بزرگوں سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں اجازت و خلافت حاصل ہے، —— نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خاں رضوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء) اور کتنے ہی دوسرے جید علمائے کرام نے علامہ موصوف کو صحاح ستہ اور حدیث کی دیگر کتابوں کی سندوں سے نوازا ہے۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاءُ!

دین کی طرف پیدائشی طور پر رجحان تھا، اور تھا بھی حیران کن حد تک —— عربی کی تعلیم بڑی محنت سے حاصل کی، اگرچہ اس کے لئے مواقع میسر نہیں تھے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کر کے ملازمت کی اور پھر ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات پرائیویٹ طور پر

دیئے۔ اُردو اور دینیات میں ایم۔اے کی تیاری کر لی تھی لیکن امتحانات نہیں دیئے کیونکہ مقصد کچھ اور ہی تھا۔

۱۹۶۲ء میں قلمی میدان میں اترنا پڑا، اس لئے شورش کاشمیری نے اہلِ حق کے خلاف ملک گیر سطح پر فتنہ کھڑا کر رکھا تھا اور پاک و ہند کے اکثر گستاخانِ رسول اسے ''مجاہد اعظم'' قرار دے کر اس کے حوصلے بلند کر رہے تھے۔ اس موقع پر علمائے اہلسنّت کے حوالے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ حضرات اب سرمایہ ملت کی نگہبانی کرنے کے اہل نہیں رہے۔ انہیں اپنے اسلاف کی ناموس کا لحاظ کم اور اپنے پیٹ کی فکر زیادہ ہے۔ ان حضرات کی حرکتیں بڑی حد تک طفلانہ نظر آئیں اور علامہ اختر شاہجہان پوری صاحب نے یہ محسوس کیا کہ کشتی ملت کے یہ ناخدا ابھی ذہنی طور سے بالغ نہیں ہوئے ہیں۔ —— اس وقت کے دگر گوں حالات نے مجبور کیا اور ہمارے حضرت شاہجہان پوری اس میدانِ کارزار میں کود پڑے جہاں حق و باطل باہم دست و گریباں تھے۔ آپ اسی وقت سے یہ کہتے آ رہے ہیں:

سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

○

اپریل ۱۹۶۸ء میں مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) نے حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی کو علامہ اختر شاہجہان پوری صاحب کے بارے میں بتایا۔ حکیم صاحب نے خط لکھا کہ مجھے آ کر مطب پر ملیں۔ چنانچہ دونوں حضرات کی ملاقات ہوئی۔ اب مرکزی مجلس رضا' لاہور کے ارکان تین ہو گئے:

○—— حکیم صاحب سرپرست بنائے گئے،

○—— محمد عارف قادری رضوی کو صدر بنایا گیا، اور

○—— اختر شاہجہان پوری جنرل سیکرٹری بنائے گئے۔

محترم اختر شاہجہان پوری صاحب کا کہنا ہے کہ مرکزی مجلس رضا کے بانی حکیم محمد

موسیٰ امرتسری ہیں، اور ان کے شریکِ کار محمد عارف قادری رضوی تھے۔ اگر کوئی مجھے مجلسِ رضا کا بانی قرار دیتا ہے تو اس کا یہ بیان حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

○

علامہ اختر شاہجہان پوری فرماتے ہیں کہ اہلسنّت و جماعت میں لکھنے والوں کا قحط ہے۔ اگر کوئی کھرا بھی ہو تو ناشرین' کا ان کے ساتھ سلوک سوتیلی ماں جیسا ہے۔ ان کا کہنا ہے:

''پاک و ہند میں پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی کی قلمکاری کا جواب نہیں۔ آپ ۱۹۷۲ء سے جس انداز پر لکھ رہے ہیں وہ نشانِ منزل ہے، دلوں کی تمنا ہے، حالات کا تقاضا ہے، مسلک کی ضرورت ہے،—— اور کیوں نہ کہہ دیا جائے کہ آندھیوں میں چراغِ ہدایت جلایا جا رہا ہے۔''

ہمارے ممدوح علامہ شاہجہان پوری صاحب سب سے زیادہ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کی قلمی کاوشوں اور نگارشات سے متاثر ہیں، بلکہ ان کی تحریروں کو اپنے اور دیگر سُنی قلمکاروں کے لئے مشعلِ راہ قرار دیتے ہیں،—— حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی کے تبلیغی و اشاعتی کاموں کو بھی بہت سراہتے ہیں جو انہوں نے مرکزی مجلس رضا، لاہور کے تحت سرانجام دیئے۔

ان حضرات کے علاوہ ہمارے چند قابلِ قدر لکھنے والے ہیں یعنی:

○—— مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

○—— مولانا حسن علی رضوی، ○—— پروفیسر محمد اقبال مجددی،

○—— سید نور محمد قادری، ○—— مفتی شجاعت علی قادری،

○—— علامہ شمس الحسن شمس بریلوی' ○—— مولانا محمد صدیق ہزاروی،

○—— محمد صادق قصوری وغیرہ

یہ حضرات اپنی اپنی بساط کے مطابق کام کررہے ہیں جبکہ ان لکھنے والوں کا نہ آپس میں کوئی اشتراکِ کار ہے، اور نہ ان کا کوئی سرپرست یا معاون و مددگار، —— پورے ملک میں اہلسنّت کی کوئی ایک بھی ایسی تنظیم نہیں جس کے ذریعے گنتی کے ان چند لکھنے والوں کی صلاحتیں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ جس کے باعث ایک طرف کام کی رفتار تیز ہو جائے، اور دوسرا یہ کہ اس تنظیم کے ذریعے جو بھی کام منظرِ عام پر آئے وہ بڑی حد تک بہتر طریقے پر آئے، —— افسوس کہ ایسا سوچنا محض ایک خواب ہی نظر آتا ہے، —— کیونکہ ایک طرف ہمارے موجودہ علمائے کرام کی انانیت کوہ ہمالیہ سے کم اونچی نہیں، اور دوسری طرف ان میں بغض و حسد اس قدر ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنا یا دوسرے کی عزت کرنا ان کے بس سے باہر ہے۔

○

ہمارے محترم اختر شاہجہان پوری صاحب نے روزی کمانے اور گزر اوقات کرنے کی غرض سے ایک معمولی سرکاری ملازمت کر رکھی ہے، جس کے باعث وہ لاہور چھاؤنی میں ۱۹۸۵ء سے رہائش پذیر ہیں۔ باقی اہلِ خاندان قصبہ کھڈیاں خاص کے پاس واقع موضع ویرم ہٹھاڑ میں رہ رہے ہیں —— والد گرامی کے وصال کے بعد ورثہ میں سے ان کے حصے میں جو زرعی زمین آئی وہ اسی گاؤں میں ہے۔

○

علامہ شاہجہان پوری صاحب کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف وتراجم کا شمار نوے اور سو کے درمیان ہے۔ آپ نے احادیثِ مطہرہ کا ترجمہ کرنے میں ایک شاندار ریکارڈ قائم کردیا۔ ہے۔ ۱۹۶۲ء سے لے تادم امروز ۱۹۸۷ء کے پچیس سالہ عرصے میں آپ کی آٹھ تصانیف اور ترجمے کی سولہ جلدیں منظرِ عام پر آئی ہیں۔ نو تصانیف اور ترجمے کی آٹھ جلدیں منتظرِ اشاعت ہیں، —— علاوہ ازیں اڑتیس تصانیف اور بارہ ترجمے مدتوں سے اس ...ریں ہیں کہ ان کی قسمت ... طباعت سے آراستہ ہو کر افادۂ خلقت کا باعث بننا

ہے یا پھر کیڑوں کی خوراک بنتا ہے، —— جب ایسے فاضلِ شہیر کے ساتھ ناشرین کا یہ ''حسن'' سلوک ہے تو دوسرے لکھنے والے بھلا کیا اُمید رکھ سکتے ہیں —— علامہ اختر صاحب کی آٹھ تصانیف اس وقت زیرِ ترتیب ہیں۔ یوں آپ کی سب تصانیف و تراجم کی تعداد ۹۹۰ تک پہنچتی ہے۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاءُ

○

علامہ اختر شاہجہان پوری کا کہنا ہے کہ ہمارے دینی مدارس کا نصابِ تعلیم عصری تقاضوں کے مطابق نہیں۔ اس میں مناسب ترمیم و اضافہ کرنا بہت ضروری ہے تاکہ موجودہ صورتِ حال کی ضرورت کے مطابق افراد تیار کئے جاسکیں، —— اس کے علاوہ سکولوں اور کالجوں کا نصاب زیادہ ایسا ہے جسے تضیع اوقات کا سامان ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس سے ایک طرف نونہالانِ ملک وملت کی صلاحیتیں ضائع ہو رہی ہیں اور دوسری طرف ان اداروں سے فارغ ہونے والے مسلمان کی بجائے کچھ اور ہی بن کر نکلتے ہیں۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ان درس گاہوں میں تعلیم و تربیت پانے والوں کو اور کچھ بنایا جائے یا نہ بنایا جائے لیکن پکا و سچا مسلمان ضرور بنایا جائے۔ مگر بدقسمتی سے ہماری ان درس گاہوں میں بچوں کو خواہ کچھ بھی بنایا جاتا ہو لیکن مسلمان بنانے کا ان لوگوں کو آج تک خیال بھی نہیں آیا، جن کے ہاتھوں میں آج تک ملک وملت کی تقدیر رہتی چلی آئی ہے۔

چاہیئے تو یہ کہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والا ہر طالب علم خواہ وہ اور کچھ نہ بن سکے لیکن ایک پکا اور سچا مسلمان ضرور بن جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑی کلاسوں میں پہنچنے پر اسے سائنس دان یا ڈاکٹر یا انجینئر بننے کے مواقع بھی فراہم کئے جائیں، —— ہمارے ماہرینِ تعلیم کی ستم ظریف یہ مہارت ہے کہ انہوں نے سارے بوجھ پہلی جماعت ہی سے طلبہ پر لاد رکھے ہیں، —— وہ چاہتے ہیں کہ ہر بچہ بیک وقت سب کچھ بن جائے، جبکہ وہ کچھ بھی نہیں بننے پاتا اور اس کی صلاحیت ان سارے مضامین کے نیچے دب کر دم توڑ دیتی ہے۔

○

علامہ موصوف کا کہنا ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن چالیس سال گزرنے پر بھی یہاں اسلام کا نفاذ نہیں ہو سکا۔ بات سیدھی سی ہے کہ یہی صورتِ حال رہی تو چار سو سال میں بھی یہاں اسلامی قوانین یا نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ نہیں ہو سکے گا۔ بات دراصل یہ ہے کہ وہ گمراہ فرقے جو انگریز نے اپنے دورِ اقتدار میں اپنی ضرورت کے لئے پیدا کئے تھے کہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو فرقوں میں بانٹ کر منتشر کر دیا جائے، تاکہ یہ آپس میں لڑتے رہیں اور انگریز حکومت کے لئے کسی خطرے کا باعث نہ بن سکیں، —— ان فرقوں میں ہر ایک کی یہی کوشش ہے کہ وہ برسرِ اقتدار آکر اپنا اسلام نافذ کرے، —— گزشتہ چالیس سال سے ہر فرقہ اسی تگ و دو میں ہے، —— اور دوسری طرف ان کی یہی کوشش ہے کہ قدیم یعنی اصلی اسلام نافذ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اصلی اسلام' کے نافذ ہونے پر جعلی اسلاموں کی قیمت گر جائے گی اور ان کے ماننے والے دین و ملت کے بدخواہ نظر آنے لگیں گے۔

اسی سلسلے میں موصوف نے بھی بتایا کہ یہی وجہ ہے جس کے پیشِ نظر آج ہمارے تعلیمی نصاب میں ان لوگوں کو مسلمانوں کا رہنما اور ملک و ملت کا خیر خواہ بتایا جا رہا ہے، جن کا گمراہ و بے دین اور ملک و ملت کا بدخواہ ہونا ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے، —— و زندہ رہے تو انگریز حکومت کے استحکام کو مضبوط کرنے کے لئے، اور ان میں سے بعض گاندھی کی فوج کے سپاہی اور ہندوؤں کے یار و غم خوار تھے۔ اصل صورتِ حال سے توج ہٹانے کے لئے، مشرکینِ ہند کے یہ پجاری اپنے آپ کو توحید کے علم بردار، اور سچے اور پ مسلمانوں کو مشرک، اور بدعتی کہتے رہتے ہیں۔

○

ہر شخص سکونِ قلب کی تلاش میں ہے، —— اسے راحت کی جستجو ہے جبکہ راحت اسلام کے دامانِ کرم سے وابستہ ہے۔ سکونِ قلب ذکرِ الٰہی میں ہے۔ قرآن کریم نے وا

طور پر یہی بتایا ہے لیکن جو بتانے اور یہ باتیں ذہن نشین کروانے والے ہیں،

○ —— اولاً وہ اس طرح بتانے سے قاصر ہیں جس سے اسلام کی مقدس تعلیمات دل و دماغ میں جاگزیں ہوتی چلی جائیں۔

○ —— ثانیاً جب موجودہ رہنماؤں کو دیکھا جاتا ہے تو وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

یوں عوام الناس کو ان سے نفرت ہو جاتی ہے اور وہ علماء سے دور رہنا ہی پسند کرتے ہیں، —— زندگی بھر وہ علماء سے متنفر رہتے ہیں۔ اور ان حضرات کا ایسے لفظوں میں ذکر کرتے ہیں کہ سننے والوں کے دلوں میں اس گروہ سے جو نفرت ہوتی ہے اس میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے —— قول و فعل کے اس تضاد کے علاوہ موجودہ علمائے کرام کی تقریر و تحریر کے عنوان بڑی حد تک وہی مسائل ہیں جن پر مختلف فرقوں کے درمیان معرکہ آرائی ہوتی رہی ہے۔ ایسی باتیں بار بار سن کر عوام بھی تنگ آ گئے ہیں، اور اسی وجہ سے وہ علماء سے اور بھی دور ہوتے جا رہے ہیں۔

چاہئے تو یہ کہ عوام و خواص کے سامنے ان باتوں کو بڑے حکیمانہ انداز میں پیش کیا جائے جن پر عمل کر کے مسلمان اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں، اور جو باتیں دارین کی کامیابی کی ضمانت ہیں خواہ ان میں سے بعض باتیں بعض لوگوں نے اختلافی ہی کیوں نہ بنا ڈالی ہوں اور ان برے کاموں کی تباہ کاریوں کو ذہن نشین کروایا جائے جو ہمارے زوال اور انحطاط کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

○

علامہ موصوف کا کہنا ہے کہ ہمارے سنی ناشرین کا ہاتھ وقت کی نبض کی رفتار پر نہیں ہے۔ وہ اس بات کا بہت کم خیال رکھتے ہیں کہ مسلک کو اس وقت کون سی کتابوں کی ضرورت ہے، —— وقت کا تقاضا کیا ہے جسے پورا کرنا ملک و ملت سے وفاداری اور ان کی خیر خواہی کے زمرے میں آئے گا —— ہمارے موجودہ ناشرین زیادہ تر کاروباری مفاد کو مدنظر رکھتے ہیں اور ان کتابوں کو منظر عام پر لانے کی پوری کوشش کرتے ہیں جو

ان کے لئے جلبِ زر کا ذریعہ بن سکیں۔ خواہ وہ مسلک کے لئے مفید ثابت ہونے کی بجائے ضرر رساں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے ساتھ ہی انہیں منظر عام پر آنے والے مصنفین سے کوئی دلچسپی اور ہمدردی نہیں ہوتی بلکہ یہ حضرات بڑی حد تک ان کی حوصلہ شکنی ہی کرتے ہیں، ——— اور یہ ستم ظریفی مسلک کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہے جو لاشعوری طور پر ان سے سرزد ہوتی ہے۔

موصوف کا کہنا ہے کہ میں پچیس سال سے قلمی میدان میں ہوں اور کسی ناشر سے آج تک ایک پیسے کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس کے باوجود ناشرین حضرات نے اس ناچیز کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے ان کے بیان سے کلیجہ منہ کو آتا ہے، اور سننے کے لئے پتھر کا دل ہونا چاہئے، ——— جبکہ بد مذہبوں کی ہر جماعت میں مصنفین کو ان لوگوں کے سر آنکھوں پر جگہ ملتی ہے۔ انہیں فکر معاش سے بڑی حد تک آزاد کر کے قلمی میدان میں خاطر خواہ کام کر دکھانے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

علامہ موصوف کے ترجمے کے ساتھ حدیث کی پانچ کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں، یعنی:

○ ——— بخاری شریف ۳ جلد ○ ——— مؤطا امام مالک ۲ جلد
○ ——— مشکوٰۃ شریف ۳ جلد ○ ——— سُنن ابنِ ماجہ ۲ جلد
○ ——— سُنن ابوداؤد ۳ جلد

ان مذکورہ پانچ کتابوں کی تیرہ جلدیں ہیں جن کے صفحات تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار ہیں، ——— حدیث کی تین کتابیں عنقریب منظر عام پر آنے والی ہیں:

○ ——— طحاوی شریف ۴ جلد ○ ——— مسلم شریف ۳ جلد
○ ——— مؤطا امام محمد ۱ جلد

ان تین کتابوں کی آٹھ جلدوں کے تقریباً ساڑھے چھ ہزار صفحات ہیں۔ ان تین کتابوں کے منظر عام پر آ جانے سے حدیث کی مذکورہ آٹھ کتابوں کے تقریباً پندرہ ہزا

صفحات ان کے ترجمے کے ساتھ شائع ہو جائیں گے،—— ربّ العزت نے علامہ اختر شاہجہان پوری مدظلہ العالی سے حدیث کے اُردو تراجم کا اتنا کام لیا ہے جس کی آج تو مثال موجود نہیں،—— اور ہوسکتا ہے کہ اُردو زبان کی پوری تاریخ میں شائد یہ کام اپنی مثال آپ ہو اور اسے ایک شاندار ریکارڈ ہونے کا درجہ حاصل ہو۔

یہاں میں اس پین کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جسے اس مقدس فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ترجمے کے لئے استعمال ہونے والا وہ پین ایک یادگار کے طور پر علامہ صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ بات تو ساری نسبت کی ہے۔ حدیث کی نسبت سے اس قلم کی اہمیت اور قدر و منزلت بڑھ گئی ہے۔

○

اگرچہ حالات اور عالت میں سے کوئی چیز سازگار نہیں، اس کے باوجود موصوف کا حوصلہ بہت بلند ہے، اور وہ اس میدان میں بہت کچھ کر دکھانے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور بڑے سے بڑے کام کی طرف مرحلہ وار بڑھتے جا رہے ہیں، موصوف:

○—— حدیث کی ایک، دو چوٹی کی کتابوں کی شرح لکھنا چاہتے ہیں۔

○—— قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں جو تفاسیر معتبرہ کی طرح جامع اور عام فہم ہو۔—— نیز ان سب تفسیروں کے زہریلے جراثیم کا سدّ باب کرے جو انگریز حکومت کے پُرفتن دور میں بعض گمراہ گروں نے تفسیر و تراجم کے پردے میں اسلامی لٹریچر میں داخل کر دیئے ہیں۔

○—— اس کے ساتھ ہی موصوف آٹھ دس جلدوں میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح حیات لکھنا چاہتے ہیں جو جدید انداز پر سیرت کی تمام کتابوں کی جامع ہو، اور رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصائصِ محمودہ کی حامل ہو، جن کے خلاف بعض ابنائے زمانہ نے توحید کے نام پر بڑی شد و مد کیساتھ مہم چلا رکھی ہے،——

کاش! موصوف کی یہ تمام حسرتیں پوری ہو جائیں۔ آمین!

○ ——— موصوف بعض فضائل سے متعلق اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کو کتابوں کی شکل میں علیحدہ بھی تفہیمی انداز میں مدلل طور پر منظر عام پر لانے میں کوشاں ہیں۔

مثلاً:

○ ——— "نظر انور"، ——— اور

○ ——— "بیانِ قدرت واختیار"

اسی سلسلے کی نادر لڑیاں ہیں۔"

بہر حال ان کا حوصلہ بہت کچھ کہتا ہے جبکہ حالت اور حالات بالکل ساتھ نہیں دیتے۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں علامہ موصوف کے ساتھ ہیں۔ جبکہ اس کے سوا ہم ان کے ساتھ اور کسی طرح سے تعاون کرنے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ پروردگار عالم ان کی مدد فرمائے اور اس میدان میں انہیں اپنے ارمان نکالنے کے مواقع دے اور توفیق رحمت فرمائے۔ آمین!

☆☆☆☆☆☆☆

تذکرۂ علامہ اختر شاہجہان پوری

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

فی زمانہ ہر آدمی پیٹ کے چکر میں ہے۔ پیٹ کے گھن چکر سے نکلے تو اسے کوئی دوسری بات سوجھے۔ لیکن ربِ انام نے جس فرد سے اپنے دینِ متین کا کام لینا ہو، بلا امتیاز وہ تفریق لے لیتا ہے۔

متلاشیانِ حق اور عاشقانِ رسول کی صف میں ایک دیوانہ ایسا بھی ہے جس کی دینِ حنیف اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کی لگن جنون کی حدیں پھلانگ چکی ہے۔ اپنی زندگی کا ایک ایک سانس دینِ حق کے نام کر دیا ہے۔ مادیت کے اس دور میں یقیناً یہ ایک مافوق الفطرت بات معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ہم نے دیکھا ہے وہ آشفتہ سر بستر علالت پر پڑا انتہائی خطرناک حالت میں بھی فضائل و خصائص حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے سے نہیں ٹھہرتا، —— ڈاکٹروں نے بولنے سے منع کر رکھا ہے لیکن یہاں معاملہ اس ہدایت کے یکسر اُلٹ ہے۔ بقول ان کے:

> ''خواہ اس بیان میں میری جان چلی جائے لیکن میں نہیں چاہتا کہ زندگی کا کوئی لمحہ خدا اور اس کے رسول اور دینِ حنیف کے ذکر و تبلیغ سے خالی رہے''۔

دورانِ گفتگو اگر کوئی وضاحت طلب بات آ گئی ہے تو علامہ اختر شاہجہان پوری صاحب فوری اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور پھر صراحت و بلاغت سے مذکورہ امر کی وضاحت بالدلیل

ہو رہی ہے، —— حالت اگرچہ زار ہے، سانس پھول رہا ہے، لیکن کوئی پرواہ نہیں۔ دین اور عشق رسول ﷺ کے معاملے میں کسی احتیاط کو خاطر میں نہیں لاتے جو کسی طور پر بھی اس کاز کا سدِ راہ بنے۔

○

علامہ اختر شاہجہان پوری دینِ حنیف کے بحرِ عمیق کے ماہر غوّاص ہیں۔ فکر و تحقیق کے وہ نایاب موتی چن چن کر لاتے ہیں کہ دیدہ و دل انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں، —— ایسے ایسے نکات اٹھاتے ہیں کہ وضاحت بھی دم بخود ہو کر رہ جاتی ہے۔ استدلال کا یہ عالم ہے کہ دلیلیں سادہ مگر اس قدر پُر کار کہ وضاحت منہ دیکھتے رہ جاتی ہے، —— مسائلِ دینیہ ہوں یا فضائل اسلاف، عشق رسول ﷺ ہر آن میں غالب نظر آتا ہے۔

مخاطب سے ہم کلام ہوتے ہوئے بات پہ بات قہقہہ لگاتے ہیں۔ جیسے کوئی دیدۂ بینا، مخاطب میں اتر کر اس کی حیرت کا مضحکہ اڑا رہا ہو، —— جیسے کوئی دیوانہ ظاہر کی آب و تاب پر ہنس رہا ہو، —— ایسے متین آدمی کو اس طرح قہقہہ لگاتے ہوئے مخاطب حیران ضرور ہوتا ہے اور سوچتا ہے کہ علامہ صاحب دین کو بیان کرتے ہوئے مجھ پر ہنس رہے ہیں یا میری حیرانی پر —— اس گومگو میں علامہ صاحب پھر سلسلہ کلام کا آغاز: ''ہیں جی!'' سے کرتے ہیں، —— اب پھر دل میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ ''ہیں جی!'' گویا مہر تصدیق ہے، مگر کس بات کی:

○ —— میری حیرانی کی، ○ —— میری کم فہمی کی،
○ —— میری اندرونی کیفیت کی، ○ —— یا زمانے کی روش کی۔

اتنی ڈھیر سی باتوں میں سے ایک کے بھی پوچھنے کی تاب نہیں رہتی، —— اس لئے ان کی دل نشین باتوں، چھوٹے چھوٹے فقروں اور آسان الفاظ میں مافی الضمیر کے بیان میں آدمی بے اختیار کھو جاتا ہے، —— تب مخاطب پر کھلتا ہے کہ بظاہر چادرِ بستر نظر

آنے والا جسمانی طور پر کمزور دکھائی دینے والا یہ شخص کس قدر طاقتور ہے۔

○

لوگ ایسے ہی تو ''مخدوم اہلسنت، رئیس التحریر، محقق فاضل بریلوی اور خدائی فوج کا ابابیل'' ایسے القابات سے موسوم نہیں کرتے۔ انہیں پتہ ہے کہ دینِ ابراہیمی کی اشاعت میں ہمہ تن کوشاں، مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک قلب و روح کو لانے کے لئے روافض سے بر سر پیکار اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے افادات اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے افکار و نظریات کا فیض عام کرنے میں سرگرمِ عمل اور مسلکِ حقہ کی بے لوث خدمت نے انہیں اپنی نظیر آپ کر دیا ہے۔

زمانے کی کج روی اور مادیت کے باوجود علامہ اختر شاہجہان پوری مدظلہ العالی عصر حاضر کے نوجوانوں سے مایوس نہیں ہیں۔ دین کے شوق میں جب کوئی ان کے در عنایت پر اپنا کاسئہ دل پیش کرتا ہے تو اس درویش کی ان کی آنکھیں چمک اٹھتی ہیں جیسے دنیا کے سوطالبوں میں سے کوئی ایک دین مانگنے چلا آیا ہو۔

آیئے ان کی جدوجہد اور تحقیقات کا موضوع وار جائزہ لیتے ہیں:

تصنیف وتالیف:

آپ نے تصنیف و تالیف کا آغاز ۱۹۶۲ء سے کیا۔ تحقیق اور مطالعہ تصنیف و تالیف کی بنیاد ہے۔ علامہ صاحب اپنی قلیل آمدنی کے باوجود عربی فارسی کی مہنگی اور نایاب کتابیں خریدا کرتے تھے اور ہمہ وقت مطالعے میں مصروف رہتے تھے۔ بقول حضرت اختر شاہجہان پوری:

''میں نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اس چمن کی آبیاری کی ہے۔''

ضروریاتِ زندگی کے بعد اگر کچھ بچتا تھا تو اپنے مشن پر صرف کر دیتے تھے، —— درویشی آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے اور قناعت آپ کے گھر کی لونڈی ہے۔

تصنیف و تالیف کے میدان میں آپ نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور

راہوار قلم بدستور رواں دواں ہے۔

تراجم:

تراجم کے ذیل میں بلکہ آپ کے تصنیفی و تخلیقی کام میں احادیث کا ترجمہ امتیازی شان رکھتا ہے۔ ان تراجم کی شان احادیث کے دیگر تراجم میں ایسے ہے جیسے قرآن کریم کے دیگر تراجم میں اعلیٰ حضرت کے شاہکار ترجمہ قرآن کنز الایمان کی شان ہے۔

احادیث مبارکہ کو اُردو کے قالب میں اپنے تمام سیاق وسباق کے ساتھ ڈھالنا معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اہم اور نازک کام وہی سرانجام دے سکتا ہے جسے قرآن وحدیث، فقہ وتصوف اور دوسرے دینی اور دنیاوی علوم پر عبور حاصل ہو۔

تادم ایں تحریر پاک وہند میں کسی بھی مسلک کے کسی بھی عالم نے (خواہ وہ حیات ہے یا وصال پا چکا ہے) احادیث کی دو تین کتب کا بھی ترجمہ شائد ہی کیا ہو۔ لیکن الحمد للہ علامہ اختر شاہجہان پوری نے عربی زبان کی پوری صحت کے ساتھ اور بارگاہ نبوت کے ادب وعشق کے تقاضے ملحوظ رکھتے ہوئے معروف کتب احادیث کو قومی زبان اُردو میں ڈھالا ہے۔ جن میں سے درج ذیل شائع ہو کر پاک وہند کے علمی و دینی حلقوں میں اپنا آپ منوا چکی ہیں

- ○ — بخاری شریف ۳ جلد
- ○ — مشکوٰۃ شریف ۳ جلد
- ○ — سُنن ابوداؤد شریف ۳ جلد مع حواشی
- ○ — سُنن ابنِ ماجہ شریف ۲ جلد
- ○ — مؤطا امام مالک ۲ جلد مع حواشی

علاوہ ازیں دیگر کتب احادیث میں درج ذیل زیر ترتیب ہیں:

- ○ — طحاوی شریف ۴ جلد
- ○ — مسلم شریف ۳ جلد
- ○ — مؤطا امام محمد ۱ جلد

پاک وہند میں بلکہ دنیا بھر میں جہاں جہاں اُردو بولی پڑھی اور لکھی جاتی ہے، یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ ربّ العزت کی بارگاہ انام سے یہ

امتیاز علامہ اختر شاہجہان پوری کے حصہ میں آیا ہے، اس قدر عظیم الشان دقیق مہم کو تن تنہا سر انجام دینا انہی کا دل گردہ ہے،—— بظاہر نحیف و نزار اور گزشتہ چھ سات سال سے علالت سے برسر پیکار اپنی ظاہری شکل و شباہت سے اتنے مفکر و محقق نظر نہیں آتے جتنے باطن میں قد آور اور عظیم ہیں۔

تراجم احادیث کے سلسلہ آغاز کے بارے میں علامہ اختر صاحب نے بڑے بڑے نامی گرامی حضرات کی دینی ذمہ داریوں سے پہلو تہی اور زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''احادیث کے تراجم کا یہ حال تھا کہ ایک کتاب کی دو تین جلدوں میں سے ایک جلد کا ترجمہ ایک صاحب کا ہے اور دو جلدوں کا ترجمہ کسی دوسرے کا ہے،—— اور یہ کہ ترجمہ کرتے ہوئے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ بلکہ لفظی ترجمہ پر اکتفا کرتے ہوئے اور عربی گرائمر اور عربی ادب سے صرف نظر کرتے ہوئے مکھی پر مکھی ماری گئی ہے،—— میرے پبلشر نے دینی میدان میں بالخصوص احادیث کے شعبہ میں یہ پتلا حال دیکھ کر فیصلہ کیا کہ احادیث کا ترجمہ عصر حاضر کے چوٹی کے علماء کے بورڈ سے کروایا جائے، یا کوئی دینی ادارہ یا مدرسہ اس کام کا بیڑا اٹھا لے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے یہ اقدام کیا کہ تمام سر برآوردہ [illegible] جامعہ نظامیہ لوہاری دروازہ، لاہور میں مدعو کیا، اور ان کے سامنے اپنا مقصد وحید پیش کیا،—— احادیث کے تراجم کا سنتے ہی سب کے منہ لٹک گئے۔ کوئی بھی دوسرے سے آنکھ نہیں ملا رہا تھا، مبادا یہ پہاڑ مجھ پر نہ آ گرے،—— یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس وقت تک میں پبلشر کے لئے اور پبلشر میرے لئے، ہم دونوں ناواقف تھے،—— حلوے مانڈے کے شائقین کا پتہ پانی ہونے دیکھ کر پبلشر کے بھائی صاحب جن

سے میری راہ و رسم تھی، نے میرا ذکر کیا،—— میرا نام آتے ہی سبھی حاضرین نے ان کی تائید میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا کہ جناب اختر شاہجہان پوری ہی اس کام کے لئے موزوں ترین آدمی ہے، اس کے سوا کوئی اور اس کام کو کر ہی نہیں سکتا،—— خیر مجھے خط لکھ کر پبلشر صاحب نے بلا بھیجا۔ میں حاضر ہوا تو پہلے تو انہوں نے مجھے سرتاپا دیکھا۔ (کیونکہ علامہ صاحب روایتی علماء کے تن و توش کے مالک نہیں تھے، بلکہ دھان پان سا بدن رکھتے تھے۔)—— میں نے تعارف کرایا تو وہ گویا ہوئے:

''بخاری شریف کا ترجمہ کرانا ہے، کیا آپ کر دیں گے؟''

میں نے کہا:

''الحمدللہ کیوں نہیں، اگر آپ کرانا چاہیں گے تو میں بالضرور کروں گا۔''

میرا جواب اثبات میں سنتے ہی وہ حیرت سے میرا منہ تکنے لگے۔

انہیں حیرت زدہ دیکھ کر مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے پوچھا: ''کیوں، خیریت!'' تب انہوں نے مندرجہ بالا سرگزشت سنائی،—— میں نے کہا:

''بخاری شریف تو کیا میں ان شاء اللہ دیگر کتب احادیث کا ترجمہ بھی کروں گا اگر آپ چاہیں گے۔''

انہوں نے کہا: ''اس سلسلہ میں آپ کی کیا خدمت کرنا ہوگی۔''

میں نے کہا:

بھئی کیسی خدمت!—— دین کے کام میں،—— میں دین کا کاروبار نہیں کرتا۔ میں خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے کام کروں گا اور بلا معاوضہ،—— دیگر یہ کہ آپ کا ادارہ کمرشل ہے، کام دیکھ کر آپ خوشی سے کچھ دینا چاہیں تو مجھے انکار نہ ہوگا۔''

اور یوں بظاہر اس دشوار گزار مگر عاشقوں کے لئے سہل کام کا آغاز ہو گیا۔
چونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مجھ سے یہ کام لینا تھا۔ اپنی بساط کے مطابق جو مجھ سے ہو سکا بہتر سے بہترین کرنے کی بھرپور سعی کی ہے۔"

تراجم احادیث کے علاوہ علامہ اختر شاہجہان پوری نے درج ذیل کتب کے بھی تراجم کئے ہیں:

- جواہر البحار (جلد اوّل)، مطبوعہ لاہور
- الشفاء (جلد اوّل)، مطبوعہ لاہور
- درالمعارف ترجمہ وحواشی مطبوعہ لاہور

غیر مطبوعہ تراجم میں:

- الانتباہ فی سلاسل اولیاء (از: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)
- سر الشہادتین (از: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)
- شفاء السقام (از: امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ)
- فتوح الغیب (از: حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)
- الفتح الربانی (از: حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ)
- الاصول الاربعہ (از مولانا حسن جان سرہندی رحمۃ اللہ علیہ)
- مسالک الحنفاء (از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)
- تبیضیں الصحیفہ (از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ)

رسائل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی میں:

- رسالہ تہلیلہ
- اثبات النبوۃ
- مبداء ومعاد
- معارف لدنیہ
- کوائف مذہب شیعہ
- مکاشفاتِ غیبیہ
- شرح رباعیات

شواہد الحق کی چند فصول کا ترجمہ:

- فضیلت مدینہ منورہ
- احادیث شفاعت

○—— بارگاہِ رسالت میں استغاثے

تحقیق:

تحقیق آپ کا خاص میدان ہے جس میں آپ نے خوب جوہر دکھائے ہیں۔ بالعموم گمراہوں کے رد میں اور بالخصوص محقق فاضل بریلوی کی حیثیت سے خود کو منوایا ہے، —— پاکستان میں فاضل بریلوی پر کام انہی کی سعی بسیار سے شروع ہوا۔ انہی کی تحریک پر مرکزی مجلس رضا، لاہور کا قیام عمل میں لایا گیا۔ انہیں کے دم قدم سے اعلیٰ حضرت پر کام شروع ہوا۔ انہی کی ذات ستودہ صفات ہے جو فاضل بریلوی کے کاز کو عام آدمی تک پہنچانے کے سرخیل ہیں، —— اعلیٰ حضرت پر اب تک جو کام آپ نے کیا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

○—— سیرت امام احمد رضا (مطبوعہ)
○—— اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام (مطبوعہ)
○—— اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی (مطبوعہ)

غیر مطبوعہ مقالات و کتب کی تفصیل یہ ہے:

○—— امام احمد رضا کا معتدل مسلک
○—— امام احمد رضا اور مسئلہ بدعت
○—— امام احمد رضا اور شرک فروش
○—— امام احمد رضا کس کے ایجنٹ تھے؟
○—— امامِ زمانہ
○—— چودھویں صدی کا مجدد
○—— بلبل باغ رسول
○—— پروانۂ شمع رسالت
○—— تکفیر میں اعلیٰ حضرت کی احتیاط
○—— خصائص کنزالایمان
○—— حجت رضا ۱۴۱۲ھ

علاوہ ازیں آپ نے گمراہوں کے ردّ میں جو کام کیا وہ درج ذیل ہے:

○—— مشعلِ راہ (مطبوعہ لاہور)
○—— حقانیتِ اسلام (مطبوعہ لاہور)
○—— کلمۂ حق (مطبوعہ لاہور)

غیر مطبوعہ تحقیقات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

○—— کھلا خط (اکابر دیوبند کی تکفیر کا عام فہم تجزیہ)
○—— دوسرا زلزلہ (دیوبندی عقائد ان کے اپنے آئینہ میں)
○—— دلی سے بالاکوٹ تک (سید احمد اینڈ کمپنی کی تحریک جہاد کے مقاصد)
○—— تقویۃ الایمان کا تحقیقی جائزہ ○—— مودودیت کا علمی جائزہ
○—— صحابہ کرام مودودی صاحب کی نظر میں ○—— مسلمانوں کی اصلی جماعت
○—— دیوبندیوں کے خوابوں کی دنیا ○—— علمائے دیوبند کا نظریاتی تضاد
○—— دیوبندی حضرات کے ہوائی قلعے ○—— قادیانی دجال اور کذاب
○—— روافض کی اسلام و مسلمین پر ''مہربانیاں'' ○—— موجودہ عیسائی اور بائبل

تذکرہ نگاری:

علامہ اختر شاہجہان پوری نے اپنے مخصوص انداز میں عام قاری کے لئے اسلاف کے تذکرے بھی لکھے ہیں۔ جن میں سے کچھ صحابہ کرام سے متعلق ہیں اور کچھ دیگر اولیاء کرام پر —— تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

○—— ثانی اثنین ابوبکر رضی اللہ عنہ ○—— فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ
○—— امام اعظم رضی اللہ عنہ ○—— تجلیاتِ امام ربانی (مطبوعہ)
○—— بازار بخشش (شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے والی احادیث)
○—— مہر درخشاں (تذکرہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ)
○—— عظیم الشان (تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)
○—— مسعودی و مظہری زبان ۱۴۱۱ھ (قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے حالات)
○—— تجلیاتِ مظہر اللہ (مرشدی و مولائی حضرت مفتی اعظم دہلی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ)
○—— مسعودی و مظہری زبان ۱۴۱۱ھ (تذکرہ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

قرآنی تحقیق:

اسالیب قرآن و مفاہیم قرآن کے بیان میں آپ کمال درجہ دسترس رکھتے

ہیں۔اس شعبہ میں آپ نے یوں عرق ریزی کی ہے:

○——قرآن مجید کے اُردو تراجم پر ایک طائرانہ نظر

○——قرآنی عقائد ونظریات

○——قرآن مجید کا ضابطہ عبادات

○——قرآن مجید کا ضابطہ اخلاقیات

○——قرآن مجید کا ضابطہ معاملات

○——قرآن مجید کا ضابطہ تکفیر

○——مظہر الایمان فی ترجمۃ القرآن

○——تسہیل کنز الایمان

○——مظہر البیان فی علوم القرآن

قرآن وحدیث کی روشنی میں چند تحقیقات حسب ذیل ہیں:

○——کتب احادیث کے اُردو تراجم پر ایک طائرانہ نظر

○——بیان قدرت واختیار (قرآن وحدیث کی روشنی میں عطائی اختیار کی حدود)

○——نظر انور (قرآن وحدیث کی روشنی میں نگاہِ مصطفیٰ کا ایمان افروز بیان)

○——تجلیات احادیث (بعض احادیث کے ایمان افروز جلوے)

○——کنز العرفان (ترجمہ وشروح کے ساتھ احادیث

○——شانِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

○——احادیثِ شفاعت

○——بازار بخشش (شانِ مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے والی احادیث)

متفرق تالیفات:

مخصوص شعبہ ہائے تحقیق وتحریر کے علاوہ آپ نے دیگر متفرق موضوعات پر بھی لکھا ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے:

○——امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں (مطبوعہ)

○——صحابہ کرام حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں (غیر مطبوعہ)

○——مظہر شریعت (فقہ حنفی کے مطابق مسائل کا جدید ترین تحقیقی مجموعہ)

○——مجددی عقائد ونظریات

○——دوقومی نظریہ کیا ہے؟

○—— معجزات کا توحید و شرک سے تعلق ○—— نظریاتی تضاد کا ایک منظر
○—— بشریتِ انبیاء کرام ○—— عنایاتِ مودودی
○—— ابرِ بخشش (پانچ بزرگوں کا منتخب اُردو نعتیہ کلام)
○—— شمع ہدایت (علامہ اختر صاحب کے ایمان افروز دیباچوں کا مجموعہ)
○—— ہمارا نبی (شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک ایمان افروز کتاب)

○—— اعمال و اشغال سلاسل ○—— پھولوں کے ساتھ کانٹے
○—— انگوٹھے چومنا ○—— کیا تعظیم رسول شرک ہے؟
○—— اسلام میں یہودیت کا پیوند ○—— خوش فہمیوں کے ہوائی قلعے
○—— چراغ راہ ۱۴۱۰ھ (فیضان امام ربانی مکمل صورت میں)
○—— شمع رضا ۱۴۱۱ھ (''الامن والعلیٰ'' کی شرح)
○—— فیصلہ مناظرہ ۱۴۱۱ھ (فیصلہ کن مناظرہ کا قلم توڑ تاریخی جواب)
○—— اظہار قدر (بعض حقائق کا اظہار)
○—— عرض راقم ۱۴۱۱ھ (موجودہ بزرگوں سے چند سوالات)
○—— ورد اسر ۱۴۱۱ھ (دعائیں اور وظیفے)
○—— اب الٹی گنگا بہتی ہے (بعض ستم ظریفیاں) ○—— کاشف غیب ۱۴۱۳ھ
○—— ولی اللہ مکتبہ فکر ○—— یزید پلید اکابر کی نظر میں
○—— خرمن اسلام میں بولہبی کی چنگاریاں
○—— گاندھی پرستوں کی داستان ○—— ایمان فروشوں کی داستان

☆☆☆☆☆

علامہ اختر شاہجہان پوری

بحیثیت مترجم کتب احادیث

از محمد عبدالستار طاہر مسعودی

فاضل شہیر علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے تراجم کتب احادیث اہلسنّت کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ آج برصغیر پاک و ہند میں آپ کے تراجم کتب احادیث کی دھوم ہے۔ ان کے ناشر کی پہچان بھی یہی تراجم کتب احادیث ہی ہیں۔

علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ نے کتب احادیث کے تراجم کا بیڑا اس وقت اٹھایا جب ان کا ناشر ہر طرف سے مایوس ہو چکا تھا —— مایوسی کی اس تیرگی میں علامہ اختر صاحب اُمید کی کرن بن کر آئے۔ آپ نے ارشاداتِ نبوی ﷺ کو اُردو کے قالب میں ڈھالنے کی ذمہ داری سنبھالی۔

علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی ناظم مکتبہ نبویہ، لاہور ان تراجم کا پس منظر اور تراجم کتب احادیث کے میدان میں اہلسنّت کی بے مائیگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

''انہوں نے دیکھا کہ مارکیٹ میں احادیث کے جتنے اُردو تراجم ہیں، وہ غیر سُنی علماء کی قلم سے نکلے ہیں۔ جن میں ادب و احترام کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھا گیا۔ پھر بعض مقامات پر ترجموں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا۔ اس

صورتِ حال پر وہ بڑا کڑھتے، مگر صحاح ستہ کا ترجمہ معمولی بات نہیں تھی—— آخرکار ایک سُنی ناشر نے ان کے ترجمے چھپوانے کا وعدہ کیا تو انہوں نے سالہا سال اس کام میں وقف کر دیئے۔ الحمدللہ آج صحاحِ ستہ میں سے ترمذی شریف کے علاوہ صحاح کے اُردو تراجم مکمل کئے اور آج علمی دنیا میں یہ تراجم بڑی مقبولیت کے ساتھ پھیل رہے ہیں۔"[۱]

تراجمِ احادیث کے لئے خاص اہتمام:

اختر ملت علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے—— آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بیان کرتے ہوئے سیلِ رواں ہو جاتے۔ تب نہ وقت کی قید آڑے آتی نہ ضعف ونقاہت نہ بیماری حائل ہوئے—— یوں لگتا جیسے کوئی دھارا سنگلاخ چٹانوں کا سینہ چیرتے ہوئے تشنہ کاموں کو سیراب کرتا چلا جا رہا ہے۔

ممتاز دانشور سعادتِ لوح وقلم حضرت مسعودِ ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زیدلطفہ' نے ترجمہ' قرآن کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"کسی کتاب کا ترجمہ اتنا آسان نہیں جتنا آسان سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت میں ترجمہ کرنا ایک سینے سے دل نکال کر دوسرے سینے میں رکھنا ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں—— ہر ترجمے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم جس زبان کی کتاب کا ترجمہ کر رہا ہے، اور جس زبان میں کر رہا ہے، دونوں زبانوں کے نشیب وفراز سے باخبر ہو۔ اگر وہ کتاب مترجم کے عہد سے بہت پہلے کی ہے تو پھر الفاظ کے ان معانی کا جاننا بھی ضروری ہے جو اس عہد میں لئے جاتے تھے جس عہد میں کتاب سامنے آئی۔ کیونکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ الفاظ کے تلفّظ اور معانی میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں—— بعض الفاظ سفر کر کے دوسری زبانوں سے

---

[۱] محمد عبدالستار طاہر مسعودی: علامہ عبدالحکیم، ص ۶۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

بھی آ جاتے ہیں۔اس لئے جب قومیں آپس میں ملتی ہیں تو ان کی زبان اور تہذیب و تمدن ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتیہیں ۔اور ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں داخل ہوجاتے ہیں۔ کبھی ہو بہو قبول کر لئے جاتے ہیں۔اور کبھی الفاظ و، معنی میں کچھ تغیر کے ساتھ —— مترجم کو زبان پر کامل عبور اور اہلِ زبان کے اسرار و رموز کے ساتھ ان تمام حقائق کا جاننا بھی ضروری ہے۔اس کے ساتھ ساتھ سباقیات و سیاقیات اور ان علوم و فنون پر اس کی نگاہ ہونی چاہئے جن سے وہ کتاب بحث کر رہی ہے۔ کیونکہ علمی و فنی کتاب کے ترجمے کے لیے صرف زبان دانی کافی نہیں۔ الفاظ کے معنی کا صحیح تعین متکلم کے تیور اور چہرے کے اُتار چڑھاؤ، انداز و بیان کے نشیب و فراز اور اسلوبِ خطابت سے ہوتا ہے، لیکن کتاب میں الفاظ تنہا رہ جاتے ہیں۔اس تنہائی میں ان کے معانی کا صحیح ادراک کرنا ایک مشکل کام ہے۔اس لئے مترجم کے لئے ضروری ہے کہ کتاب اور صاحبِ کتاب کی معرفت رکھتا ہو —— ''کتاب اللہ'' کا ترجمہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک معرفتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ معرفتِ رسول بھی حاصل نہ ہو۔جس کو یہ معرفت حاصل نہیں وہ ترجمہ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ ایک عام مترجم کے دل میں علم و حکمت اور اسرار و معارف کے وہ چشمے پھوٹ ہی نہیں سکتے ۔جو ایک عاشقِ رسول کا مقدر بن چکے ہیں۔ترجمہ قرآن کے لئے ''دلِ گرمے، نگاہ پاک بینے، جانِ بے تابے'' کی ضرورت ہے۔''[1]

چنانچہ کلماتِ طیبات رسولِ اکرم ﷺ کا ترجمہ کرنے والے ہمارے ممدوح معرفتِ رسول ﷺ سے یقیناً بہرہ ور تھے۔ان کا دل ایک عاشقِ رسول ﷺ کا دل

[1] محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تقدیم ''کنز الایمان تفاسیر کی روشنی میں'' ص ۴، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء، مقالہ نگار علامہ محمد صدیق ہزاروی

تھا، یہ عشق ہی کا اعجاز تھا کہ ان کے دل میں علم وحکمت اور اسرار ومعارف کے وہ چشمے پھوٹ پڑے، جن کے سبب کتب احادیث کے ترجمے کرتے چلے گئے —— احادیث مبارکہ کا ترجمہ کرتے وقت حضرت علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے پیشِ نظر ہمیشہ یہ پہلو رہے:

○ —— ترجمہ کرتے وقت باوضو ہوں۔

○ —— ترجمہ کے لئے قبلہ رُخ نشست ہو۔

○ —— آیات کریمہ کا ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے مطابق ہو۔

○ —— دورانِ ترجمہ یہ تصور رہے کہ گویا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین میں گنبد خضریٰ کے سامنے ہوں —— وہ بارگاہ کہ جہاں کنکریوں اور جانوروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا۔

○ —— ترجمہ کے لئے مخصوص قلم ہو، جو ترجمہ احادیث ہی کے لئے وقف ہو۔

○ —— ترجمہ آسان پیرائے اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں ہو۔

تراجمِ احادیث میں اعزازات:

علامہ اختر شاہجہان پوری صاحب نے ۲۴؍شوال ۱۴۰۰ھ/ ۵؍ستمبر ۱۹۸۰ء بروز ایمان افروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا۔ اور ۲۰؍رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/ ۱۰؍جون ۱۹۸۵ء کو مشکوٰۃ شریف کے ترجمہ سے فارغ ہو گئے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تراجم احادیث کو وہ مقبولیت اور پذیرائی بخشی کہ پاک و ہند میں ان کے متعدد اڈیشن شائع ہوئے اور مسلسل ہو رہے ہیں —— اور آج اہلسنّت ان تراجم پر نازاں وفرحاں وشاداں ہیں —— ان تراجم سے قبل اہلسنّت کے تراجم احادیث دستیاب نہ تھے —— یہ اعزاز فضیلت و امتیاز و انفرادیت علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ ہی کے نصیب میں تھا۔

علامہ صاحب کے دیگر تحریری کام کے مقابل فقط تراجم احادیث مبارکہ ہی کو لیا

جائے تو ان تراجم کے وسیلہ جلیلہ سے مترجم کی عزت واحترام بھی دائمی ہے ـــــ اور یہ بارگاہِ ربوبیت اور سرکار رسالت میں مقبولیت کی روشن دلیل ہے۔

تراجم احادیث مبارکہ کی طباعت اس انداز اور اِس رفتار سے ہوئی:

○ ـــــ بخاری شریف	مترجم	۳ جلد	۱۹۸۲ء
○ ـــــ مؤطا امام مالک	مترجم ومحشی	۲ جلد	۱۹۸۳ء
○ ـــــ سُنن ابنِ ماجہ	مترجم	۳ جلد	۱۹۸۳ء
○ ـــــ سُنن ابوداؤد	مترجم ومحشی	۳ جلد	۱۹۸۵ء
○ ـــــ مشکوٰۃ شریف	مترجم	۳ جلد	۱۹۸۶ء

ان پانچ مطبوعہ کتب کی چودہ جلدوں کے ساڑھے آٹھ ہزار صفحات ہیں ـــــ ان کی طباعت کے دوران مزید تین کتب احادیث اُردو تراجم سے آراستہ ہوگئیں:

○ ـــــ طحاوی شریف	مترجم	۴ جلد
○ ـــــ مسلم شریف	مترجم ومحشی	۳ جلد
○ ـــــ کتاب الآثار	مترجم ومحشی	۱ جلد

ان تین کتابوں کی آٹھ جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات ہیں ـــــ ان آٹھ کتب احادیث کی کل اکیس جلدیں اور کل پندرہ ہزار صفحات ہیں۔

احادیث کے حوالے سے دیگر کاوشات:

مستقل کتب احادیث کے تراجم ومحشی کے ساتھ ساتھ علامہ صاحب نے درج ذیل کاوشات بھی کیں:

○ ـــــ جن احادیث کے حواشی تحریر کئے گئے، ان کا الگ سے مجموعہ احقر کے اصرار پر ''تجلیات احادیث'' کے نام سے مرتب کیا۔

○ ـــــ ''کنز العرفان'' کے نام سے ایک ایسا مجموعہ احادیث مرتب کیا جس میں بعض ایسی احادیث ترجمہ وشرح کے ساتھ پیش کی ہیں کہ قاری کا گلشنِ دین وایمان بہاروں

سے ہمکنار ہو جائے، ان کے مطالعہ سے اہلِ حق کی کشتِ ایمان لہلہائے۔

○—— ''بازارِ بخشش'' کے نام سے شانِ مصطفیٰ ﷺ بیان کرنے والی احادیث کا مجموعہ مرتب کیا۔

○—— مارکیٹ میں دستیاب دیگر اُردو تراجم کتب احادیث کا ایک جائزہ بعنوان ''کتب احادیث کے ترجموں پر ایک طائرانہ نظر'' مرتب کیا۔

جیسا کہ حضرت علامہ محمد رضاء الدین صدیقی صاحب زید مجدہٗ (سابق مدیر ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور مؤسس زاویہ فاؤنڈیشن، لاہور) نے لکھا ہے:

''ہماری ملت ان دنوں کچھ بڑے خطرناک قسم کے فتنوں میں گھری ہوئی ہے۔ایک بڑا خوفناک مشن ''تحریف کتب'' ہے۔اکثر یہ بات مطالعہ میں ہے کہ یار لوگ اسلاف کی کتابوں کا ترجمہ کرتے ہیں مگر ان کے اپنے ''خود ساختہ اور مزعومہ'' مسلک کے خلاف کوئی عبارت نظر آئی تو اسے ''طبع جدید'' میں حذف تک کرنے سے گریز کیا گیا—— ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ احادیث کی متبرک اور تقدس مآب کتابیں بھی اس ''تحریف کاری'' کی زد میں آنے سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ ایسے میں علامہ مرحوم کا احادیث مبارکہ پر کام بڑی اہمیت اختیار کر جاتا ہے—— ترجمہ احادیث کے اس کام کے دوران مذکورہ بالا شرارتیں بڑی کثرت سے ان کے مطالعہ سے گزریں—— راقم الحروف کو ایک نشست میں انہوں نے خود مطلع فرمایا تھا کہ وہ اس قسم کی تمام جسارتوں کی نشاندہی ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں کر رہے ہیں۔ اللہ جانے کہ وہ یہ کتاب مرتب فرما سکے یا نہیں۔ اگر اس کام کا مسودہ میسر ہو تو اس کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔''[1]

---

[1] علامہ محمد عبدالحکیم اختر۔ص ۵۴، مطبوعہ ۱۹۹۳ء

تراجم احادیث پر ہدیہ تحسین وتبریک:

علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے مستقل اہمیت کے حامل اس علمی کام کو ان کے ہم عصر ممتاز اہلِ علم اور دانشوروں اور وابستگان نے ہدیہ تحسین وتبریک پیش کیا:

○

حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ماہر رضویات، وماہر مجددیات، سرپرست اعلیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

''ان کی بیسیوں تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں۔ اور کتنی ہی کتب احادیث کا ترجمہ کر کے انہوں نے وہ کام کیا ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔''[۲]

[۲] اختر شاہجہان پوری، علامہ: تقدیم ''کلمۂ حق''، ص ۷، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۱ء

○

مفتی محمد شریف الحق امجدی

(شارح بخاری، شیخ الجامعہ دارالعلوم اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ)

''ترجمان حدیث علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری زید مجدہٗ کے نام سے پہلے بار اس وقت آشنا ہوا جب میں اپنے عصائے پیری مولانا عبد الحق سلّمہٗ، کے ساتھ لکھنؤ امین آباد خورشید بک ڈپو پر بخاری شریف کی اُردو شرحیں اور ترجمے تلاش کرنے گیا۔ بک ڈپو مذکور کے مالک نے مولانا موصوف کے ترجمہ بخاری کی پہلی جلد یہ کہہ کر دی:

''یہ آپ کے ہم مسلک عالم کا ترجمہ ہے۔''

چونکہ یہ ایک غیر متوقع نعمت تھی، اس لئے دل باغ باغ ہو گیا، اور جب اس ترجمے کو دیکھا تو میری مسرت کی انتہا نہ رہی۔''[۱]

[۱] کلمۂ حق، ص ۲۳۴، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۱ء

پھر جب انہوں نے اس کا مطالعہ کیا تو اپنی شرح بخاری کے مقدمہ میں اس کے بارے میں لکھا:

''اس سے ہم نے احادیث کے ترجمے میں کافی مدد لی ہے ——— حقیقت یہ ہے کہ علامہ شاہجہان پوری نے اتنی عمدگی سے ترجمہ کیا ہے کہ میں خود دنگ رہ گیا۔ جدید اسلوب کے ساتھ ساتھ بہت شگفتگی و معنویت کے ساتھ ترجمہ کیا ہے ——— ترجمے کے ساتھ باب اور احادیث کا پورا متن بھی مع اعراب چھپوایا ہے۔ اس سے ترجمے کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔''[1]

○

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(ناظم مکتبہ نبویہ، لاہور ——— مدیر ماہنامہ ''جہانِ رضا'' لاہور)

''ان کا یہ کارنامہ نہ صرف دنیائے سنیت کے لئے قابلِ فخر ہے، بلکہ ان کی مغفرت کا سامان بنے گا۔''[2]

○

محسن اہلسنّت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

(شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''علامہ اختر شاہجہان پوری مدظلہ کی خوش بختی ہے کہ انہوں نے بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابنِ ماجہ شریف، مشکوٰۃ شریف اور موطا امام مالک کا ترجمہ کیا ——— اور مزید فیروز بختی یہ ہے کہ یہ تمام تراجم پاک وہند میں چھپ چکے ہیں اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔''[3]

---

[1] محمد شریف الحق امجدی، مفتی: نزہۃ القاری، جلد اول ص ۸۸، مطبوعہ دائرہ البرکات، گھوسی ۱۹۸۴ء

[2] علامہ محمد عبدالحکیم اختر، ص ۶۱

[3] کلمۂ حق، ص ۲۳۰

○

تابش اہلسنّت علامہ محمد منشاء تابش قصوری

(رئیس شعبہ فارسی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''علامہ اختر شاہجہان پوری مدظلہ اپنے وقت کے نامور عالم، مترجم، محقق اور صحیح العقیدہ صوفی انسان ہیں، جن کی ساری زندگی اسلام وسنیت کے لئے وقف ہے۔ موصوف صحیح بخاری، مؤطا امام مالک اور متعدد اہم کتب کے مترجم کی حیثیت سے پاک وہند میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔''[1]

○

قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی

(چیئرمین اسلامک ورلڈ مشن و جمعیت علمائے پاکستان)

''حضرت کے خصوصاً احادیث مبارکہ کے تراجم ہم سب کے لئے قابلِ فخر ہیں۔ فقیر نے تراجم کا جستہ جستہ مطالعہ کیا اور ان سے استفادہ کیا—— انہوں نے احادیث نبوی کو سادہ اور عام فہم زبان میں عامۃ المسلمین تک پہنچانے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔''[2]

○

حاجی محمد طفیل نقشبندی

(ناظم ادارہ غوثیہ رضویہ، مدیراعلیٰ ماہنامہ ''القول السدید'' لاہور)

''خصوصی طور پر کتب احادیث مبارکہ کا اُردو میں ترجمہ جو آپ نے فرمایا۔ اسے تو کتب احادیث کا ''کنزالایمان'' کہنا چاہئے۔''[3]

---

[1] کلمۂ حق، ص ۲۳۱

[2] علامہ محمد عبدالحکیم اختر، ص ۴۹/۵۰

[3] ماہنامہ القول السدید، لاہور شمارہ دسمبر ۱۹۹۳ء

○

راجہ محمد طاہر خاں رضوی ایڈووکیٹ

(ناظم نشرواشاعت جماعت اہلسنّت، جہلم)

''آپ کے کتب احادیث کے تراجم کو دیکھ کر یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ آپ نے سنیوں کے موجودہ علماء کی کٹی ہوئی ساک پھر جوڑ دی ہے۔''[۱]

○

ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

(نگران ادارہ مظہر اسلام، لاہور)

''وہ برصغیر پاک و ہند میں واحد شخصیت تھے جن کی زندگی میں ان کے ترجمہ کئے ہوئے احادیث مبارکہ کے پانچوں مجموعے پاک و ہند کی مارکیٹ میں فروخت ہو رہے تھے۔ اس سے پہلے اتنے مجموعوں کا ترجمہ کسی مترجم کی زندگی میں شائع نہیں ہوا۔''[۲]

۲۸ر اگست ۲۰۰۲ء　　　　　　محررہ

محمد عبدالستار طاہر مسعودی عفی عنہ

پیر کالونی، والٹن، لاہور کینٹ[۱،۳]

---

۱ کلمۂ حق، ص ۲۰۵

۲ علامہ محمد عبدالحکیم اختر، ص ۴۸، ۴۹

۳، ماہنامہ امیر اہلِ سنت، لاہور شمارہ دسمبر ۲۰۰۵ء

۱ ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف، شمارہ دسمبر ۲۰۰۶ء (گولڈن جوبلی نمبر، جلد اوّل)

علامہ اختر شاہجہان پوری اور فروغِ رضویات

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

آج اس شخص کو ہم سے جدا ہوئے عرصہ نو سال گزر چکا ہے۔ جس نے اس عالم رنگ و بو میں زندگی کی اٹھاون بہاریں دیکھیں —— ۷ر جنوری ۱۹۳۵ء کو جہانِ فانی میں آنکھ کھولنے والا بیماری سے مسلسل لڑتے لڑتے اتوار ۲۸ر جمادی الاول ۱۴۱۴ھ/ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۳ء کو زندگی کی بازی ہار گیا۔

میری مراد علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ سے ہے جو عمر بھر ایک طرف تو مختلف جسمانی بیماریوں سے نبرد آزما رہے تو دوسری طرف میدانِ قلم میں روحانی بیماروں سے برسرِ پیکار رہے —— وہ شانِ رسالت و شانِ صحابہ و شانِ ولایت یعنی اللہ کے تمام محبوبوں کے بے ادبوں اور گستاخوں کے لئے درّہ فاروقی اور شمشیرِ حیدری تھے۔ ان کے قلم کی کاٹ کے حوالے سے اہلِ علم انہیں ''خدائی فوج کا ابابیل'' قرار دیتے ہیں۔

سلسلہ قادریہ رضویہ کی ترویج میں نقشبندی کردار:

یہ بات غور طلب ہے کہ سلسلہ قادریہ رضویہ کے فروغ و اشاعت، اور اس کے دفاع میں جو گراں قدر خدمات نقشبندی حضرات نے انجام دی ہیں، قادری رضوی حضرات کا کام اس کے سامنے عشرِ عشیر بھی نہیں —— یہ بات کہنے کا مقصد کسی نئی بحث کا در کھولنا نہیں بلکہ اس شرف و امتیاز کو تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان کرنا ہے:

○ —— میرے ولی نعمت مخدوم مکرم، پیر و مرشد سعادتِ لوح و قلم حضرت قبلہ

مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زید لطفہ' کے نام نامی اسم گرامی سے آج کون واقف نہیں۔ عالمی سطح پر سبھی آپ کو جانتے اور مانتے ہیں — آپ نے عمر عزیز کا ایک گراں قدر حصہ فروغ و ترویجِ رضویات کے لئے صرف فرمادیا۔ ۱۹۷۰ء سے تادم امروز یکم اگست ۲۰۰۲ء آپ کا راہوار قلم سرپٹ دوڑتا چلا جارہا ہے۔ آپ کی علمی و قلمی فتوحات بین الاقوامی سطح پر مہر عالم تاب ہیں۔ آج آپ رضویات کے سلسلہ میں واحد اتھارٹی ہیں، جن کی حیثیت ایک مینارہ' نور کی ہے جس کی روشنی میں اہلِ قلم منزل کے لئے رہنمائی پاتے ہیں۔

○ — اسی طرح سے فاضل لاہور، محسنِ اہلسنّت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ آپ نے بنفسِ نفیس، دیارِ غرب اور جوار عرب یعنی مصر میں اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کا پیغام پہنچایا۔ باقاعدہ امام احمد رضا انٹرنیشنل سُنی کانفرنسز کا انعقاد و اہتمام کیا گیا — آپ نے اپنی قلمی زندگی کا آغاز بھی اعلیٰ حضرت کے رسائل کے تراجم اور ان کی اشاعت سے کیا۔ اپنے روحانی سفر کا آغاز بھی فیض رضا کے بالواسطہ حصول کے لئے خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ سے بیعت سے کیا — ترویج و اشاعتِ رضویات کے سلسلہ میں سرگرم کئی اداروں کی تادم امروز سرپرستی فرمارہے ہیں۔

○ — پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی مکتبہ نبویہ، لاہور کے ناظم، بانی مرکزی مجلس رضا، لاہور حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ کے دیرینہ رفقاء سے ہیں۔ مسلک کے لئے بے پناہ تڑپ رکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی بے شمار کتب کی اشاعت کے لئے بے لوث خدمات انجام دیں۔ اس پُر آشوب دور میں آج بھی کسی ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواہ سے بے نیاز ماہنامہ ''جہانِ رضا'' کی صورت میں مرکزی مجلس رضا، لاہور کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔

اسی طرح اور بھی کئی شخصیات ہیں تاریخِ عالم کے صفحات جن کی خدمات پر شاہدِ

عادل ہیں۔۔۔۔ ہمارے ممدوح علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ اسی قافلۂ عشق کے ہراول دستہ کے حُدی خواں ہیں۔ اور رضویات کے حوالے سے ابطالِ باطل اور احقاقِ حق کی تابندہ علامت ہیں۔

خاندانِ رضویہ سے روابط و مراسم:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کے خاندان سے علامہ اختر شاہجہان پوری کے بڑے مخلصانہ تعلقات تھے۔۔۔۔ اعلیٰ حضرت کے فرزند اصغر مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ (م۔ ۱۴ر محرم ۱۴۰۲ھ/ ۳ر نومبر ۱۹۸۱ء) علامہ اختر شاہجہان پوری پر بڑے مہربان تھے۔ مفتی افضل حسین صاحب جب عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے لاہور تشریف لائے (جو بریلی شریف میں نائب مفتی تھے) تو انہیں تاکید کی گئی:

"اختر شاہجہان پوری سے ضرور ملنا اور انہیں میرا اسلام کہنا۔"

دوسری بار حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو وہاں مقیم اعلیٰ حضرت کے خلیفہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ (م۔ ۴ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ/ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء) کے دولت کدہ پر حکیم شیخ محمد عارف قادری رضوی ضیائی کے ذریعے سلام اور کرامت نامہ بھیجا، جسے علامہ صاحب سرمایہ افتخار اور سند نجات شمار کرتے تھے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اجازات و خلافت:

علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ یوں تو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۹۶۶ء) سے بیعت ہیں۔ مگر مظہری ہونے کے ساتھ ساتھ آپ قادری رضوی بھی ہیں۔ آپ کو دونوں سلاسل طریقت میں عظیم الشان ہستیوں سے اجازات و خلافت حاصل ہیں:

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں اِن مایہ ناز شخصیات سے اجازت و خلافت حاصل ہے:

○ —— حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زید عنایتہ،

○ —— حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ (م۔ ۲؍دسمبر ۱۹۹۳ء)

سلسلہ عالیہ قدریہ رضویہ میں مندرجہ ذیل سرکردہ حضرات سے خلافت پائی:

○ —— مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ (م۔ ۱۹۸۱ء)

○ —— شیخ الاسلام مدنی میاں دامت برکاتہم العالیہ

○ —— فقیہہ العصر شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (م۔ ۲۰۰۰ء)

○ —— نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں علیہ الرحمہ الازہری مدظلہ العالی

مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ (م۔ ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء) سمیت دیگر کئی بزرگوں نے انہیں حدیث کی وہ سندیں بھی عنایت فرمائیں جو علامہ صاحب کو خانوادۂ اعلیٰ حضرت سے شرف یاب کرتی ہیں۔

میدانِ قلم میں:

علامہ صاحب ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء میں قلمی میدان میں اُترے —— ۱۹۶۲ء سے دم وصال ۱۹۹۳ء تک حق وصداقت کی حمایت میں وہ مسلسل لکھتے آئے۔ گستاخانِ رسول اور بد مذہبوں کا تعاقب کرتے رہے۔ لیکن کسی گمراہ گر سے ان کی ایک سطر کا بھی جواب نہ بن پڑا۔ ان کے لبوں پر ان کا یہ شعر تحدیثِ نعمت کے طور پر رہتا:

یا الٰہی کلکِ اختر کو بنا کلکِ رضا

دشمنانِ دیں یہ نہ سمجھیں، رضا جاتا رہا

موصوف کو جس طرح تمام بزرگانِ دین سے عقیدت ہے، اسی طرح چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے ہے۔ اعلیٰ حضرت کے دفاع میں آپ نے جتنا لکھا ہے وہ آپ کے عاشقِ اعلیٰ حضرت اور رضوی ہونے کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

اعلیٰ حضرت پر علامہ صاحب کی سب سے پہلی تحقیقی تحریر ''اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام'' ہے۔ جسے ۱۹۷۰ء میں مرکزی مجلس رضا، لاہور نے شائع کیا ـــــ ۱۹۸۸ء میں مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور نے ''سیرت امام احمد رضا'' شائع کی۔ اس کے ص ۱۷ر پر اعلیٰ حضرت کی ناقدری کا یوں گلہ کرتے ہیں:

''کسی بیدار جماعت میں اگر اس مرتبے کا کوئی عالم پیدا ہو جاتا تو وہ لوگ اس کے علوم وفنون سے نہ صرف خود مستفید ہوتے بلکہ پوری دنیا کو اس کے افکار ونظریات پڑھنے اور سمجھنے پر مجبور کر دیتے ـــــ اس کے باوجود مسلمانانِ اہلسنّت وجماعت اور خصوصاً علمائے اہلسنّت کی بیداری اور اعلیٰ حضرت سے عقیدت ومحبت کی داد بھلا کون دے سکتا ہے کہ اس نابغہ عصر کے علمی کارناموں اور تحقیقی جواہر ریزوں کو کماحقہ محفوظ بھی نہیں کیا، اور نہ یگانوں اور بیگانوں کو اپنے اس محسن کی علمی عظمت سے آشنا کرانے کی کوئی خاص زحمت اٹھائی ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا نام اس کے باوجود اگر آج تک زندہ ہے تو صرف ان کے عظیم اور جاندار علمی کاموں کی وجہ سے زندہ ہے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ ان کا نام قیامت تک زندہ وتابندہ رہے گا کیونکہ:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما''

انگریزوں کی آمد پر قیام پاکستان تک سرزمین برصغیر میں جن فتنوں نے سر اٹھایا، ان کے پشت پناہ انگریز تھے۔ اہلِ اسلام کی طاقت توڑنے کے لئے انگریزوں نے کئی فتنے ایجاد کئے۔ ان کے فتنوں اور ان کے حاشیہ برداروں کی تاریخ بیان کرنے کے لئے چار ضخیم جلدوں میں ''معارفِ رضا'' لکھنے کا پروگرام بنایا۔ جس کی پہلی ضخیم جلد ''مشعلِ راہ'' کے عنوان سے ۱۹۸۶ء میں فرید بک سٹال، لاہور سے شائع ہوئی ـــــ تاریخ برصغیر میں یہ تحقیقی

کتاب ساکنانِ برصغیر کیلئے واقعی مشعلِ راہ ہے ——''معارفِ رضا'' کی دیگر جلدوں کو بعد ازاں چھوٹے رسائل سے بدل دیا گیا۔——

علامہ صاحب کی ایک کتاب کے حوالے سے ان کے بارے میں حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ بانی مرکزی مجلس رضا، لاہور لکھتے ہیں:

''فاضلِ جلیل عالم نبیل، زعیم اہلسنّت جناب عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری نقشبندی مجددی مظہری مدظلہ العالی مترجم کتب احادیث مبارکہ و مؤلف کتب کثیرہ —— مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی تائید وحمایت میں بے پناہ لکھنے کے علاوہ مخالفین ومعاندین اہلِ حق کے بے ہودہ اور لغو اعتراضات کے مسکت جوابات دینے میں مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ مخالفین اہلِ حق کے بڑے بڑے قلم کار ورفن مناظرہ میں ید طولیٰ رکھنے والے علماء ان کے نام اور کام سے خائف و ہراساں دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی دینی، مذہبی، مسلکی اور مشربی پُر خلوص خدمات اس قدر زیادہ ہین کہ وہ اپنوں اور بیگانوں میں یکساں طور پر متعارف ہیں —— مگر میں ان کا دیرینہ نیاز مند ہونے کی بناپر ان کے دلی جذبات اور سوز دروں تک سے واقف ہوں۔

اہلسنّت کے امام اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ کا نام لینا جرم یا باعثِ عار سمجھا جانے لگا تھا۔ اور جب ذرائع ابلاغ پر اغیار کا مکمل طور پر قبضہ اور ''قلم درکف دشمن است'' کا معاملہ درپیش تھا، اور کتب فروشوں کے ہاں امام اہلسنّت کی تصانیف نظر ہی نہیں آتی تھیں، اور نہ ان پر کوئی کتاب باصرہ نواز ہوتی تھی —— اس تکلیف دہ دور میں احقر راقم السطور نے مرکزی مجلس رضا، لاہور قائم کی۔ تا کہ اس کے ذریعے یونیورسٹیوں اور کالجوں کے فاضل اساتذہ اور ذہین طلبہ کو نہایت

معیاری لٹریچر بلا قیمت پیش کر کے اس مکدر اور مسموم فضا کو صاف وشفاف کیا جائے۔ تا کہ سچے عاشقِ رسول مقبول یعنی امام احمد رضا خاں بریلوی کا روشن ومنور چہرہ سب کو نظر آنے لگے۔

اس وقت فاضل محترم جناب اختر شاہجہان پوری کی خدمت میں بندہ نے ایک عریضہ بذریعہ ڈاک ارسال کیا:

''آپ ہمارے ساتھ قلمی وعلمی تعاون فرمایا کریں۔''

موصوف نے عاجز کی اس درخواست کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے مرکزی مجلس رضا کی علمی معاونت شروع کر دی ـــــ اگرچہ وہ امام اہلسنّت پر اس سے پہلے بھی مضامین لکھا کرتے تھے جو ان اخبارات و رسائل میں طبع ہوا کرتے تھے جو صرف حلقہ مولویاں میں پڑھے جاتے تھے۔ مگر میری یا مرکزی مجلس رضا کی معاونت کی ذمہ داری قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت علیہ الرحمہ کے لئے وقف کر دیا اور دن رات لکھتے ہی چلے گئے۔ اس سے بے نیاز ہو کر کہ یہ مبسوط تحقیقی مقالات شائع ہوں گے بھی یا نہیں؟ ـــــ ان کے مطبوعہ اور ہنوز منتظر اشاعت مقالات جو صرف اعلیٰ حضرت پر ہیں، کو یکجا کر دیا جائے تو کئی جلدوں پر مشتمل ایک جیم وضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

حضرت اختر مدظلہ کی صرف ایک تالیف ''اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام'' مرکزی مجلس رضا کو شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی یہ محققانہ تالیف اہلِ قلم اور اربابِ علم و دانش میں بے حد مقبول و مطبوع ہوئی۔ گویا حضرت اختر صاحب نے دوسروں کے کام کو سنوار کر ان کو لکھنے کا ڈھنگ سکھانے کی کوشش کی، اور دوسری طرف مجلس رضا کی علمی

بنیادوں کو استحکام بخشا۔ مگر مرکزی مجلس رضا ان کی دیگر گراں قدر تصانیف کو چھپوا نہ سکی۔ گویا ان کے مخلصانہ جذبات اور بے لوث خدمات کی صحیح قدر نہ کی گئی۔

اس تالیف ''کلمۂ حق'' کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت اختر صاحب اس میدان کے شہ سوار ہیں، اور امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے غائت درجہ عقیدت رکھنے کے علاوہ ان کے حالات و مقاماتِ عالیہ اور ان کی بے پناہ دینی و مِلی خدمات وغیرہم سے کما حقہ واقفیت رکھتے ہیں ـــــ فی الحقیقت پیشِ نظر تالیف صرف اعلیٰ حضرت بریلوی کا دفاع ہی نہیں بلکہ جذبہ حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تحت گستاخوں سے بیزاری کا اظہار بھی ہے۔''[1]

آخری دنوں میں ایک بار ایسے جوش میں آئے کہ اعلیٰ حضرت کے معروف سلامِ محبت کے پہلے مصرع:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پر بے تکان دو گھنٹے بولتے چلے گئے ـــــ حالانکہ مسلسل علالت و نقاہت کے باعث ڈاکٹروں نے زیادہ بولنے سے منع کر رکھا تھا۔ لیکن جب سانس پھول گیا تو جوشِ بیان کا زور بھی ٹوٹ گیا، ہمت جواب دے گئی، نڈھال سے ہو گئے ـــــ پانی پیا، کچھ دیر بعد حالت کچھ بہتر ہوئی تو ہمیں مبہوت پا کر نحیف سے قہقہے سے ہنس دیئے اور کہنے لگے:

''برخوردار! یہ اعلیٰ حضرت کے سلام کے پہلے مصرع کی شرح بیان کی ہے ـــــ مگر ابھی میری تسلی نہیں ہوئی ـــــ وہ تو سانس پھول گیا اور بات بیچ میں رہ گئی۔ ہمت ساتھ دیتی تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ اور بھی شانِ رحمت بیان کرتا ـــــ اچھا، پھر کبھی سہی۔''

---

[1] محمد موسیٰ امرتسری، حکیم: اظہارِ حقیقت ''کلمۂ حق''، ملخصاً ص ۱۲ تا ۲۰، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۱ء

پھر کچھ دیر توقف کے بعد گویا ہوئے:

''خیر قدرت کو منظور ہوا تو کبھی سلام کی شرح بھی لکھیں گے۔''

○

شدّت و جلالت:

علامہ صاحب کی شخصیت عام طور سے ایک سخت مزاج اور جلال سے معمور سامنے آتی ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ یہ شدت و جلالت کیونکر تھی —— یہ سخت مزاجی اپنے پسِ پُشت کیا منظر لئے ہوئے ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ وہ عمر بھر مختلف بیماریوں سے گھائل رہے، مسلسل بیمار رہنے سے مزاج میں جلالت پیدا ہوگئی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے قلم میں شدت عشق رسول ﷺ کے سبب تھی۔ ان کی غیرت کو قطعاً یہ گوارا نہیں تھا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کوئی انگلی اٹھانے کی جرأت کرے۔

وہ ایسی کریہہ انگلی کاٹ دینے کے قائل تھے۔ وہ بے ادبوں اور گستاخوں کے لئے شمشیر برہنہ تھے۔ ایسے افراد کو ذرہ برابر رعایت دینے کے روانہ تھے۔ ایسوں کے لئے ان کی للکار کسی بپھرے ہوئے شیر سے کم نہ ہوتی۔ ان کی دردمندی اور تڑپ کی جھلک ملاحظہ فرمائیں:

''حضرات اولیاء اللہ نے دوسرے ملکوں سے آ کر اس ملک میں خدا پرستی کا درس دیا۔ جس میں بت پرستی کو ذریعہ نجات سمجھا جاتا تھا —— یہاں خدائے وحدہٗ لاشریک کی جگہ ہزاروں فرضی خداؤں یعنی پتھروں سے تراشے بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ کتنے ہی بزرگوں نے اس کار خیر کے لئے اپنی زندگیاں اور زندگی کی جُملہ راحتوں کو قربان کر دیا تھا۔ خدائے ذوالمنن کے فضل و کرم سے ان حضرات کی مساعی جمیلہ کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا، اور ہر بزرگ نے ہزاروں بلکہ لاکھوں ہندوؤں کو حلقہ بگوش

اسلام کر دیا تھا۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

مذکورہ کارنامہ انجام دینے والے بزرگوں کا ایک ہی دین و مذہب تھا، یعنی وہ سب کے سب سُنی حنفی تھے۔ یہی ان کا فرقہ تھا، یہی ان کی جماعت تھی —— یہ وہی جماعت چلی آ رہی تھی، جو اللہ کے آخری رسول سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بنائی تھی۔ صحابہ کرام کا مقدس گروہ اسی جماعت کا ہراول دستہ یا اسی عمارت کی بنیاد تھا۔ یہی جماعت آگے چل کر اہلسنّت و جماعت کہلاتی ہے —— یہ نام انہیں اس لئے اختیار کرنا پڑا کہ بعض گمراہ فرقے بھی عالم وجود میں آ گئے تھے۔ ان میں سے ہر فرقہ گمراہ ہونے کے باوجود اپنی حقانیت منوانے پر تُلا ہوا تھا۔ ہر فرقے نے اپنے اوپر خوش نما لیبل لگایا، اور اہلِ حق کو بُرے القاب سے یاد کرنے لگے۔ مسلمانوں کی اصلی جماعت نے اپنا تشخص برقرار رکھنے کی خاطر خود کو اہلسنّت و جماعت لکھنا اور بتانا شروع کر دیا۔

بت پرستوں کو خدا پرست بنانے والے سارے اولیاء اللہ بھی اہلسنّت ہی تھے۔ کیونکہ غیر مسلموں کو مسلمان بنانا یا مسلمانوں کو غیر مسلمان کے شر سے بچانا یہ اہلسنّت ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔ جبکہ دوسرے حضرات کا وزن علی الاطلاق یا چھپ کر اکثر و بیشتر کفار و مشرکین ہی کے پلڑے میں رہا ہے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کی اصلی جماعت اور جعلی جماعتوں کا زاویہ نظر ہمیشہ مختلف ہی رہا ہے۔ باقی مسلمان کہلانے والوں سے اگر چہ ووٹ تو مسلمانوں ہی کے بڑھتے ہیں، لیکن معلوم نہیں یہ حالات کی ستم ظریفی ہے یا کسی خاص رگ کی مطابقت کہ ان مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کے نام مسلمانوں کے کھاتے میں اور کام غیر مسلموں کے کھاتے میں جاتے ہیں —— ان کی زبانیں بظاہر مسلمانوں کے ساتھ نظر آتی ہیں

لیکن دلوں کے رشتے غیر مسلموں کے ساتھ استوار ہوتے ہیں۔ ان کے جسم تو مسلمانوں میں گھلے ملے رہتے ہیں، لیکن چشمِ بینا کو ان کی روحیں غیر مسلموں کے سامنے سجدہ ریز نظر آتی ہیں۔ شاید ایسے ہی مسلمانوں کی فہمائش کے لئے شاعر مشرق نے یہ فرمایا تھا:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات"[۱]

ایک دفعہ موڈ خوشگوار دیکھ کر عرض کیا:

"علامہ صاحب! جس طرح آپ کے مزاج میں جلال ہے، آپ کی تحریروں میں بھی اسی طرح جلال ہے — جبکہ قبلہ ڈاکٹر مسعود صاحب کی تحریروں میں اس کے برعکس جمال ہی جمال ہے، اور مزاج میں بھی سختی نہیں، — سنا ہے شیخ الاسلام مفتی محمد مظہر اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے مزاج میں بھی جمال غالب تھا — فیض مظہری کے یہ دو مختلف مظاہر دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔"

ہنس کے فرمانے لگے:

"میرے مزاج میں جلال"! — پھر قہقہہ لگا کر فرمایا:

"میرے مرشد زادے قبلہ ڈاکٹر صاحب کی مثال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے — اور ناچیز کی مثال سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مانند قرار دے لیں — جس طرح کچھ ڈاکٹر حلیم ہوتے ہیں، ان کی نرم مزاجی سے، حلیمی سے ہی مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے — اور کچھ ڈاکٹر اسپشلائزڈ ہوتے ہیں یعنی سرجن! — تو سرجن بھی طبعاً حلیم ہوتے ہیں، مگر ان کی ڈیوٹی کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ اچھا خاصا آدمی سخت گیر

---

[۱] خصائص کنز الایمان، ص ۱۵، ۱۶، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

معلوم ہوتا ہے ــــ ناچیز کی ڈیوٹی بھی اسپشل قسم کی ہے۔ ناچار سرجن کے فرائض انجام دینا پڑ رہے ہیں۔''[۱]

کنزالایمان شریف کے لئے خدمات:

لاہور میں اہلسنّت کے سرکردہ ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے جب کنزالایمان کی اشاعت کا پروگرام بنایا تو اس خیال سے کہ کنزالایمان کی افادیت، اہمیت اور مقبولیت تو مسلّمہ ہے، لیکن عوام النّاس میں اس کی شان اُجاگر کرنے کے لئے دیگر تراجم سے اس کا تقابل پیش کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں علامہ صاحب سے رجوع کیا گیا تو آپ نے لکھنا شروع کر دیا۔ یہ مقالہ پچاس کے قریب صفحات پر پھیل گیا اور یوں ''خصائص کنزالایمان'' رسالہ جلوہ گر ہوا ــــ خوبصورت اشعار سے مزین یہ موازنہ تراجم آسان فہم اور دل پذیر اندازِ بیان لئے ہوئے ہے۔ یہ رسالہ علامہ صاحب کی قلمی فتوحات میں شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے ــــ اسے سب سے پہلے مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور نے ۱۹۸۸ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد متعدد اداروں نے شائع کیا ــــ جماعت اہلسنّت، لاہور حلقہ والٹن کینٹ گزشتہ چھ سات سال سے اپنے زیرِ اہتمام منعقدہ ''امام احمد رضا کانفرنس'' میں ''خصائص کنزالایمان'' ہر سال مسلسل شائع کر رہی ہے۔

کنزالایمان شریف کی اُردو آج کے دور سے قدرے مختلف ہے۔ یعنی جس دور میں کنزالایمان لکھا گیا، اس دور کی اُردو میں رائج الفاظ آج کی اُردو میں نہیں۔ جو کہ متروک ہو چکے ہیں، اور عوام النّاس کے فہم سے بالاتر ہیں ــــ علامہ صاحب نے کنزالایمان کے ان الفاظ کو ''تسہیل کنزالایمان'' کے نام سے مرتب کیا۔ یہ مقالہ گویا کنزالایمان شریف کی ڈکشنری ہے ــــ ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے مطبوعہ کنزالایمان میں یہ الفاظ اپنے اپنے مقام پر بریکٹ میں دیئے گئے ہیں ــــ ''تسہیل کنزالایمان'' کو مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا۔

---

[۱] خصائص کنزالایمان، ص ۱۵/۱۶، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

رحلت سے قبل ایک ملاقات میں علامہ صاحب بتلا رہے تھے کہ انہوں نے کنز الایمان شریف سے متعلق ایک وسیع کام شروع کیا ہے، جس کا عنوان:

''باغ کنز الایمان'' تجویز کیا ہے—— اس میں:

○—— حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے صاحبزادگان کے تراجم سے معاندین کے دستیاب اُردو تراجم سے تقابل پیش کیا جائے۔

○—— پھر معاندین کی بددیانتی پر قلم اٹھایا جائے، کیونکہ معاندین اپنے مکتب فکر کے ڈانڈے خاندان شاہ ولی اللہ سے ملاتے ہیں——

واضح رہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے تراجم حفظ مراتب کے اعتبار سے ملتے جلتے ہیں—— جب شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ قرآن ہر قسم کی تنقیص سے پاک ہے، تو دورِ جدید کے یہ خارجی کیونکر اپنے آپ کو شاہ ولّٰہی مکتبِ فکر سے منسوب کرتے ہیں۔ جبکہ اسماعیل دہلوی نے اپنی الگ سے ڈگر بنالی تو فکری تناظر میں اپنے اسلاف سے کٹ گیا۔''

علامہ صاحب نے اس موضوع پر کافی کام کر لیا تھا، نا معلوم تکمیل ہوئی یا نہیں؟

کنز الایمان شریف کی اہمیت و افادیت سے ہر صاحبِ ایمان کو یوں تلقین فرماتے رہے:

''مسلمانو! اے شمع رسالت کے پروانو!! اگر خدا نصیب کرے تو قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے صرف اور صرف کنز الایمان ترجمہ قرآن ہی پڑھنا—— قرآن کریم کا اُردو میں یہی سب سے صحیح ترجمہ ہے—— اُردو کے باقی جتنے ترجمے ہیں، ان میں سے اکثر ترجمے بے دینوں نے کئے ہیں اور انہوں نے بعض آیات کا ترجمہ منشائے ربانی کے خلاف کر کے مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائی ہوئی ہیں—— خدا نہ کرے کہ آپ یا آپ کے گھر والے ان ترجموں کو پڑھ کر

اپنی دولتِ ایمان کو ضائع کر بیٹھیں۔

ایمان کی حفاظت کے لئے بے ادبی و بے حرمت سے مبرّا کنز الایمان کو پڑھنا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ترجمۂ قرآن تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہے۔

پندھا دادیم و حاصل شد فراغ

ما علینا یا اخی الا البلاغ''

یہ پیغام بالعموم مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور کی مطبوعات کے پس سرورق شائع ہوتا تھا، اور عوام النّاس تک پہنچنے کا ایک مؤثر ذریعہ تھا۔

تسہیل کے ذیل میں انہوں نے امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے رسالہ ''الہادی الحاجب'' کو اتنے آسان پیرائے میں بیان کیا ہے کہ پرائمری کا طالب علم بھی استفادہ کر سکتا ہے۔ اسے ۱۹۹۳ء میں مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور نے ''غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں'' کے عنوان سے شائع کیا۔

رضویات پر نگارشات

○ ــــ مطبوعہ تصانیف:

نمبر شمار	عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام	لاہور	۱۹۸۵ء
۲	مشعلِ راہ	لاہور	۱۹۸۶ء
۳	اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی	لاہور	۱۹۸۶ء
۴	کلمۂ حق	لاہور	۱۹۸۷ء
۵	سیرت امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۸ء
۶	خصائص کنز الایمان	لاہور	۱۹۸۸ء

۷ حجتِ رضا (۱۴۱۲ھ)	لاہور	۱۹۹۳ء
۸ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں	لاہور	۱۹۹۳ء
۹ تسہیل کنز الایمان	لاہور	۱۹۹۳ء

○ — غیر مطبوعہ تصانیف:

نمبر شمار	عنوان	صفحات
۱	امام احمد رضا کا معتدل مسلک	
۲	امام احمد رضا اور مسئلہ بدعت	۲۰۰
۳	امام احمد رضا اور شرک فروش ٹولہ	۲۵۰
۴	امام احمد رضا کس کے ایجنٹ تھے	۲۰۰
۵	چودھویں صدی کا مجدد	۲۵۰
۶	شان احمد رضا	۲۵۰
۷	پروانہ شمع رسالت	۲۰۰
۸	کیا تعظیم رسول شرک ہے؟	۱۵۰
۹	بلبلِ باغِ رسول	۲۵۰
۱۰	شمع رضا ۱۴۱۱ھ (شرح ''الامن والعلیٰ'')	۶۰۰
۱۱	امامِ زمانہ (امام احمد رضا کی انفرادیت)	۳۰۰

○ — زیرِ ترتیب کتب:

۱ مسلک امام احمد رضا (اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کی روشنی میں)

۲ واصف شاہ ھدیٰ (اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی میں انفرادیت)

۳ تکفیر میں اعلیٰ حضرت کی احتیاط

۴ باغ کنز الایمان (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اوران کے صاحبزادوں کے تراجم قرآن سے معاندین کے اُردو تراجمِ قرآن کا موازنہ)

○ ـــــ مقدمات و پیش لفظ:

نمبر شمار	عنوان	مصنف/مرتب	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	رسائلِ رضویہ ـــــ جلد اول	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۵ء
۲	الصوارم الہندیہ	مولانا حشمت علی خاں رضوی	لاہور	۱۹۷۵ء
۳	رسائلِ رضویہ ـــــ جلد دوم	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۶ء
۴	مشعلِ راہ	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۶ء
۵	اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۷ء
۶	کلمۂ حق	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۷ء
۷	الامن والعلیٰ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	
۸	بہارِ عقیدت	علامہ اختر الحامدی	لاہور	۱۹۸۸ء
۹	الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۰	محدث اعظم کچھوچھوی اور پاکستان	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۸۹ء
۱۱	تسہیل کنز الایمان	علامہ اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۹۳ء

خاتمۂ کلام:

بلا شبہ علامہ صاحب اہلسنّت کا سرمایہ ہیں۔ دین کے لئے آپ کی خدمات نا قابلِ فراموش ہیں۔ قحط الرجال کے اس دور میں ان کے پائے کا راسخ العقیدہ شخص شائد ہی کوئی ملے۔ آج جبکہ علامہ صاحب ہم میں نہیں ہیں، ہمیں ان کی کمی، ان کا خلا محسوس ہو رہا ہے۔ گو قدرت نے ان سے جو کام لینا تھا، لے لیا ـــــ اپنے حصے کا وہ کام کر گئے، مگر ان کے انداز میں لکھنے والا آج کوئی نہیں ـــــ زندگی میں اگر کسی کی قدر افزائی نہ کی گئی ہو تو کم از کم اتنا تو احساس ہونا چاہئے کہ عمر بھر جو آپ کے لئے معاندین کے سامنے ڈھال بنا رہا، اپنے خونِ جگر سے سینۂ قرطاس کو گلزار بنائے ہوئے رہا ـــــ دنیا سے اٹھ جانے کے بعد ان کی غیر مطبوعہ نگارشات کو لباسِ اشاعت پہنایا جائے۔ ان کے بکھرے ہوئے پھول چن کر

انہیں گلدستے کی صورت پیش کیا جائے —— کسی رسالے نے ان کے حوالے سے کوئی خصوصی گوشہ، کوئی خصوصی اشاعت شائع نہیں کی۔ ان کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے خصوصی نمبرز شائع کیے جاتے۔

بے شک زندہ قومیں ہی مرنے والوں کو یاد رکھتی ہیں —— ان کا کردار ایک ایسے چوکیدار کا رہا جو غفلت شعاروں کی حفاظت میں اپنی جان لڑا دینے سے بھی گریز نہیں کرتا —— وہ عمر بھر اعلیٰ حضرت کی اتباع میں دین کے چوکیدار کی مانند ''جاگتے رہوٗ''، ''جاگتے رہوٗ'' کا آوازۂ خبردار بُلند کرتے رہے —— ان کے ملنے والوں میں:

○ —— اہلِ علم بھی تھے، اہلِ قلم بھی،

○ —— فقراء بھی، شعراء بھی،

○ —— لکھنے والوں، ملنے والوں کی ایک وسیع قطار تھی،

کوئی تو ان کی باتیں لکھتا، کوئی تو ان کی ملاقاتیں بیان کرتا، ان کے عزم، ان کے ارادے، ان کے پروگرام، ان کے ارمان، آرزوئیں بیان کرتا، کوئی تو ان کا حال بیان کرتا —— آج کوئی تو ان کا نام لے۔

یاد جانے کی نہیں اعجاز میری، میرے بعد
کارواں کے بعد نقش کارواں رہ جائے گا

محررہ

یکم اگست ۲۰۰۲ء　　　　محمد عبدالستار طاہر مسعودی عفی عنہ

پیر کالونی، لاہور کینٹ

☆☆☆☆

لے ماہناہ ضیائے حرم، لاہور شمارہ اگست ۲۰۰۳ء

۲ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، شمارہ دسمبر ۲۰۰۵ء، جنوری ۲۰۰۶ء

خلیفۂ مسعودِ ملت

علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری

از: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

تعارف:

مہد سے لحد تک سینہ قرطاس پر محبتِ رسولِ اکرم ﷺ کے گُل۔کھلانے والے —— شانِ رسالت وشانِ صحابیت وشانِ ولایت کے گستاخوں کے لئے درۂ فاروقی اور شمشیرِ حیدری کی مثل کہلانے والے —— دینِ حنیف کے ماہر غوّاص —— حقیقت کے علمبردار —— رضویت کے امین —— اسلاف کی مقدس امانت کے پاسبان —— سنیت کی نشانی —— فکر وتحقیق کے وہ نکتے اٹھانے والے کہ قاری دم بخود رہ جائے —— طرزِ استدلال حق وصداقت پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ ایسا سادہ، جاندار اور دل نشین کہ بے ساختہ قلم چوم لینے کو جی چاہے۔ دینی مسائل ہوں یا اسلاف کے کارنامے، ان کی ہر تحریر و تقریر میں عشقِ رسول اللہ ﷺ روحِ رواں کی طرح موجزن نظر آتا ہے۔

لوگ جنہیں مخدوم اہلسنّت بھی کہتے ہیں اور رئیس التحریر بھی۔ مگر خدائی فوج کا وہ ابابیل اپنے آپ کو عمر بھر فخریہ ''گدائے درِ اولیاء'' کہتا اور لکھتا رہا۔ اس ہستی کا نام نامی اسم گرامی علامہ محمد عبدالحکیم خاں اور تخلص اختر تھا رحمۃ اللہ علیہ۔

موصوف مولداً شاہجہان پوری، نسلاً رانا راجپوت، مسلکاً سُنی حنفی اور مشرباً نقشبندی مجددی ہونے کے ساتھ ساتھ قادری رضوی بھی تھے۔

ولادت:

۷؍جنوری ۱۹۳۵ء کو شاہجہان پور نامی گاؤں میں پیدا ہوئے ——شاہجہان پور، دہلی شہر کے جنوب میں بیس میل کے فاصلے پر دریائے جمنا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔

والد گرامی:

آپ ایک کھاتے پیتے گھرانے کے چوہدری عاشق علی خاں کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آپ تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ آپ کے والد محترم اپنے علاقے کی مشہور و معروف شخصیت تھے، اور شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند، شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ (م۔۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) سے شرفِ ارادت رکھتے تھے۔ موصوف ایک صاحبِ دل اور خدا ترس انسان تھے۔ علامہ صاحب پر ان کے والد محترم کی دین داری اور خدا ترسی کا گہرا اثر تھا۔

تحصیل علم:

علامہ صاحب نے میٹرک کا امتحان ۱۹۵۳ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں پاس کیا۔ میٹرک کے بعد جے۔ وی کر کے مدرس کا معزز پیشہ اختیار کیا۔ بعد ازاں پرائیویٹ طور پر ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات دیئے —— دینِ متین کی خدمت کی خاطر جہاں اسلامیات اور اُردو میں ایم۔ اے کرنا ضروری سمجھا، وہاں عربی زبان میں مہارتِ تامہ حاصل کرنے کو ترجیح دی۔

بیعت و ارادت:

میٹرک کے بعد ۱۹۵۳ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی برگزیدہ علمی روحانی شخصیت شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتح پوری مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ سے بذریعہ خط و کتابت شرفِ بیعت حاصل کیا۔ اور ۱۹۶۰ء میں حضرت مفتی صاحب جب پاکستان تشریف لائے تو موصوف کو بالمشافہ شرفِ بیعت سے مشرف فرمایا۔

مسلکی خدمات:

اپریل ۱۹٦۸ء میں علامہ صاحب نے مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) کی معرفت مرکزی مجلس رضا، لاہور میں بطور جنرل سیکرٹری شمولیت اختیار کی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کے دفاع میں آپ نے جتنا لکھا ہے وہ آپ کے رضوی اور عاشقِ اعلیٰ حضرت ہونے کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔آپ نے متعدد مقالات وکتب میں فکر رضا کو اُجاگر کیا اور معاندین کا بھرپور تعاقب کیا۔۱۹٦۲ء سے ۱۹۹۳ء تک مسلسل ۳۱ سال وہ حق وصداقت کی حمایت میں لکھتے آئے اور گستاخانِ رسول اور دیگر بد مذہبوں کے سرغنوں کی تردید بھی کرتے رہے۔لیکن آپ کی ایک سطر کا بھی کسی گمراہ گر سے جواب نہ بن پڑا —— موصوف اکثر یہ دعا مانگا کرتے:

یا الٰہی ! کلکِ اختر کو بنا کلکِ رضاؔ
دشمنانِ دیں نہ یہ سمجھیں، رضا جاتا رہا

ایک عظیم الشان بشارت:

۱۹۵۷ء میں مرشد برحق شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ نے ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا —— علامہ صاحب نے ایک دو بار اسی قدر اشارۃً فرمایا لیکن باوجود استفسار کے اس بھید کو نہ کھولا۔ بلکہ مسکراتے ہوئے ہر بار ٹال دیا۔

جولائی ۱۹۸۸ء میں پیر ومرشد قبلہ مسعود ملت، لاہور تشریف لائے —— بعد نماز مغرب ۱۴ر جولائی ۱۹۸۸ء/ ۲۹ر ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ بروز جمعرات کو حکیم محمد عمر قریشی مظہری علیہ الرحمہ کے دولت کدہ واقع جہاں زیب بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں محفل تھی —— علامہ صاحب کی معیت میں احقر بھی قبلہ حضرت صاحب کے نیاز کو حاضر تھا —— اس موقع پر قبلہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے والد گرامی قدر کے کمالات بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''ان کا عدیم المثال کارنامہ[1] ابھی تو قبلہ والد محترم ہی کی کرامت ہے۔''

پھر واقعہ سنایا کہ ۱۹۵۷ء میں اختر صاحب ملتان میں اپنے سسرال جا کر انفلوئنزا کا شکار ہو گئے —— متواتر بیس پچیس روز بخار آتا رہا۔ اور تین چار روز پہلے یہ حالت ہو گئی تھی کہ جو کچھ بھی کھاتے پیتے، سب قے ہو جاتی —— مرض کے آخری ایام میں اپنی حالت زار دیکھ کر علامہ صاحب کے دل میں ایک روز یہ بات جم گئی کہ اب زندگی پوری ہو چکی اور اپنے حصے کا رزق ختم ہو گیا ہے —— اسی شب پچھلے پہر ان کو اپنے پیر و مرشد قدس سرہٗ العزیز کی زیارت ہوئی۔ قبلہ مفتی صاحب نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

''برخوردار! جس بات کا تمہیں خدشہ ہے، ابھی وہ وقت نہیں آیا، ابھی تو تم سے کتنے ہی کام لینے ہیں۔''

بیدار ہونے پر علامہ اختر صاحب حیران و پریشان تھے کہ میں تو کسی بھی نمایاں کام کرنے کا اہل نہیں ہوں —— نہ مالی حالات ایسے ہیں نہ سماجی تعلقات! دریں حالات مجھ سے ایسے کون سے کام لئے جا سکتے ہیں؟ —— خیر انہوں نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا۔ اس زیارت میں اس بشارت کے ساتھ یہ کرامت بھی ہوئی کہ تمام تکالیف رفع دفع ہو گئیں۔ بہر حال جب آپ کے ہاتھوں دینِ متین کی قلمی خدمت کا سلسلہ شروع ہوا اور یہ سلسلہ پاک و ہند میں امتیازی حیثیت حاصل کر گیا تو اس ارشاد کی تعبیر کھلی کہ یہی وہ کام تھے جن کی طرف آپ کے مرشد پاک نے اشارہ فرمایا تھا۔

خلافت واجازت:

○ —— موصوف کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں جانشین شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ مخدومی و مرشدی حضرت مسعودِ ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری صاحب سے ۲۹؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ / ۲؍ جنوری ۱۹۸۸ء میں سند اجازت و خلافت عطا ہوئی۔

---

[1] متہ تم کتب احادیث ہونے کی طرف اشارہ ہے —— طاہر

علامہ صاحب سے قبلہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اہلِ پنجاب کو فیضِ مظہری سے آپ مستفیض فرمائیں، لیکن تراجم کتب احادیث کی مصروفیت کی بنا پر انہوں نے کسی کو بیعت نہ کیا۔

○ —— علاوہ ازیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں انہیں حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی (م۔ ۳ر دسمبر ۱۹۹۳ء) علیہ الرحمہ، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ خیریہ، دہلی سے بھی خلافت حاصل ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں انہیں مندرجہ ذیل حضرات سے خلافت حاصل تھی:

○ —— اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کے فرزند اصغر مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء)

○ —— شیخ الاسلام مدنی میاں دامت برکاتہم العالی۔

○ —— شارح بخاری علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ۔ (م۔ ۲۰۰۰ء)

○ —— نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں قادری رضوی مدظلہ العالی۔

مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ (م۔ ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء) سمیت پاک وہند کی کئی علمی شخصیات نے علامہ صاحب کو صحاح ستہ اور کتب حدیث کی سندات سے نوازا۔

ترجمہ سند اجازت وخلافت:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے قلم کے ذریعے علم عطا کیا، انسان کو وہ کچھ بتایا جو نہیں جانتا تھا، صلاۃ وسلام ہو اللہ تعالیٰ کے حبیب لبیب ﷺ پر جنہیں اس نے کتب وحکمت کا علم عطا کیا اور آپ کے ستاروں جیسے صحابہ کرام پر۔

اے لوگو! تم ان میں سے جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اور آپ کے اہل بیت عظام پر اللہ تعالیٰ نے جنہیں شرابِ طہور پلا دیا اور ربّ العالمین کے رسول کی ٹھنڈک ازواجِ مطہرات، مومنوں کی ماؤں پر اور قیامت تک آنے والے کامل عارفوں پر۔

اما بعد! بندہ عاجز و مسکین احقر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی عفی عنہ ابن مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی ابن علامہ مفتی محمد سعید احمد دہلوی ابن فقیہہ الہند حضرت علامہ مفتی شاہ محمد مسعود محدث دہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہتا ہے کہ چونکہ برادر طریقت مولانا علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری مظہری نقشبندی مجددی نے' اللہ تعالیٰ انہیں آفات و بلیّات سے محفوظ رکھے، اپنی زندگی کے ایام اور اوقات دینِ متین کی خدمت میں صرف کر کے دارین کی سعادت کی سرفرازی حاصل کی ہے، انہوں نے اس فقیر کی طرف رجوع کیا تو یہ فقیر انہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مسعودیہ مظہریہ میں اجازت و خلافت پیش کرتا ہے، تاکہ طالبانِ طریقت کو سلسلہ عالیہ میں داخل کریں اور گم کردہ راہوں کو صراطِ مستقیم کی راہنمائی کریں، اُمید ہے کہ: ظاہراً و باطناً قول و عمل اور فکر و خیال میں مضبوطی کے ساتھ سُنّت مبارکہ پر قائم رہیں گے، اپنے دشمنوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں گے، اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے گستاخوں کو نرمی اور سہولت کے ساتھ ہدایت دیں گے، یہ لوگ بیمار ہیں اور بیمار ہمدردی کے مستحق ہوتے ہیں۔ البتہ مریدین کو ہدایت کی جائے کہ ان کی اور متبدعین کی صحبت سے گریز کریں، کیونکہ ان کی صحبت دل کو زہریلا اور تاریک کر دیتی ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گستاخ اور بے باک بنادیتی ہے۔

اُمید ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کریں گے اور ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے حبیب اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقبول حضرات کی محبت سے آبیاری کر کے دونوں جہانوں میں سعید و مسعود بنائیں گے کہ یہی حضرات آئینہ توحید کے جوہر ہیں۔

آمین بجاہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین خاتم النبین صلی اللہ علیہ و آلہ و ازواجہ و اصحابہ و سلم

احقر
محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی[1]

۲۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ
۲۰ر جنوری ۱۹۸۸ء

---

[1] مترجم علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری برکاتی مدظلہ العالی

مترجم کتب احادیث:

علامہ صاحب نے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۹۳ء تک ۱۱۰ چھوٹی بڑی کتب تحریر فرمائیں۔ ان کتب میں احادیثِ مطہرہ کی جلدوں کو علٰیحدہ علٰیحدہ شمار کیا جائے تو یہ تعداد ۱۲۳ ہو جاتی ہے۔ مترجم کتب احادیث کی طباعت اس طرح سے ہوئی:

○—— بخاری شریف مترجم	۳ جلد	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۲ء
○—— مؤطا امام مالک مترجم ومحشی	۲ جلد	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء
○—— سُنن ابنِ ماجہ مترجم	۳ جلد	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۳ء
○—— سُنن ابوداؤد مترجم ومحشی	۳ جلد	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۵ء
○—— مشکوٰۃ شریف مترجم	۳ جلد	مطبوعہ لاہور	۱۹۸۶ء

غیر مطبوعہ تراجم احادیث میں یہ کتب شامل ہیں:

○—— طحاوی شریف مترجم	۴ جلد
○—— مسلم شریف مترجم ومحشی	۳ جلد
○—— کتاب الآ ثار مترجم ومحشی	ا جلد

حدیث کی مطبوعہ پانچ کتابوں کے ساڑھے آٹھ ہزار صفحے ہیں۔ اور غیر مطبوعہ کتب احادیث کے ساڑھے چھ ہزار صفحے ہیں۔ یوں یہ آٹھ کتابیں اکیس جلدوں اور پندرہ ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔

جن کتب احادیث کے حواشی تحریر کئے گئے تھے، احقر کے اصرار پر ''تجلیاتِ احادیث'' کے نام سے ان کا ایک الگ مجموعہ مرتب کیا، ایک معروف ناشران تمام کتب احادیث کی شروح شائع کرنے کے آرزومند تھے، لیکن بوجوہ ایسا نہ ہوسکا۔ انہیں چاہئے کہ علامہ صاحب کے وصال کے بعد علم دوستی اور علم پروری کے باعث ان کے غیر مطبوعہ تراجم کتب احادیث کو منظر عام پر لائیں۔

ان تراجم کتب احادیث کو وہ مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی کہ پاک وہند میں

ان کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان تراجم سے پیشتر اہلسنّت کے کتب احادیث کے قابلِ ذکر تراجم دستیاب نہیں تھے۔ یہ اعزاز فضیلت اور امتیاز وانفرادیت علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ ہی کے نصیب میں تھا۔

کتب احادیث کی اشاعت پر علامہ صاحب نے ایک سیٹ حضرت مسعودِ ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد صاحب دام برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ارسال کیا تو آپ نے فرمایا:

''بخاری شریف کی مجلدات مل گئی تھیں۔ عنایت وکرم کا ممنون ہوں —— آپ نے ناسازگار حالات میں جو خدمت انجام دی ہے، وہ لائق صد تحسین وآفرین ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین!''[1]

ایک اور مکتوب میں رقم طراز ہیں:

''مولائے کریم اس خدمتِ جلیلہ کو اپنے کرم سے قبول فرمائے اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین!''[2]

مرکزی مجلس امام اعظم کا قیام:

مرکزی مجلس رضا، لاہور کے بانی حکیم اہلسنّت حکیم موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ کی خواہش پر علامہ صاحب نے لاہور چھاؤنی میں مرکزی امام اعظم کے نام سے ایک تبلیغی و اشاعتی ادارہ قائم کیا۔ یہ ادارہ ۱۳؍ستمبر ۱۹۸۵ء میں قیام میں آیا۔ علامہ صاحب کے وصال تک مرکزی مجلس امام اعظم کے زیراہتمام اٹھاون (۵۸) کتب منظرعام پر آئیں۔

خطابت:

علامہ اختر شاہجہان پوری تحریر کے ساتھ ساتھ تقریر کے میدان کے بھی شہسوار تھے۔ خصوصی محافل میں عید میلاد النبی ﷺ، معراج النبی ﷺ اور ماہ شعبان میں عرس

---

[1] مکتوب بنام علامہ اختر شاہجہان پوری، محررہ ۲۴؍مارچ ۱۹۹۲ء از کراچی

[2] مکتوب بنام علامہ اختر شاہجہان پوری، محررہ ۲۸؍فروری ۱۹۹۳ء از کراچی

حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ پر خصوصی خطاب ہوتا تھا۔

جامعہ غوثیہ مجیدیہ واقع غوثیہ کالونی، والٹن روڈ، لاہور کینٹ میں کئی سال تک جمعۃ المبارک کے خطبات سے خواص وعوام کو خوب سیراب کیا۔

علالت ووصال:

موصوف یوں تو نوعمری ہی سے صاحبِ فراش رہے مگر ۱۹۵۷ء میں تو مسلسل بیس پچیس روز انفلوئنزا کا شکار رہے — ۱۲ر فروری ۱۹۸۱ء میں ایک دم بہت سے مہلک امراض کا حملہ ہوا۔ آپ ان امراض کے متحمل نہ ہو سکے اور حالت بالکل جواب دے گئی۔ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء کو گنگا رام ہسپتال، لاہور میں داخل ہونا پڑا۔ وہاں سے گلاب دیوی ہسپتال، لاہور میں منتقل کر دیئے گئے۔ کئی بار ان ہسپتالوں میں زیرِ علاج رہے۔

۱۳ر نومبر ۱۹۹۳ء کو اچانک آپ کی حالت مزید بگڑ گئی۔ گلاب دیوی ہسپتال، لاہور میں داخل کرایا گیا۔ اگلے روز اتوار ۲۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ/ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۳ء کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے امانتِ جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

تجھے اے زندگی لاؤں کہاں سے!

علامہ صاحب کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ حاجی محمد افضل چغتائی اشرفی مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

علامہ صاحب کے آخری سفر کا حال علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے قبلہ ڈاکٹر صاحب کو لکھا تو آپ نے فرمایا:

> ''حضرت مولانا اختر شاہجہان پوری نے زندگی بھر دین و مسلک کی خدمت کی۔ ان کے چہرے کی نورانیت ان کی دینی خدمات کی قبولیت کی نشانی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے جوارِ قدس میں بلند مراتب عطا فرمائے۔

آمین!''[۱]

اسی طرح پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صاحب، لاہور کے نام رقمطراز ہیں:

''حضرت علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کی مفارقت ایک عظیم سانحہ ہے۔ عالَم کا اُٹھنا، عالِم کا اُٹھنا ہے۔ وہ ہر لمحہ اہلسنّت کی خدمت میں لگے رہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرما کر درجاتِ عالیہ عطا فرمائے۔ آمین!''[۲]

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

وصال پر تاریخی مادے:

علامہ اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے وصال پر درج ذیل تاریخی مادے کہے گئے:

(۱) تاریخ گو: ابوالطاہر فدا حسین فدا، مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''مہر و ماہ''، لاہور:

گیا دہر فانی سے اک مرد درویش
ہوا مضطرب جس سے سارا جہاں ہے
وہ عبد حکیم، اخترِ فکر و فن
جُدا آج ہم سے ہوا ناگہاں ہے
وہ عالمِ دین اٹھ گیا کیا جہاں سے
چمن زار ملت پہ چھائی خزاں ہے
ہر اک صاحبِ علم و اہلِ بصیرت
اسیرِ غم و حزن و دردِ نہاں ہے

---

۱ مکتوب محررہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۹۳ء از کراچی

۲ مکتوب محررہ ۲۵ر نومبر ۱۹۹۳ء از کراچی

جسے موت سے کرتے ہیں تعبیر ہم
حقیقت میں وہ ایک خواب گراں ہے
سُن رحلتِ اختؔر اہلِ بینش
فدا میر بزم ریاض جناں ہے
۱۴ ھ ۱۴

(۲) تاریخ گو: سیداوّل شاہ رضوی

۱۔ جدائی عبدالحکیم اختر — عرس عبدالحکیم اختر مبارک باد
۱۴۱۴ھ — ۱۹۹۳ء

۲۔ عبدالحکیم اختر بگو — عبدالحکیم شاہجہانپوری ابدی باد
۱۴۱۴ھ — ۱۹۹۳ء

۳۔ عبدالحکیم اختر اوج پایہ — ہدیہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
۱۴۱۴ھ — ۱۹۹۳ء

۴۔ قبرشہ عبدالحکیم اختر — اے بزرگ جہاں مصنف بے بدل عبدالحکیم اختر
۱۹۹۳ء — ۱۹۹۳ء

۵۔ عبدالحکیم اختر صاحب ارشاد — حبیبِ جہاں عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری
۱۹۹۳ء — ۱۴۱۴ھ

ہمیں خبر ہے کہ ہم ہیں چراغِ آخرِ شب
ہمارے بعد اندھیرا نہیں، اُجالا ہے

اولاد امجاد:

علامہ صاحب کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادے رانا غلام مصطفیٰ خاں اور چھوٹے رانا احمد رضا خاں ہیں۔

تجویز:

علامہ صاحب کے متوسلین کو چاہئے کہ وہ اختر اکیڈمی قائم کر کے علامہ مرحوم کی بلند پایہ تحریرات وتحقیقات کو منظر عام پر لائیں تا کہ آپ کی کاوشات سے خواص وعوام مستفیض ہو سکیں اور آپ کی غیر مطبوعہ تخلیقات بھی اشاعت سے ہمکنار ہو سکیں۔[۱]

فرید بک سٹال، لاہور نے علامہ صاحب کے وصال کے بعد آپ کی تحقیقی کتاب ''مجددی عقائد ونظریات'' شائع کر دی ہے۔[۲]

دل کے جوار ماں رہ گئے:

علامہ صاحب کے حالات اور صحت میں اگر چہ کوئی چیز قلمی کاموں کے لئے ساز گار نہیں تھی۔ اس کے باوجود موصوف کے حوصلے بہت بلند تھے۔ وہ قلمی میدان میں دین و ملت کی نمایاں خدمات انجام دینے کا عزم رکھتے تھے اور مرحلہ وار بڑے بڑے کاموں کی طرف قدم بہ قدم بڑھتے جا رہے تھے، مختلف ملاقاتوں میں انہوں نے اپنے متعدد اگلے پروگراموں کا ذکر فرمایا:

○ —— تراجم وحواشی کتب احادیث کے بعد ان کی شرح لکھنے کا عزم تھا۔ اس سلسلہ میں ایک ناشر سے بات چلی، لیکن بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔

○ —— ''مظہر الایمان فی ترجمۃ القرآن'' کے نام سے قرآن مجید کا آسان فہم ترجمہ بھی ان کے پیشِ نظر تھا۔ مرکزی مجلس امام اعظم کی اشاعت نمبر ۱۷ ''سوانح سراج الامہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ'' کے سرورق کے اندرونی صفحات میں اسے مشتہر بھی کیا گیا

---

[۱] مسلم کتابوی دربار مارکیٹ، لاہور نے ۲۰۰۰ء میں علامہ صاحب کی کتاب ''حقانیت اسلام'' اختر اکیڈمی کے تحت شائع کی —— طاہر

[۲] زیرِنظر مقالہ میں یہاں ممدوح کے آثارِ علمیہ کی تفصیلات دی گئی تھیں۔ اس مجموعہ کے شروع میں بھی ایک مقالہ میں آثارِ علمیہ کی تفصیلات آ گئی ہیں۔ چنانچہ تکرار کے پیش نظر انہیں اس مجموعہ کے لئے مقالہ ہذا سے حذف کر دیا گیا —— طاہر

''تفاسیر معتبرہ کی روشنی میں قرآن مجید کا دین آموز اُردو ترجمہ علمی وادبی اعتبار سے بلند پایہ اور حفظ مراتب کا امین، عصر حاضر کے جدید تقاضوں کے عین مطابق، اہلِ نظر کے ذوق پر پورا اترنے والا، معنوی حسن سے آراستہ ایمان افروز شاہکار ''مظہر الایمان'' زیرِ ترتیب ہے۔''

لیکن نہ معلوم یہ شاہکار کیوں کر سینۂ قرطاس پر جلوہ گر نہ ہوا۔

○—— جن احادیث کے حواشی تحریر کیے گئے، احقر کے اصرار پر ان کا الگ سے مجموعہ ''تجلیات احادیث'' مرتب کیا۔ اسی انداز پر ''کنز العرفان'' کے نام سے ایک ایسا مجموعہ احادیث مرتب کیا جس میں بعض ایسی احادیث ترجمہ وشروح کے ساتھ پیش کی گئی ہیں کہ قاری کا گلشنِ دین وایمان بہاروں سے ہمکنار ہو جائے۔ ان کے مطالعہ سے اہلِ حق کی کشتِ ایمان لہلہائے۔

نہ معلوم اس مجموعہ کا کیا ہوا؟

○—— رحلت سے قبل ملاقات میں فرما رہے تھے کہ وہ کنز الایمان شریف سے متعلق ایک وسیع کام کر رہے ہیں، وہ یہ کہ معاندین کے جس قدر اُردو تراجم دستیاب ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے صاحبزادگان کے تراجم سے ان کا تقابل پیش کیا جائے، پھر معاندین کی بد دیانتی پر قلم اٹھایا جائے، اس لئے کہ معاندین اپنے مکتب فکر کے ڈانڈے خاندان ولی اللہ علیہ الرحمہ سے ملاتے ہیں، اس پروگرام کو ''باغ کنز الایمان'' کا نام دیا تھا۔

واضح رہے کہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کے تراجم ملتے جلتے ہیں۔

جب حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ ہر قسم کی تنقیص سے پاک ہے تو دور جدید کے یہ خارجی کیوں کر اپنے آپ کو شاہ ولٰلہی مکتبِ فکر سے منسوب کرتے ہیں؟ جبکہ شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی الگ راہ بنالی تو فکری تناظر میں اپنے اسلاف سے کٹ گیا۔

خیرانہوں نے اس موضوع پر کافی کام کرلیا تھا۔نامعلوم تکمیل پائی یا نہیں۔

○——قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھنے کا مدتوں سے مصمم ارادہ کئے ہوئے تھے جو اُردو زبان میں تفاسیر معتبرہ کی جامع اور عام فہم ہو۔اس مجوزہ تفسیر میں ان تمام تفاسیر کے زہریلے جراثیم کا سدباب کیا جائے جنہیں برٹش گورنمنٹ کے پُرفتن دور میں بعض گمراہ گروں نے تفسیر نویسی کی آڑ لے کر اسلامی لٹریچر میں شامل کر دیا ہے۔

○—— علامہ صاحب یہ قوی ارادہ بھی رکھتے تھے کہ دس بارہ جلدوں میں سیدالمرسلین ﷺ کی سیرت مقدسہ لکھنے کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوں۔ کیونکہ ماضی قریب میں اس موضوع پر جتنی کتابیں منظر عام پر آئیں، ان میں سے اکثر میں حقیقت کا منہ چڑایا گیا ہے۔

موصوف چاہتے تھے کہ سیرت مقدسہ پر ایسی کتاب سامنے آئے جو جدید انداز پر ہونے کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر بزرگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کی جامع بھی ہو۔اس میں جہاں رحمت عالم ﷺ کے حالات و کمالات ہوں، وہاں قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کے فضائل و خصائص کو خاص طور پر مدلل بیان کیا جائے۔جن کا بعض گمراہ گر انکار کر کے دن دیہاڑے مسلمانوں کے ایمان کی دولت لوٹ کھسوٹ رہے ہیں۔

○—— ایک بار ایسے جوش میں آئے کہ اعلیٰ حضرت کے معروف سلام محبت کے پہلے مصرع

"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

پر بے تکان دو گھنٹے بولتے چلے گئے—— حالانکہ ڈاکٹروں نے زیادہ بولنے سے منع کر رکھا تھا، لیکن جب سانس پھول گیا تو جوشِ بیان کا زور ٹوٹ گیا۔نڈھال ہو گئے—— پانی پیا، کچھ دیر بعد حالت کچھ بہتر ہوئی تو ہمیں مبہوت پا کر ہنس دیئے اور کہنے لگے:

"برخوردار! یہ اعلیٰ حضرت کے سلام کے پہلے مصرع کی شرح بیان کی ہے—— مگر ابھی میری تسلی نہیں ہوئی۔وہ تو سانس پھول گیا، اور سلسلہ

رک گیا، وگرنہ ہمت ساتھ دیتی تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ اور بھی شانِ رحمت بیان کرتا —— اچھا پھر کبھی سہی۔"

پھر کچھ دیر توقف کے بعد گویا ہوئے:

"خیر! قدرت کو منظور ہوا تو کبھی سلام کی شرح بھی لکھیں گے۔"

حسرت ہے ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے!!

☆☆☆☆

ا مشمولہ "خلفائے مسعودِ ملت" (زیرِ طبع) مصنفہ: محمد عبدالستار طاہر مسعودی

خدائی فوج کی ابابیل

از: ریاض بٹالوی

''گلاب دیوی ہسپتال لاہور کے نو سو مریضوں کے درمیان ایسی دینی اور علمی شخصیت بھی زیر علاج ہے جسے اہل علم و دانش ''خدائی فوج کی ابابیل'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہ وہ قلم وروشنائی کی کنکروں سے تقدیسِ کعبہ اور دین ابراہیمی کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ یہ بلند پایہ ہستی علامہ عبدالحکیم خاں اختر مجددی مظہری شاہجہان پوری کی ہے جو کم وبیش ۹۳ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دینی کتب اور تراجم کے مصنف ومؤلف ہیں اور تالیف و تصنیف کے ساتھ ساتھ ''مؤطا امام مالک' سنن ابن ماجہ' ابوداؤد اور ''مشکوٰۃ شریف'' کو قومی زبان میں ڈھالا ہے۔ تو ''مجددی عقائد ونظریات''، ''تجلیاتِ امام ربانی'' اور ''حقانیت اسلام' اور دوسرے موضوعات پر متعدد کتابیں بھی تحریر کی ہیں۔ ان کی غیر مطبوعہ تصانیف میں ''فاروق اعظم رضی اللہ عنہ'' اور ''ثانی اثنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'' جیسی نایاب کتب بھی شامل ہیں۔ اس وقت علامہ صاحب کی چار کتابیں زیر طبع ہیں اور ''تجلیاتِ احادیث'' سمیت سات کتب زیر ترتیب ہیں۔ بیماری اور نقاہت کے عالم میں بھی انہوں نے اپنا مشن ترک نہیں کیا اور علاج کے دوران بھی تصنیف وتالیف میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

برکت بی بی وارڈ کے ایک کونے میں سینے اور دل کے داغ لیے بیٹھے یہ عالم دین نہایت خاموشی اور متانت سے قلمی جہاد میں مصروف ہیں اور شہرت و ناموری سے بے نیاز اپنے سفر پر گامزن ہیں۔ بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ یہ محنتی اور کمزور انسان اپنے ہلکے

ـ کے باوجود بھاری بھرکم شخصیت کے حامل ہیں اور خدا نے ان کا انتخاب اشاعتِ
لیے کر رکھا ہے۔ احادیث مبارکہ کو اردو کے قالب میں اپنے تمام سیاق وسباق کے
لنا معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اہم کام وہی شخص سرانجام دے سکتا ہے جسے قرآن،
فقہ، مسلک، تصوف اور دوسرے دینی اور دنیاوی علوم پر عبور حاصل ہو۔ دنیائے
ـ یہ گمنام مصنف، مفکر اور مؤلف اپنی ظاہری شکل وصورت سے اتنے وزنی نظر نہیں
ـ باطن میں قدآور اور عظیم ہیں۔

میری علامہ صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن ان کے ایک قدر دان نو جوان
م اعظم کے سیکرٹری جنرل محمد رفیق نے اپنی گفتگو اور تحریر سے مجھے ان کی مجاہدانہ
ر تبلیغی سرگرمیوں سے متعارف کرایا ہے۔ رفیق صاحب مجھے یہ بتانے آئے تھے
ہر نایاب خاک میں رُل رہا ہے اور راہِ حق کے اس مسافر پر ذرائع ابلاغ کو توجہ
ـ۔ رفیق صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ تپ دق کے شفاخانے میں سو کے لگ بھگ
ں کے مصنف، مؤلف اور مترجم علامہ اختر شاہجہانپوری کا وجود گھلتا جا رہا ہے اور
ر تک نہیں ہے۔ انہیں کیا خبر ہوتی نظام اسلام کے داعی اور قبلہ رخ ذرائع ابلاغ
شہ نشیں کے حال سے غافل ہیں۔

○

آپ علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری کے نام سے معروف ہیں اور مجددی
تے ہیں۔ سات جنوری ۱۹۳۵ء کو شاہجہانپور کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا
ائی تعلیم اسی شہر میں حاصل کی اور تقسیم ہند کے بعد پاکستان آئے۔ پنجاب
ـ گریجویٹ ہیں اور مختلف مکاتب فکر کی درسگاہوں سے دینی تعلیم حاصل کرتے
انہوں نے تصنیف وتالیف کے کام کا آغاز ۱۹۶۲ء میں کیا۔ گویا جوانی میں تبلیغ
ہ اٹھا کر پیغمبروں کا شیوہ اختیار کیا۔ پیشہ معلمی ہے اور لاہور کے مختلف تعلیمی
درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ تحقیق ومطالعہ تصنیف وتالیف کی

بنیاد ہے۔ اپنی قلیل آمدنی میں عربی فارسی کی مہنگی اور نایاب کتابیں خریدتے تھے اور ہمہ وقت مطالعے میں مصروف رہتے تھے۔ علامہ صاحب کے بقول: ''میں نے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اس چمن کی آبیاری کی ہے''۔ ضروریاتِ زندگی کے بعد اگر کچھ بچتا تھا تو اپنے مشن پر صرف کر دیتے تھے۔

علامہ صاحب سے ہونے والی ان کے ہم نشینوں، مداحوں اور شاگردوں کی گفتگو کا اجتماعی تاثر یہ ہے کہ نام و نمود کے اس دور میں بھی اگر انہوں نے گمنام رہنا پسند کیا ہے تو اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا نہیں دین کمانا چاہتے ہیں۔ ان کے بقول:

> ''میرے لیے کیا یہی دولت کافی نہیں کہ خدا نے میرے ذمہ دینِ مبین کی اشاعت کا کام لگا رکھا ہے۔ یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ اگر شہرت کے پیچھے لگ جاتا تو دو چار کتابیں لکھ کر نا موری تو حاصل کر لیتا لیکن میرا مشن ادھورا رہ جاتا''۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام نے تصنیف و تالیف کے اس نیک کام میں ان کا ہاتھ بٹانے کی بجائے قدم قدم پر رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی اور چاہا کہ ناشرین ان تصنیفات کو شائع کرنے سے باز رہیں۔ شاید وہ نہیں چاہتے تھے کہ علماء کے مخصوص گروہوں کے علاوہ کوئی گوشہ نشین اور فقیر منش محقق اس میدان میں نمایاں ہو اور دین کے نام پر تجارت کرنے والے علماء سُوگھاٹے میں رہ جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ واعظ و خطیب کی اکثریت تن آسان اور پیٹ پرست ہو چکی ہے۔ کام کرتی ہے نہ کرنے دیتی ہے۔ چاہتی ہے کہ پوری امتِ مسلمہ فروعی بحث میں الجھی رہے اور مولویوں کے قد کاٹھ بلند ہوتے رہیں۔

تصنیف و تالیف اور تراجم کے لیے نایاب نسخوں کا ذکر آیا تو علامہ صاحب نے اپنی کم مائیگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو کسی دینی ادارے کا تعاون حاصل تھا نہ سرکاری سرپرستی میسر تھی، نہ ہی وہ ایسی کتابوں کے حصول کے لیے مالی استطاعت رکھتے تھے۔ یہ تو

اللہ کا کرم ہے کہ اس کسمپرسی میں بھی وہ کچھ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں' بہر حال انہوں نے اپنی بساط کے مطابق بہت سی کتب اور قدیم نسخے خریدے بھی تھے۔

علامہ اختر شاہجہانپوری نے انکشاف کیا ہے کہ وہ مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ سے بیعت ہیں۔ انہوں نے علم حدیث کا درس مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ سے حاصل کیا تھا۔ یہ جید عالم امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ اور پیر پگاڑہ کے استاد ہیں۔ ان دنوں کراچی میں مقیم ہیں۔ ان کے علاوہ ممتاز روحانی اور علمی شخصیات سے بھی فیض حاصل کر چکے ہیں۔ علامہ صاحب کو امام احمد رضا خاں کے خلیفہ حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی کی خلافت اور اجازت بھی حاصل ہے۔

علامہ صاحب نعت گو شاعر بھی ہیں۔ یہ ثناء خوانِ رسول ﷺ مولانا اختر الحامدی سے متاثر ہیں اور ان سے اصلاح بھی لیتے رہتے ہیں۔ علامہ صاحب کو تاریخ گوئی پر خاص مہارت حاصل ہے اور بعض تاریخیں تو ایسی مہارت سے بیان کرتے ہیں کہ کہنہ مشق شاعر بھی حیران رہ جاتے ہیں۔ وہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد پرنسپل گورنمنٹ کالج' (ٹھٹھہ) اور حکیم موسیٰ امرتسری کے افکار اور تصوف سے بہت متاثر ہیں اور پروفیسر محمد اقبال مجددی کی دینی' علمی اور روحانی معلومات سے فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے احادیث مبارکہ کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ پانچ مجموعوں کا ترجمہ کر چکے ہیں اور باقی جلدوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی دینی تصانیف پاکستان ہی میں نہیں ہندوستان میں بھی مقبول ہیں اور مستند تسلیم کی جاتی ہیں۔

المیہ یہ ہے کہ ناشران کی کتابوں سے تجوریاں بھر رہے ہیں اور وہ اپنے علاج معالجہ کے سلسلہ میں بھی خیراتی ہسپتالوں کے محتاج ہیں۔ بلند پایہ نوے کتابوں کے مصنف' مؤلف اور مترجم اور دینی علوم پر گہرا ادراک رکھنے والے یہ عالم باعمل سینے اور دل کے امراض میں مبتلا ہیں۔ گلاب دیوی ہسپتال کے مسیحا نفس ڈاکٹر اور تپ دق کے معروف معالجِ ڈاکٹر محمد احسان خان اور ان کا عملہ اگرچہ نہایت توجہ' انہماک اور دردمندی سے ان

کے علاج معالجہ میں مصروف ہے لیکن اہل دل کو کچھ خبر نہیں کہ ایک گوشہ نشین اور درویش منش انسان پر کیا گزر رہی ہے؟ وہ کس حال میں ہے؟ اور قوم دینی خدمات کا اسے کیا صلہ دے رہی ہے؟؟؟[١]

○

''تقریباً ٨٠ سے زیادہ دینی کتابوں کے مصنف اور احادیث کی کتابوں کے مترجم علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری بہت علیل ہیں۔ وہ گلاب دیوی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ علامہ عبدالحکیم برسوں مختلف سکولوں میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ اس وقت وہ کام کرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ ان کی مالی حالت بھی ایسی نہیں رہی کہ وہ بہتر علاج کرا سکیں۔ انہیں بہتر غذا کی بھی ضرورت ہے۔ ان کے عقیدت مند اور علم دوست حلقوں نے صوبائی وزیر اعلیٰ سے اپیل کی ہے کہ علامہ عبدالحکیم کے علاج و معالجہ کو سرکاری سطح پر کرانے کے لیے خصوصی ہدایات جاری کر دیں۔''[٢]

---

١ روزنامہ مشرق، لاہور۔ شمارہ ٢٣ اگست ١٩٨٧ء (سنڈے ایڈیشن)

٢ روزنامہ مشرق، لاہور۔ شمارہ ٧ جولائی ١٩٨٧ء

اہل سنت کے مایۂ ناز قلم کار

از: حاجی محمد طفیل نقشبندی

حضرت مولانا عبدالحکیم خان صاحب اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ العالیٰ اہل سنت کے مایۂ ناز قلمکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ۷ جنوری ۱۹۳۵ھ؁ کو بھارت میں پیدا ہوئے۔ جناب اختر صاحب سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں مفتیٔ اعظم حضرت مولانا محمد مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی (بھارت) سے بیعت ہیں۔ مولانا اختر صاحب عقائد کی اہمیت کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ عوام اہل سنت پر عقائد کی اہمیت واضح کرنے کے لیے بھی کوشاں رہتے ہیں۔ اسی لیے چودھویں صدی کے مجدد برحق اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاضل بریلوی سے غایت درجہ عقیدت رکھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ اس گئے گزرے دور میں امام اہل سنت کی تعلیمات پر عمل کئے بغیر کوئی شخص اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرسکتا' چنانچہ مولانا اختر صاحب نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہت کچھ لکھا ہے بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس پاک سرزمین (پاکستان) میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات کو کتابی دُنیا میں متعارف کرانے والوں میں مولانا اختر صاحب مدظلہٗ العالیٰ تقریباً سب سے پہلے اہل قلم حضرات میں سے ہیں۔

ان کی سب سے پہلی تصنیف کے نام سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کس درجہ کی محبت اور عقیدت ہے' بلکہ یہ کہنا بھی مبنی برحقیقت ہے کہ

انہوں نے جب قلمی دنیا میں پاؤں رکھا تو سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات کا مقام ومرتبہ بیان کرنے کی کوشش کی اور کتاب کا نام رکھا ''فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مقام۔''

اس کتاب (فاضل بریلوی کا فقہی مقام) کو سب سے پہلے شائع کرنے کا سہرا مرکزی مجلس رضا، لاہور کے سر ہے۔ پھر اسے مختلف ادارے شائع کرتے رہے۔ اب اسے فرید بک سٹال، لاہور نے طبع کرادیا ہے۔ حضرت مولانا اختر صاحب مدظلہٗ کا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں عظیم الشان کارنامہ ان کی کتاب ''مشعل راہ'' ہے جس کی پہلی جلد منظر عام پر آچکی ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے کا سہرا بھی سید اعجاز احمد صاحب مالک فرید بک سٹال کے سر ہے۔ ''مشعلِ راہ'' کا مطالعہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مقام اور کام کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات کے سلسلے میں مولانا اختر صاحب نے جو رسائل لکھے ہیں ان میں سے ایک رسالہ جو آپکے ہاتھ میں ہے ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے! آمین! ثم آمین!

حضرت مولانا صاحب نے یہ خدمات نہایت ہی خلوص دل سے انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے مولانا کو دین کی بے بہا خدمات کی ذمہ داری سونپ دی۔ چنانچہ احادیث مبارکہ کی کتب کے تراجم کا کام قدرت نے ان کے ذمہ ڈال دیا اور چند سالوں میں حسب ذیل ترجمے منظر عام پر آکر اہل علم حضرات سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں:

(۱) بخاری شریف (تین جلدیں)

(۲) مؤطا شریف امام مالک (دو جلدیں)

(۳) سنن ابن ماجہ شریف (دو جلدیں)

(۴) سنن ابوداؤد شریف (تین جلدیں)

(۵) مشکوٰۃ شریف (تین جلدیں)

اسکے علاوہ آپ آج کل ''مسلم شریف'' اور ''طحاوی شریف'' کا ترجمہ کرنے میں مصروف ہیں۔آپکے ترجموں کے مطالعہ کے بعد ایک دیانتدار انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے ترجمہ کنزالایمان کے بعد اگر کسی نے عشق ومحبت میں ڈوبا ہوا احادیث مبارکہ کا کوئی ترجمہ پڑھنا ہوتو وہ اختر شاہجہانپوری کے احادیث مبارکہ کے تراجم پڑھے۔ اگر چہ مارکیٹ میں بہت سے ترجمے دستیاب ہیں جن میں اپنے اور غیر سب پائے جاتے ہیں مگر جب مولانا اختر صاحب کے تراجم کا موازنہ دوسروں سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ میں تراجم کرنے کا جوملکہ مولانا اختر صاحب کو ملا ہے، وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔اگر آپ کی تمام تصنیفات، تالیفات اور تراجم کا شمار کیا جائے تو تعداد تقریباً نوے تک پہنچ جاتی ہے۔حضرت مولانا اختر صاحب کی یہ دینی خدمات علمی دنیا میں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی کیونکہ آپ نے جس طرح حالات کا مقابلہ کیا یہ بھی بہت کم لوگوں کا حصہ ہے بلکہ یہ کہنا حقیقت کے خلاف نہ ہوگا کہ اس پُرفتن دور میں جب ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہو، ہر شخص کو پیسے کے معیار پوتولا جائے اور سب لوگ الا ماشاء اللہ زر کا حصول اپنا مقصدِ زندگی بنالیں اور اس مقصدِ زندگی میں جائز وناجائز کی تمیز بھی بھول جائیں تو ان حالات میں ایک انسان اپنے گھربار، اولاد بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ کیے بغیر دین کی خدمت اور بے لوث خدمت کرے تو یہ خاص عطائے خداوندی نہیں تو اور کیا ہے۔

امام المناظرین صوفی باصفا حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جب ہم حضرت مولانا اختر صاحب کو ملے تو دل کو ایک خوشی سی محسوس ہوئی کہ کم از کم مسلک کا درد رکھنے والے لوگ ابھی ہیں اگر چہ چیدہ چیدہ ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تندرسی کے ساتھ تادیر حیات رکھے اور وہ ایسے عظیم الشان کام سرانجام دیتے رہیں۔آمین ثم آمین!

نوٹ: حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب اختر شاہجہانپوری مدظلہ العالی سے ہمیں حکیم اہل سنت بانی مرکزی مجلس رضا، لاہور جناب محترم حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ

العالی نے متعارف کرایا تھا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں مولانا جیسی ذی علم شخصیت سے فیضیاب ہونے کا شرف بخشا اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوسیلۂ رسول الکریم علیہ الصلوٰۃ وتسلیم حکیم صاحب کو صحت وتندرستی عطا فرمائے اور انکا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین ۔[1]

[1] محمد طفیل نقشبندی، حاجی، تعارف مؤلف ''اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی'' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریمo ط

گدائے درِ اولیاء

از: مولانا اقبال احمد اختر القادری

محقق اجل حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''جب انسان اہل کمال کی صحبت اور عارفوں کے دیدارِ جمال سے بہرہ ور ہو جائے تو ان بزرگوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی باعثِ ہمت افزائی اور تاریکیوں کو ختم کرنے والا ہے ——— ان کے حالات سے واقف ہونے سے بھی وہی اثر ہوتا ہے جو ان کی صحبت سے، کیونکہ درحقیقت یہ بھی ان کی صحبت میں رہنے کے مترادف ہے ——— اس لیے کہ جال کدورتِ انسانی اور صورتِ عنصری کے حجاب سے زیادہ صاف ستھرا ہے ——— اگر حسن عقیدت ہو تو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر زمانے میں بزرگوں کے اخلاق و عادات کو ضبطِ تحریر میں لا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے ——— اس سے طمانیت اور عبرت و نصیحت کے علاوہ اور بھی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں سب سے پہلا یہ ہے کہ اولیائے کرام کا وجود ایک ہمہ گیر رحمت اور عام نعمت ہے اور بموجب حکم خداوندی عزوجل

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔

ان بزرگوں سے محبت رکھنا اور ان کے حالات بیان کرنا دراصل اس عظیم نعمت کا شکر بجالانا ہے۔

اہل حق کا ذکر خیر دلوں کو قوی اور روشن کرتا ہے ——— قرآن حکیم میں حضرات انبیاء

کرام کے تذکرے بیان کرنے کی یہی حکمت فرمائی گئی کہ اس سے دل قوی ہوتے ہیں۔

بے شک وشبہ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری رحمۃ اللہ علیہ اہل حق میں سے تھے اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ عز وجل نے اپنے محبوب حق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ حق، احادیثِ مبارکہ کو اردو جاننے والے متلاشیانِ حق کی رہبری فرماتے ہوئے ان کے ترجمے کے لیے آپ کا انتخاب فرمایا اور الحمدللہ آپ نے یہ سعادت حاصل کی۔ ان مترجم کتب احادیث کو جو مقبولیت ملی یہ بلاشک وشبہ انعام حق ہے اور دیکھا جائے تو اس انعام حق کی وجہ اولیاء کرام سے حضرت علامہ مرحوم علیہ الرحمہ کی عقیدت ومحبت ہے جو کہ ان کی ہر تحریر سے عیاں ہے کہ وہ ہر تحریر کے آخر میں اپنے نام ودستخط سے قبل تحریر فرمادیا کرتے تھے:

''گدائے درِاولیاء''

راقم کی حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ سے مراسلت کا سلسلہ تو کافی طویل تھا مگر شرفِ ملاقات نہایت قلیل —— فقیر نے زندگی میں دو مرتبہ شرفِ ملاقات حاصل کیا —— پہلی مرتبہ ملاقات میں کافی دیر دیگر امور پر گفتگو ہوئی، جب حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا ذکر چلا تو فقیر ان کی محبت وعقیدت دیکھ کر حیران ہوگیا، جب تعارف ہوا تو حیرانی اور بڑھ گئی (اللہ اکبر!)

اتنا بڑا عالم ومحقق اور مصنف —— اور سادگی کا یہ عالم کہ دیکھنے والا بظاہر دیکھ کر اندازہ نہیں کرسکتا تھا کہ اس گدڑی میں لعل وجواہر بھرے پڑے ہیں —— اللہ اللہ —— وہ اللہ والے تھے —— اللہ اور اللہ والوں سے آشنا تھے اس لیے ہر شے سے بیگانہ تھے —— کسی نے کیا خوب کہا ہے:

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب شے ہے لذتِ آشنائی بھی

وہ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم عبقری شخصیت اور ان کے

علمی و ادبی، ملی و سیاسی، سماجی اور فکری کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کرنے میں نمایاں رہے ـــــ انہوں نے حضرت امام احمد رضا کے حوالے سے تحریر و تصنیف کے میدان میں جو شاندار خدمات سرانجام دیں وہ بڑے بڑے علماء و مشائخ نہ کر سکے ـــــ دیگر احسانات کے علاوہ کتب احادیث کا فقہ حنفی کے اعتبار سے اردو ترجمہ آپ کا اردو ادب اور وابستگان و اہلِ سنت پر عظیم احسان ہے ـــــ

زندہ قومیں اپنے محسنین کو ہمیشہ یاد رکھا کرتی ہیں ـــــ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت عزیزم محترم مولانا محمد عبدالستار طاہر صاحب مدظلہٗ نے حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے حالات پر زیرِ نظر رسالہ ترتیب دیا ہے ـــــ

اس رسالے میں فاضل موصوف طاہر صاحب نے ایک مختصر سوانحی خاکہ بعنوان ''حیاتِ اختر کے ماہ و سال'' دیا ہے، پھر ایک رسالہ ''ایک گمنام نامور'' جو کہ انہوں نے علامہ موصوف علیہ الرحمہ کی حیات ہی میں ترتیب دیا تھا مگر حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے سادگی، کسرِ نفسی، ریاکاری و خودنمائی کے خوف کے سبب خود ہی شائع نہ ہونے دیا تھا، اب اس میں بعض اضافہ و ترمیم کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ ''دنیائے صحافت اور علامہ اختر شاہجہانپوری'' کے عنوان سے ایک باب ہے جس میں اخبارات و رسائل میں شائع شدہ علامہ موصوف اور ان کی کتب سے متعلق خیالات، تبصرے اور خبروں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے ـــــ آخر کے دو ابواب میں حضرت علامہ کے سانحہ ارتحال پر شائع ہونے والی خبریں اور پھر دیگر شخصیات کے تعزیتی مکتوبات شامل ہیں ـــــ

طاہر صاحب موصوف ایک متحرک نوجوانِ صالح ہیں ـــــ وہ اپنے شیخِ کامل حضرت سیدی اُستاذی قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری زید عنایتہٗ کی طرح حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے عاشقوں کے عاشق ہیں ـــــ اس عشق کی بین دلیل از خود زیرِ نظر رسالہ ہے ـــــ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور وابستگیوں میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین!

(۱۶ر جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ یکم دسمبر ۱۹۹۳ء)

فاضلِ شاہجہان پوری ثم لاہوری کی یاد میں

از: صاحبزادہ محمد عبداللطیف، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلاَ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

عظیم عاشقِ رسول، جانشین جگر گوشۂ بتول، وارثِ مسند علوم، امام اعظم، نائب غوث اعظم، شہنشاہ ہفت اقلیم ولایت، پناہِ بیکساں، حامی دین خدا، واقفِ اسرار حق، امام العصر، عاشق خیر البشر، رہبر کاملین پیشوائے دین، شیخ الاسلام والمسلمین، شاعر اہلسنّت، حکیم الامت، حجتہ اللہ فی العالمین والکاملین، فقیہہ اعظم، ہادی و مبلغ اعظم عالم اسلام، امام المبلّغین، آفتاب علم و حکمت، سید المحدّثین، امام المفسرین، سرتاج المحققین، رئیس المفکرین، سلطان المناظرین، غزالیِ زماں، شبلی دوراں، جنید الوقت، رازی العصر، فرید الدہر، شیخ الکل، امام اہلسنّت، مجدد اعظم دین وملت، گنجینہ تجلیات، بحر العلوم صدر الافاضل، عالم بے بدل، ہادیٔ بے مثل، وارث علم الانبیاء، رئیس الابدال، قطب الاقطاب، غوث الاغیاث، سید الاولیاء اللہ، قلندرِ زماں، قیوم جہاں، قدوۃ الواصلین، شمس العارفین، سراج السالکین، مرکز تجلیات، منبع فیضِ عالم، نورِ ہدایت، مرکز ولایت، چشمۂ طریقت، آفتابِ شریعت، ظل محبوب سبحانی، شہباز لامکانی، پیر لاثانی، خاص مقبول بارگاہِ رحمانی، مظہر اوصاف ربانی، ہادیٔ برحق، انوار ربّ العالمین، دستگیر بیکساں، شمع گم گشتگاں، سید العلماء والفضلاء، جامع کمالات، مجموعہ صفات برج دین، مسند آرائے ملک یقین، فخر الملوک والسلاطین، صاحب الحجتہ القاہرہ مؤید الملت،

خزینہ جود و سخا، منبع حلم و حیا، وارث اعلیٰ سلاسل کُل، ہادی راہ طریقت، آشنائے اسرارِ حقیقت، حامیٔ سُنّت ماحیٔ بدعت و کفر و ضلالت، سرتاج الاصفیاء سلطان الاتقیاء عمدۃ الاماثل، شیخ العرب والعجم، پیر دستگیر، مخدوم جہاں، محبوبنا و مخدومنا و کریمنا و ہادینا و ملجانا ماؤ نا ومولانا و مرشدنا سیدی و سندی، آقائی و مولائی سرکارِ والہ شان، رفیع الدرجت، عالی منزلت، سرکارِ غریب نواز خواجہ خواجگان، قبلہ فیض مآب فقیر ملت، اعلیٰ حضرت جناب قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر، امام علامہ مخدوم پیر خواجہ محمد عبدالحکیم صاحب اختر مظہری نقشبندی مجددی قادری چشتی سہروردی، فاضلِ شاہجہان پوری ثم لاہوری، محدث اعظم عالم اسلام رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں۔

امام اہلسنّت، مجدد اعظم دین وملت، سرکارِ اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری ثم لاہوری محدث اعظم عالم اسلام رحمۃ اللہ علیہ دہلی شریف سے پندرہ میل کے فاصلہ پر دریائے گنگا کے کنارے ایک سرسبز و شاداب زرخیز اور مشہور گاؤں موضع شاہجہان پور شریف ضلع گڑگاؤاں صوبہ یوپی ملک بھارت کے رہنے والے تھے۔ وہ اپنے علاقے کے مشہور و معروف نامور دینی شہرت یافتہ راجپوت زمیندار خاندان کی عظیم سرکردہ ممتاز روحانی شخصیت اور عاشقِ رسول سرکار حضرت جناب مخدوم پیر خواجہ رانا عاشق علی صاحب مظہری نقشبندی مجددی شاہجہان پوری ثم قصوری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی بروز جمعۃ المبارک ۷ / اپریل ۱۹۷۱ء کے ہاں بروز جمعۃ المبارک ۸ / جنوری ۱۹۳۵ء کو موضع شاہجہان پور شریف میں متولد ہوئے۔ اور ۱۴ / نومبر ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۹ / جمادی الاوّل ۱۴۱۴ھ یک شنبہ بروز اتوار کو لاہور میں وصال فرمایا۔ آپ کا مقدس مزارِ پُر انوار شریف ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، لاہور کے قبرستان میں مرکز تجلیات اور مرجع خلائق ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لاکھوں عقیدت مند، علماء، فضلاء، واعظین، مبلغین، اہلِ علم و قلم، مؤلفین و مصنفین، وابستگان و شاگردان ہر سال پندرہ ۱۵ / نومبر کو ان کی قائم کردہ مشہور شہرۂ آفاق یادگار ''مصطفےٰ لائبریری''، واقع ۱۶۱، فاروق کالونی مین والٹن روڈ، لاہور کینٹ نمبر ۱۲ میں آپ کا سالانہ عرس

پاک بڑے تزک و احتشام اور محبت سے منعقد کر کے عالمِ اسلام کے عظیم سکالر کے حضور ان کی دینی، ملی، شرعی، روحانی و تحقیقی، تالیفی و تصنیفی، بلا معاوضہ یادگار عالمگیر تجدیدی خدماتِ عظیمہ کو والہانہ طور پر زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

○

خاندان میں ق[illegible]ی دینی ماحول کی خصوصی فیوض و برکات سے سرکارِ والہ شان نے چار سال کی عمرِ مبارک میں قرآنِ کریم ناظرہ میں تکمیل فرمالی اور سکول میں تعلیم بھی اِسی وقت ہی شروع ہوگئی تھی۔ علاوہ ازیں تمام دینی کتبِ فقہ و فلسفہ و منطق، تفاسیر، دورہ احادیث صحاح ستہ شریف، درس نظامی و دیگر جدید علوم و فنون کی باقاعدہ عملی طور پر برصغیر پاک و ہند کے مشاہیر اور جید علمائے کرام و مشائخ عظام سے بڑے اعزازات کے ساتھ تکمیل فرما کر اسناد فضیلت حاصل کیں۔

○

دورانِ ۱۹۴۷ء آزادیٔ وطن کے زمانے میں سرکارِ اعلیٰ حضرتِ جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لڑکپن کے دور میں والدین شریفین رحمۃ اللہ علیہ اور خاندان کے ہمراہ قیام پاکستان کے حصول کی جنگ لڑی۔ بیش بہا مالی و جانی قربانیاں دینے کے بعد لٹ پُٹ کر بے سروسامانی کے عالم میں اس نئے وطنِ عزیز میں آ کر قدم رکھے تو ان پر زمین تنگ ہو کر رہ گئی۔ صفِ اوّل میں آزادیٔ وطن کی جنگ لڑنے والے اس جانثار محبِّ وطن خاندان کو سر چھپانے کے لئے تنکوں کی ایک چھوٹی سی کچی جھونپڑی اور دو وقت کی معمولی دال روٹی بھی میسر نہ آ سکی۔ حکومت و افراد کی بے انصافیوں، حالات کی ستم ظریفیوں کی وجہ سے تنگ آ کر فاقہ کشی تک نوبت آ پہنچی۔ آڑے حالات و پسماندگی کی وجہ سے شب و روز زبردست مالی مشکلات میں بھی عرصہ دراز تک مبتلا رہنا پڑا۔ مہاجر ہونے کے بعد ان بے شمار غضب ناک مصائب و آلام کا شب و روز مردانہ وار مقابلہ فرماتے ہوئے سرکارِ اعلیٰ حضرتِ جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم المرتبت محترم

والد گرامی قدر اور علاقہ شاہ جہانپور شریف کے اطراف و اکناف میں ۵۲ گاؤں کے موروثی سردار، ہر دلعزیز ممتاز زمیندار شخصیت اپنے زمانے کے عظیم صاحبِ ولایت سرکارِ والہ حضرت جناب مخدوم پیر خواجہ رانا عاشق علی صاحب مظہری نقشبندی مجددی شاہجہان پوری ثم قصوری رحمۃ اللہ علیہ بروز جمعۃ المبارک ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء کو اپنے بے شمار عقیدت مندوں اور لا تعداد محبتوں کو افسردہ چھوڑ کر حقیقی رفیق اعلیٰ سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں بلند ترین مقامات و جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین! آپ نے لٹی پٹی پسماندہ حالت میں ضلع قصور شریف کے ایک دور افتادہ سرحدی اور بنجر گاؤں موضع ویرم ہٹھاڑ میں ۱۹۴۷ء کے بعد رہائش اختیار فرمائی تھی۔ بروز جمعۃ المبارک ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء کو یہیں پر ہی حضرت صاحب کی تدفین مقدس شریف کی گئی اور نہایت سادہ آخری آرام گاہ بھی مبارک سُنّت پاک کے مطابق بنائی گئی ہے۔ خصوصی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ قبلہ عالم کے مبارک دربار عالیہ پر ہمیشہ مقدس انوار و تجلیات اور رحمتوں کی بارش برسائے۔ آمین! ثم آمین!!

○

۱۹۵۱ء سے سرکار اعلیٰ حضرتِ جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری لاہور چھاؤنی کے مختلف سرکاری اسکولوں میں شعبہ اسلامیات میں درس و تدریس کی خدمات انجام فرماتے رہے ہیں۔ آپ آخری ایام علالت شریف تک فیڈرل گورنمنٹ عابد مجید ہائی اسکول آر۔اے بازار، لاہور چھاؤنی سے منسلک تھے۔ جنابِ والہ شان نے ۱۹۶۸ء میں ایف۔اے اور ۱۹۸۰ء میں بی۔اے کے امتحانات لاہور میں پاس کئے تھے۔

○

۱۹۵۱ء ہی میں اعلیٰ حضرتِ جناب علامہ صاحب فاضل شاہ جہانپوری کی مبارک شادی خانہ آبادی علاقہ ملتان شریف کے نامور معروف شہرت یافتہ مہاجر راجپوت زمیندار خاندان کی نیک سیرت عبادت گزار اور صابر و شاکر خاتون کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پائی یہ

عفت مآب مائی صاحبہ ہم سب کوغم زدہ چھوڑ کر بروز بدھ ۳۰ رنومبر ۱۹۸۸ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ خصوصی طور پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ، آپ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے آمین! ثم آمین!! ان کی نیک یادگار کے طور پر دو لائق وفرمانبردار نیک سیرت صاحبزادے و چار صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو طویل درازئ عمر اور نیک اعمال کی بجا آوری کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

○

سرکار اعلیٰ حضرت علامہ صاحب فاضل شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دینی وعظ، تبلیغ و تلقین اور رشد و ہدایت کے مشنِ عظیم کی ابتداو تکمیل کیلئے اپنی تمام تر حیات مبارکہ وقف فرمائی ہوئی تھی۔ تاحینِ حیات ہر ہفتہ وار تعطیل جمعۃ المبارک کو تبلیغِ عام کے لئے عملی طور پر وقف فرمایا ہوا تھا۔

خصوصی طور پر خوشنودی اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے بلا معاوضہ لاہور شہر کی مختلف جامع مساجد میں خطابت کے فرائض و خدمات تا حیات انجام فرماتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے دعا ہے کہ خصوصی طور پر آپ کی تمام مجددانہ اور عالم گیر بلا معاوضہ دینی خدماتِ عظیمہ کو قبول فرما کر آخرت میں جزائے خیر و اجر عظیم عطا فرمائے آمین! ثم آمین!!

○

آپ کے تمام تر دینی وعظ، تبلیغ و تلقین رُشد و ہدایت شریعت و طریقت و حقیقت، فقر و سلوک، عرفان و روحانیت، عشق و محبت کی دعوتِ عام اور معرفتِ الٰہی کی نور پاشیاں چہار دانگ عالم میں شمع ہدایت بن کر روشنی پھیلا رہی ہیں۔

نورِ ایمانی سے لبریز آپ کے مقدس کتبِ احادیث صحاح ستہ شریف کے فاضلانہ و تحقیقی اُردو ترجمے بھی اپنی نور پاشیوں سے جنوبی ایشیاء ممالکِ اسلامیہ و مسلمانانِ

اقوام عالم کے قلوب واذہان کو منور کر رہے ہیں، اور یہ جنوبی ایشیاء عالم اسلام ویورپی ممالک تک اپنی منفرد علمی فضیلت وجدید طرز اسلوب کی بدولت مشارق ومغارب کے کتب خانوں کی زینت بنے ہوئے ہیں اور تمام ممالک میں ہر جگہ پر کثرت سے فروخت ہو رہے ہیں۔

○

آپ کا غیر مطبوعہ نہایت آسان سادہ سلیس، بامحاورہ ایمان افروز اُردو لفظی ترجمۂ قرآن ''مظہر الایمان فی ترجمۃ القرآن'' کے نام سے دنیا علم وفضل میں ایک بہت بڑا گراں قدر علمی سرمایہ ثابت ہوگا۔ اور تمام متلاشیانِ حق کے لئے آپ کی غیر مطبوعہ اُردو تفسیر ''مظہر البیان فی تفسیر القرآن'' بھی ایک قابلِ فخر نادر علمی شاہکار کی حیثیت سے ہمیشہ جگمگاتی رہے گی۔ سیرت النبی ﷺ کے مقدس موضوع پر بزبان اُردو کئی ایک جلدوں پر مشتمل آپ کی غیر مطبوعہ مبارک تصنیفِ لطیف تحقیقی دنیا کی ایک ممتاز ومنفرد مایہ ناز علمی یادگار ہے۔

○

ان قابلِ فخر تاریخی یادگار عالمگیر علمی کارناموں کے علاوہ بھی دنیائے علم وفضل میں آپ کی لاکھوں صفحات پر مشتمل درجنوں مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ مشہور شہرۂ آفاق اسلامی یادگار کتب کی تعداد ۱۳۰ ر تک ہے۔ جو کہ دنیا کے تمام اہلِ علم ودانش وصاحبِ ذوق حضرات سے خصوصی طور پر اپنی علمی عظمتِ شان اور فضیلت کا لوہا منوا کر تعریفی اسناد وخراجِ تحسین ایک عرصہ سے حاصل کر چکی ہیں۔

مذکورہ بالا مجلس اپنے عظیم روحِ رواں بانی مبانی سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لائق وقابلِ فخر فرزندِ ارجمند مخدوم خواجہ صاحبزادہ پیر غلام مصطفٰے صاحب لاہوری مدظلہ العالی کی بے مثل سرپرستی میں شب وروز اپنا دینی، روحانی عظیم تبلیغی واشاعتی فریضہ وپیغام عشق ومحبت سرکار جناب رسول اللہ ﷺ کی دعوت عام کے مشن کو بفضلِ الٰہی علمی ترقی وسربلندی کے لئے رضا کارانہ طور پر بلا معاوضہ جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔

○

سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضلِ شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کے یہ فاضلانہ علمی و تبلیغی کارنامے نہ صرف اہلِ علم عوام بلکہ خواص علمائے کرام و مشائخ عظام کے لئے بھی عالمگیر سطح پر دنیائے علم و فضل میں مشعلِ راہ اور سند تامہ کا درجہ رکھتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند جنوبی ایشیاء عالم اسلام و یورپی ممالک کے ہم عصر جید و ممتاز علمائے کرام اور مشائخ عظام نے بھی والہانہ محبت سے آپ کے خداداد علم و فضل سے متاثر ہو کر تعریفی اسناد مبارکہ سنہری حروف سے لکھ کر خصوصی طور پر پیش کی تھیں۔ اور یہ حضرات گرامی ہر چہار سلاسل طریقت و دیگر سلاسل میں تحریری خلافتیں و اسناد بھی پیش کر چکے ہیں۔

علاوہ ازیں انہوں نے مقدس کتبِ احادیث صحاح ستہ شریف اور دیگر کتبِ احادیث شریفہ اور دلائل الخیرات شریف کی اسناد بھی پیش کی تھیں۔

اب ان حضراتِ گرامی قدر کا مختصر حوالہ پیش خدمت ہے۔ سب سے پہلے آپ کے عظیم المرتبت شیخ طریقت کا مبارک ذکر خیر شریف کیا جاتا ہے:

(۱) حضرت الحاج مولانا مفتی محمد مظہر اللہ صاحب فاروقی نقشبندی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دہلی شریف بھارت۔ (شاہی امام و خطیب مسجد جامع فتح پوری دہلی شریف) المتوفی بروز پیر ۲۸ر نومبر ۱۹۶۶ء بمقام دہلی شریف حضرت مفتی صاحب الموصوف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۹۶۴ء کو پاکستان لاہور شاہدرہ آمد کے موقع پر اعلیٰ حضرت علامہ صاحب فاضلِ شاہ جہانپوری نے خصوصی طور پر ان سے بیعت کی تھی۔

(۲) حضرت الحاج مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری نوری بانس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت ۱۸۹۱ء المتوفی ۱۲ر نومبر ۱۹۸۱ء بمطابق ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز جمعرات، بوقت شب (سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ رضویہ بانس بریلی شریف صوبہ یو۔ پی، بھارت)

حضرت جناب مفتی اعظم اسلامی ہند بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نمائندہ اعلیٰ مولانا

مفتی افضل حسین صاحب بریلوی مدظلہ العالی نائب مفتی مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ بانس بریلی شریف کے ذریعہ خاص طور پر اپنا تعریفی نوازش نامہ معہ ہر چہار سلاسل طریقت و دیگر سلاسل کی تحریری خلافت اور خلعتِ خلافت مقدس کتب احادیث صحاح ستہ شریف و دیگر کتب احادیث شریفہ معہ دلائل الخیرات کی اسناد مبارکہ بھی سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہ جہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بمعہ خصوصی سلام مبارک لاہور میں والہانہ محبت کے ساتھ حضرت جناب مفتی اعظم اسلامی ہند بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے پیش کی تھیں۔

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد ریحان رضا خاں صاحب بانس بریلوی ولادت ۱۹۳۴ء المتوفی بروز ہفتہ ۸ رجون ۱۹۸۵ء نبیرہ زادہ اعلیٰ حضرت فاضل بانس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ (سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ بانس بریلی شریف صوبہ یو۔پی بھارت)۔

حضرت مفتی صاحب الموصوف بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نمائندہ خصوصی جناب عارف صاحب قادری رضوی ضیائی لاہوری ثم مدنی مدظلہ العالی کے ذریعہ موروثی سلاسل طریقت میں سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پُرجوش محبت و عقیدت کے ساتھ لاہور میں تحریری خلافت پیش کی تھی۔

(۴) حضرت الحاج مولانا مفتی تقدس علی خاں صاحب رضوی بانس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مفتی صاحب الموصوف بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگست ۱۹۰۷ء کو علمی خانوادہ رضویہ بانس بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ اگست ۱۹۴۷ء کو آزادی وطن کے دوران پیر جو گوٹھ ضلع سانگھڑ صوبہ سندھ پاکستان میں تشریف لے آئے تھے۔ یہاں پر دارالعوم جامعہ راشدیہ رضویہ میں درس و تدریس اور افتاء کی خدمات ایک عرصہ تک انجام دیتے رہے۔ سرکار نے بروز پیر ۲۲ رفروری ۱۹۸۸ء کو پیر جو گوٹھ ضلع سانگھڑ میں وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت مولانا صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت علامہ صاحب فاضل شاہ جہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کو لاہور میں بصد ادب عقیدت و ارادت مندی اور والہانہ محبت

کے ساتھ ہر چہار سلاسل طریقت میں تحریری طور پر خلافت وخلعتِ خلافت مقدس کتب احادیث صحاح ستہ شریف ودیگر کتب احادیث شریفہ بمعہ دلائل الخیرات شریف تعریفی اسناد مبارکہ بھی پیش کی تھیں۔

(۵) حضرتِ مولانا پیر سید مدنی میاں شاہ صاحب الاشرفی الجیلانی القادری البغدادی ثم کچھوچھوی مدظلہ العالی۔

(سجادہ نشین دربار عالیہ کچھوچھا شریف ضلع فیض آباد صوبہ یو۔ پی، بھارت)

حضرت مولانا پیر صاحب الموصوف کچھوچھوی، مدظلہ العالی نے دورہ پاکستان کے موقع پر سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ شریف پر بتاریخ ۱۵ر ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۷ر جون ۱۹۹۲ء بروز چہار شنبہ تشریف لاکر ملاقات کے شرف مبارک سے خصوصی طور پر مشرف ہوئے اور نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ والہانہ مسرت سے آپ کو ہر چہار سلاسلِ طریقت میں تحریری خلافت وخلعتِ خلافت پیش کی تھی۔

(۶) حضرت مولانا پیر سید جیلانی میاں شاہ صاحب الاشرفی الجیلانی قادری البغدادی ثم کچھوچھوی مدظلہ العالیٰ۔

(سجادہ نشین دربار عالیہ کچھوچھا شریف ضلع فیض آباد صوبہ یو۔ پی، بھارت)

آپ نے پاکستان میں دورہ کے موقع پر ذاتی مسکنِ جیلانی۔ کوٹھی نمبر ۲۱۲ بہ قام ایر مال، لاہور قیام کے دوران اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ ... تاریخ ۲۷ر جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ بمطابق ۵ر فروری ۱۹۸۹ء یک شنبہ مبارک دولت کدہ ہاؤس E-7/1 فاروق کالونی مین بازار، والٹن روڈ لاہور کینٹ نمبر ۱۲ ورکشاپ اسٹاپ تشریف لا کر بصد ادب عقیدت وارادت مندی اور والہانہ محبت کے ساتھ زیارت مبارکہ کے شرفِ مقدس سے خصوصی طور پر مشرف ہوئے اور ہر چہار سلاسل طریقت میں تحریری خلافت وخلعتِ خلافت مقدس کتب احادیث صحاح ستہ شریف بمعہ دلائل الخیرات شریف و

دیگر تعریفی اسناد مبارکہ بھی پیش کی تھیں۔اس کے علاوہ خصوصاً بالخصوص آپ کو''تاج العلماء والفضلاء'' کا معزز اور لائقِ شان خطاب بھی تمام اہلِ سلسلہ طریقت و خاندانِ کچھوچھا شریف کی طرف سے پیش کیا تھا۔

(۷) حضرت مولانا پیر ابو الحسن زید فاروقی صاحب مجددی نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔(سجادہ نشین دربار عالیہ خیریہ نقشبندیہ مجددیہ، دہلی شریف بھارت)

المتوفی بروز جمعرات ۲؍دسمبر ۱۹۹۳ء حضرت مولانا پیر فاروقی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے تھے۔آپ، سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مقدسہ کے شرف مبارک سے خصوصی طور پر لاہور میں، بتاریخ ۴؍ربیع الاول ۱۴۱۳ھ بمطابق ۳؍ستمبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات مشرف ہوئے اور والہانہ مسرت سے پُر جوش محبت کے ساتھ آپ کی خدمت میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں تحریری خلافت پیش کی تھی۔

(۸) حضرت الحاج مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی قادری برکاتی مبارک پوری اعظم گڑھی مدظلہ العالی۔صوبہ یو۔پی، بھارت۔

حضرت مفتی صاحب امجدی الموصوف مدظلہ العالی نے سرکار اعلیٰ حضرت جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خداداد عالمگیر علمی شہرت عامہ اور مجددانہ شان کے پیشِ نظر والہانہ طور پر تراجم احادیث کتب صحاح ستہ شریف و بلامعاوضہ تجدیدی خدماتِ عظیمہ سے متاثر ہو کر بذریعہ ڈاک بتاریخ ۲۰؍جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ/ ۹؍دسمبر ۱۹۹۰ء بروز اتوار اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ ومقدس کتب احادیث صحاح ستہ شریف کی لاہور میں تحریری خلافت اور اسناد مبارکہ بھی پیش کی تھیں۔

اب اہلسنّت و جماعت احناف کی خدمت میں مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی مدظلہ العالی کی ترجمہ شدہ کتاب ''نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری'' مطبوعہ بھارت کے مقدمہ صفحہ نمبر ۸۸؍ کا فوٹوسٹیٹ عکس بطور سند پیش کیا جاتا ہے:

''بخاری کے اُردو تراجم میں ہم نے صرف فاضلِ جلیل مولانا عبدالحکیم خاں صاحب اختر شاہجہان پوری کے ترجمے سے استفادہ کیا ہے' اس سے ہم نے احادیث کے ترجمے میں کافی مدد لی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ شاہجہان پوری نے اتنی عمدگی سے ترجمہ کیا ہے کہ میں خود دنگ رہ گیا۔ جدید اسلوب کے ساتھ ساتھ بہت شگفتگی ومعنویت کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ مولانا نے یہ ترجمہ ۲۴ر شوال ۱۴۰۰ھ/ ۵ر ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعہ بعد نماز عصر لکھنا شروع کیا ہے۔ اور ۲۶ر ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز یکشنبہ نو بجے مکمل کرلیا۔ ترجمے کے ساتھ باب اور احادیث کا پورا متن بھی مع اعراب چھپایا ہے۔ اس سے اس ترجمے کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔''[۱]

(۹) حضرت الحاج پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ پیر محمد مسعود احمد صاحب ایم۔ا گولڈ میڈلسٹ پی، ایچ۔ ڈی۔ ریٹائرڈ پرنسپل صاحب حال مقیم کراچی فاروقی مظہری نقشبندی مجددی دہلوی مدظلہ العالی ابن حضرت الحاج مولانا محمد مظہر اللہ صاحب فاروقی نقشبندی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت جناب پروفیسر صاحب الموصوف مدظلہ العالی نے سرکار اعلیٰ حضر جناب علامہ صاحب فاضل شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کو بصد عقیدت مندی اور والہانہ محبت ساتھ اپنے سلسلہ طریقت میں تحریری طور پر خلافت وخلعتِ خلافت اور دیگر تعریفی ا مبارکہ بھی لاہور میں پیش کی تھیں۔

☆☆☆☆☆

---

[۱] مقدمہ نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری۔ مصنفہ مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی مدظلہ العالی۔ مطبوعہ بھار

حضرت علامہ عبدالحکیم اختؔر شاہجہان پوری

از: علامہ مبارک حسین مصباحی

؎ فروغِ شمع تو باقی رہے گا روزِ محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ دسمبر ۱۹۹۳ء میں یہ اندوہ ناک خبر پڑھ کر دل و ماغ پر ایک غم انگیز سکتہ طاری ہوگیا کہ لاہور (پاکستان) کے جید عالم اور عظیم مصنف و مترجم ضرت علامہ عبدالحکیم اختؔر شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ / جمادی الاول ۱۴۱۴ھ / ۱۴ / نومبر ۱۹۹۳ء روز اتوار طویل علالت کے بعد اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وصالِ پُرملال کی خبر پاتے ہی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ رحوم الجامعۃ الاشرفیہ کی حسن کارکردگی اور دینی و علمی کارگزاریوں سے بے پناہ متاثر تھے۔ ارحِ بخاری فقیہہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ کے خلیفہ مجاز اور حد درجہ معتقد تھے، باہم مراسلت بھی رہتی تھی۔ جامعہ میں مجلسِ تعزیت کا انعقاد ہو۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ اور دیگر علمائے اشرفیہ نے آپ کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار رمایا اور روح پاک کو ایصال کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل مرحوم کو جنت الفردوس میں لی مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

علامہ مرحوم مجددِ اعظم حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا کے شیدائی، ان کے کار و نظریات کے پُرجوش داعی اور سرگرم ترجمان تھے۔ آپ حجۃ الاسلام حضرت مفتی حامد ضا خاں بریلوی کے خلیفہ اور حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ دہلوی کے مرید صادق تھے اسی یعت و نسبت سے مرحوم اپنے نام کے ساتھ ''مظہری'' لکھتے تھے۔ آپ صوفی طبع، درویش

صفت، حق گو اور بے باک مجاہد سنیت تھے، عشقِ رسول، تصلّب فی الدین اور اخلاص فی العمل آپ کے ممتاز اوصاف تھے، دینِ متین کی گونا گوں اور بلند پایہ خدمات کی وجہ سے آپ کی شخصیت لاہور میں مرجع اہلسنّت اور سرچشمۂ فیوض و برکات تھی۔ دین وسنیت کی ترویج و اشاعت کے لئے آپ نے جو گراں قدر کارنامے سرانجام دیئے ہیں ان میں ''مرکزی مجلس رضا'' لاہور کا قیام بھی ایک اہم اور یادگار کارنامہ ہے۔ اس مجلس کی طرف سے آپ نے عصری تقاضوں کے مطابق سینکڑوں دینی و علمی کتب پاک و ہند اور دیگر ممالک میں مفت تقسیم کیں۔ خدمتِ لوح و قلم کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ جو اشاعتِ حق کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ و روشن رہے گا۔

آپ ایک زبردست عالمِ دین، بلند پایہ محقق، زبان وادب کے ماہر اور زود نویس قلم کار تھے، عصری وسماجی تقاضوں پر بھی گہری نگاہ رکھتے تھے۔ تصنیف وترجمہ کی جولاں گاہ میں آپ کا اشہبِ قلم زندگی بھر رواں دواں رہا۔ آپ کے قلمی کارناموں کی دلآویز تفصیل دیکھ کر تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی، آپ کے برق رفتار قلم نے جو گراں قدر نگارشات پیش فرمائی ہیں ان کتبِ جلیلہ کی تعداد ایک سو پانچ تک پہنچتی ہے۔ ان میں فکر انگیز اور تحقیقی تصنیفات بھی ہیں اور معلومات افزا اور ایمان افروز تالیفات بھی، اور اثر انگیز اور عصری اسلوب میں تراجم بھی۔

آپ اُردو، عربی اور فارسی زبان وادب پر بڑی دست رس اور قلمی قوت رکھتے تھے، ترجمہ کرنا مستقل ایک فن ہے اور بلاشبہ آپ اس فن کے ممتاز فنکار تھے۔ عام کتب کے مقابلہ میں احادیث کا ترجمہ کرنا ایک انتہائی مشکل کام ہے کیوں کہ اس میں زبان واسلوب کی معرفت کے ساتھ دینی بصیرت اور منشائے نبوی کی فہم وفراست بھی ضروری ہے۔ یہ وہ نازک ترین میدان ہے جہاں ذرا سی لغزشِ قلم بھی متلاشیانِ حق کو گم گشتگان راہ بنا سکتی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ آپ نے برصغیر کے علمائے اہلسنّت میں سب سے زیادہ کتب احادیث کا ترجمہ فرمایا ہے اور آپ اس پر خار وادی میں بڑی کامیابی کے ساتھ گزرے ہیں یہ تراجم شرعی نقطہ نظر سے مستند ہونے کے ساتھ زبان وبیان کے محاسن وکمالات کے بھی دلکش مرقع

ہیں اور آپ کی یہ مساعی جمیلہ خدمت حدیث کے ساتھ اُردو ادب کا بھی گراں قدر کارنامہ ہے۔ اب ذیل میں ان کتب احادیث کی فہرست ملاحظہ فرمائیے جن کے آپ نے تراجم فرمائے ہیں:

(۱) بخاری شریف (مترجم) جلد اول، دوم، سوم مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۲ء

(۲) مؤطا امام مالک (مترجم) جلد اول دوم مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۳ء

(۳) سُنن ابنِ ماجہ (مترجم) جلد اول، دوم، سوم مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۳ء

(۴) سُنن ابوداؤد مترجم ومحشی جلد اول، دوم، سوم مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۵ء

(۵) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول، دوم، سوم مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۶ء

(۶) طحاوی شریف مترجم جلد اول، دوم، سوم، چہارم

(۷) مؤطا امام محمد مترجم

(۸) مسلم شریف مترجم جلد اول، دوم، سوم

مذکورہ بالا فہرست کی روشنی میں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مرحوم نے احادیثِ نبویہ کے مقدس ذخیرہ کو اُردو میں منتقل کرنے کے لئے کتنی عظیم اور تاریخی خدمات انجام دی ہیں، اس سے اگر ایک طرف فن حدیثِ پر آپ کی گہری بصیرت، عشقِ رسول ﷺ کے جذبہ فراواں اور علم و ادب کی کوہ پیما بلندیوں کا اندازہ ہوتا ہے' وہیں آپ کے بے پناہ اخلاصِ عمل اور جہدِ مسلسل کی حیرت انگیز اور قابلِ تقلید روداد بھی سامنے آتی ہے۔ اور یہ آپ کے تراجم کی دل آویز داستان کا آخری باب نہیں۔ ان کے علاوہ بھی آپ نے بہت سی دینی، علمی اور اہم دستاویز فارسی اور عربی کتب کا اُردو ترجمہ فرمایا ہے۔ ذیل میں ان کی فہرست بھی ملاحظہ فرمائیے:

(۱) جواہر البحار مترجم (جلد اول) مطبوعہ مکتبہ حامدیہ، لاہور ۱۹۷۴ء

(۲) الشفاء مترجم (جلد اول) مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور ۱۹۷۹ء

(۳) درّ المعارف مترجم ومحشی مطبوعہ نوری کتب خانہ، لاہور ۱۹۸۳ء

مندرجہ ذیل کتب کے تراجم جہاں تک میری معلومات ہے' اب تک زیورِ طبع سے

آراستہ نہیں ہو سکے:

(۴) فتوح الغیب ارشادات غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
(۵) الفتح الربانی ارشادات غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
(۶) الشفاء السقام از امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ
(۷) رسالہ تہلیلیہ از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۸) اثبات النبوۃ از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۹) مبداء ومعاد از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) معارف لدنیہ از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) تبیضیں الصحیفہ از: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) کوائف مذہب شیعہ از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) الاصول الاربعہ از: مولانا حسن جان سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) شرح رباعیات از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۵) مکاشفات غیبیہ از: حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد رضا قدس سرہ کی ہمہ گیر اور آفاقی شخصیت پر دنیا بھر میں گزشتہ دو دہائیوں میں جتنا اہم اور عظیم کام ہوا ہے اس کا عشر عشیر بھی اس سے قبل نہیں ہو سکا، اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ رضویات پر کام کی اسپرٹ پاکستانی علماء نے پیدا کی۔ پاکستان علماء نے خود رضویات پر قابلِ قدر اور دستاویزی کارنامہ انجام دیا اور دنیا بھر کے اداروں اور اہم قلم کاروں کو اس طرف متوجہ کیا۔ انہیں مردانِ کار میں ایک اہم قابلِ تبریک شخصیت حضرت علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری کی بھی ہے۔ آپ نے دیگر قلمی خدمات کے ساتھ رضویات پر ہزاروں صفحات لکھے اور ایک عالم کو محوِ حیرت کر دیا۔ رضویات پر آپ کی ایک انتہائی اہم اور ضخیم کتاب ''معارفِ رضا'' ہے جو چار ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ ذیل میں اس دستاویزی تصنیف کے تعارف پر مشتمل مصنف کا ایک مکتوب ملاحظہ فرمائیے۔ مصنف رقم طراز ہیں:

''فقیر کی تصنیف ''معارفِ رضا'' کا اجمالی تعارف یہ ہے کہ یہ ۱۳۹۲ھ کی تصنیف چار جلدوں پر مشتمل ہے، ہر جلد کے ایک ہزار صفحات ہیں، نفس مضمون مجددِ مائۃ حاضرہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

○ —— پہلی جلد میں تخریب کاری کے علم برداروں کی مذموم کارگزاریوں کے چہرے سے نقاب کشائی'

○ —— دوسری جلد میں آپ کی قلمی جہات کی تفصیلات'

○ —— تیسری جلد میں اعلیٰ حضرت کے منصب امامت کی وضاحت،

○ —— چوتھی جلد آپ کے شیخ کامل ہونے کی شہادت پیش کرتی ہے۔

پاکستان کے مختلف اخبار و رسائل میں ''معارفِ رضا'' کا ذکر ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں مخالفینِ اہلسنّت اور معاندینِ اعلیٰ حضرت کی تواضع میں احقر نے مختلف مضامین لکھے جس کا مجموعہ ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے''۔

عبد الحکیم اختر شاہ جہان پوری مظہری مجددی فیڈرل گورنمنٹ اسکول، لاہور چھاؤنی۔''

وصال سے قبل آپ امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' اور دیگر اُردو تراجم کا ایک مفصل تنقیدی جائزہ لکھ رہے تھے مگر آہ! وقتِ اجل آ پہنچا اور برق رفتار قلم ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اب آیئے ذیل میں رضویات پر آپ کی تصانیف کی فہرست ملاحظہ فرمایئے:

(۱) معارفِ رضا۔ (رضوی انسائیکلوپیڈیا)، صفحات چار ہزار

(۲) اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا، لاہور ۱۹۷۱ء
مع اضافہ مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸۶ء

(۳) اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی مطبوعہ ادارہ غوثیہ رضویہ، لاہور ۱۹۸۶ء

(۴) خصائص کنز الایمان مطبوعہ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور، ۱۹۸۸ء
(۵) سیرۃ امام احمد رضا مطبوعہ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور، ۱۹۸۸ء
(۶) چودھویں صدی کا مجدد کون تھا؟
(۷) شانِ احمد رضا
(۸) بلبل باغِ رسول، (اعلیٰ حضرت کا امامِ نعت گویاں ہونا)
(۹) امام احمد رضا کا معتدل مسلک۔ صفحات: ۲۰۰
(۱۰) امام احمد رضا اور مسئلہ بدعت۔ صفحات: ۲۰۰
(۱۱) امام احمد رضا اور شرک فروش ٹولہ۔ صفحات: ۲۵۰
(۱۲) امام احمد رضا کس کے ایجنٹ تھے؟ صفحات: ۲۰۰
(۱۳) امامِ زمانہ۔ (امام احمد رضا کی انفرادیت)
(۱۴) مسلک امام احمد رضا، (فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں)
(۱۵) واصفِ شاہِ ہدیٰ۔ (امام احمد رضا کی نعت گوئی میں انفرادیت)
(۱۶) رسائلِ رضویہ۔ (اوّل۔ دوم)
(۱۷) تسہیل کنز الایمان

آپ سلسلہ مجددیہ میں بیعت تھے اس لئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ ان کی حیات و خدمات کے تعارف اور افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت میں بڑی اہم اور گراں قدر قلمی کاوشیں فرمائی ہیں۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کی نصف درجن کتب کا اُردو ترجمہ بھی فرمایا ہے۔ جن کا ذکر ماقبل میں گزرا اور ان کی روحانی اور عبقری شخصیت پر مندرجہ ذیل سوانحی، معلوماتی اور تحقیقی کتب بھی سپردِ قلم فرمائی ہیں:

(۱) تجلیاتِ امام ربانی مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۷۸ء
(۲) امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظر میں مطبوعہ مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور ۱۹۸۶ء
(۳) مجددی عقائد و نظریات
(۴) مہرِ درخشاں: (تذکرہ حضرت مجدد الف ثانی) ۱۴۰۰ھ، صفحات: ۷۰۰

(۵) صحابہ کرام حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں صفحات: ۱۵۰

اب ذیل میں آپ کی دیگر تصانیف ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔ جو احسان و تصوف، فقہ و حدیث، تفسیرِ قرآن، تاریخ و سیر، عقائد و اسلامیات اور تردید مذاہب باطلہ وغیرہ موضوعات پر لکھی گئی ہیں۔ اگر چہ یہ فہرست نامکمل ہے تاہم اکثر کتابوں کا تذکرہ اس میں آجائے گا:

○ — حقانیت اسلام، ○ — مشعلِ راہ، ○ — کلمۂ حق، ○ — کیا تعظیم رسول شرک ہے؟ ○ — پروانہ شمع رسالت، ○ — دنیائے اسلام کے امام اعظم، ○ — کنز العرفان، (یہ کتب مطبوعہ ہیں)۔

○ — فاروقِ اعظم ۵۰۰ر صفحات، ○ — عظیم الشان (تذکرہ شاہ ولی اللہ دہلوی) ۵۰۰ر صفحات، ○ — ثانی اثنین ابوبکر ۶۰۰ر صفحات، ○ — کھلا خط (اکابر دیوبند کی تکفیر کا عام فہم تجزیہ) ۶۰۰ر صفحات، ○ — مظہر البیان (قرآنی معلومات کا تحقیقی کشکول) ۹۰۰ر صفحات، ○ — مظہر شریعت (فقہ حنفی کے مطابق مسائل کا جدید ترین مجموعہ) ۸۰۰ر صفحات، ○ — دوسرا زلزلہ (دیوبندی عقائد ان کے اپنے آئینے میں) ۳۰۰ر صفحات، ○ — دلی سے بالاکوٹ تک (سید احمد اینڈ کمپنی کی تحریک جہاد کے مقاصد) ۵۰۰ر صفحات، ○ — تجلیات مظہر اللہ (تذکرہ حضرت مفتی اعظم دہلی) ۳۰۰ر صفحات، ○ — تقویۃ الایمان کا تحقیقی جائزہ ۴۰۰ر صفحات، ○ — مودودیت کا علمی جائزہ ۷۰۰ر صفحات، ○ — صحابہ کرام مودودی کی نظر میں ۳۰۰ر صفحات، ○ — قرآن مجید کے اُردو ترجموں پر ایک طائرانہ نظر ۲۰۰ر صفحات، ○ — مسلمانوں کی اصلی جماعت ۱۵۰ر صفحات، ○ — قرآن مجید کے اُردو ترجموں پر ایک طائرانہ نظر ۲۰۰ر صفحات، ○ — مسلمانوں کی اصلی جماعت ۱۵۰ر صفحات، ○ — قرآنی عقائد و نظریات ۴۰۰ر صفحات، ○ — قرآن مجید کا ضابطہ عبادت ۴۰۰ر صفحات، ○ — قرآن مجید کا ضابطہ اخلاقیات ۳۰۰ر صفحات، ○ — قران مجید کا ضابطہ معلومات ۳۰۰ر صفحات، ○ — قرآن مجید کا ضابطہ تکفیر ۱۵۰ر صفحات، ○ — دو قومی نظریہ کیا

ہے ۲۰۰ر صفحات، ○ — معجزات کا توحید و شرک سے تعلق ۲۵۰ر صفحات، ○ — اسلام میں یہودیت کا پیوند ۷۰۰ر صفحات، ○ — شمع ہدایت ۳۰۰ر صفحات، ○ — خوش فہمیوں کے ہوائی قلعے ۲۰۰ر صفحات، ○ — تقدس کے غبارے خوابوں کے سہارے ۲۰۰ر صفحات، ○ — نظریاتی تضاد کا ایک منظر ۱۵۰ر صفحات، ○ — پھولوں کے ساتھ کانٹے ۳۰۰ر صفحات، ○ — موجودہ عیسائی اور بائبل ۳۰۰ر صفحات، ○ — بیان قدر و اختیار (ذاتی اور عطائی اختیارات پر تحقیقی بحث)، ○ — نظر انور (قرآن و احادیث کی روشنی میں نگاہِ مصطفیٰ) ○ — تجلیات احادیث، ابر بخشش (پانچ بزرگوں کے نعتیہ کلام)، ○ — قادیانی دجال و کذاب، ○ — امام اعظم ابوحنیفہ، ○ — بشریت انبیائے کرام ۲۵۰ر صفحات، ○ — خرمن اسلام میں بولہبی کی چنگاری ۴۰۰ر صفحات۔

مندرجہ بالا تمام تصانیف و تراجم کی روشنی میں آپ کی محققانہ اور مفکرانہ قد آور شخصیت سے دل و دماغ بے پناہ متاثر ہیں۔ آپ کے وصال سے ملت کا جو عظیم نقصان ہوا ہے، نوکِ قلم اس کے اظہار سے قاصر ہے، یہ چند سطریں نہ خراجِ عقیدت کے جذبۂ فراواں کی تکمیل ہیں اور نہ عظیم شخصیت کا تعارف۔ بس دل کی دنیا میں آپ کی جدائی کا جو طوفانِ غم اُمڈ پڑا ہے اسی کے یہ چند قطرے ہیں جو بے اختیار صفحاتِ قرطاس پر ساغر قلم سے چھلک پڑے ہیں، مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آنکھوں کے اشک تو خشک ہو جائیں گے مگر صفحہ قرطاس پر ثبت کئے ہوئے یہ چند قطرے ہمیشہ تر و تازہ اور یادگار رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

(ماہ نامہ اشرفیہ، فروری ۱۹۹۴ء)

مبارک حسین مصباحی، مولانا: شہر خموشاں کے چراغ، مطبوعہ مبارک پور ۲۰۰۹ء

باب نمبر۲

ہدیۂ تبریک

(۱) علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی

(مدرس و مفتی دار العلوم فیض الرسول، براؤن شریف)

''خصائص کنز الایمان کے آخر میں آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف و تراجم اور زیر ترتیب کتابوں کی فہرست دیکھ کر بے انتہا مسرت اور بے پایاں فرحت ہوئی اور یہ دل نے فیصلہ کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ آپ کے اوقات میں اتنی زیادہ برکت عطا فرمائی کہ بخاری و مسلم وغیرہ احادیث کریمہ کی ضخیم کتابوں کے تراجم کے ساتھ اتنی زیادہ کتابیں بھی تصنیف ہوگئیں ـــــ خدائے عزوجل آپ کے سارے تراجم وتصانیف کو قیامت تک باقی رکھے اور ان کے فیوض و برکات سے ساری دنیا کو مستفیض فرماتا رہے۔ آمین''[۱]

(۲) مولانا عبد النعیم عزیزی

(سابق مدیر ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف)

''علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری داتا کی نگری (لاہور) میں رہتے ہیں، موصوف ۱۹۶۲ء سے مذہب اہل سنت کی حمایت اور رضویت کے دفاع میں لکھتے آرہے ہیں۔ ۱۹۶۵ء سے پہلے ان کے مضامین بریلی شریف کے ماہنامہ ''نوری کرن'' میں خاص طور پر چھپا کرتے تھے۔ موصوف علم و قلم کی دنیا میں مدتوں سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اپنے قلمی کارناموں کے باعث اپنوں اور بیگانوں میں یکساں متعارف ہیں۔ ان کی جملہ مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف و تراجم کو دیکھا جائے تو شاید اس دور میں کوئی دوسرا عالم اور مدمقابل نہ ملے۔ کتب احادیث کے اردو ترجموں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ موجودہ تمام علماء سے بازی لے گئے ہیں اور یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ ان کے ترجمے دیگر تمام تراجم

۱؎ مکتوب محررہ ۱۱ صفر المظفر [illegible]

پر اسی طرح حاوی ہیں جیسے قرآن مجید کے تمام اردو ترجموں پر کنز الایمان حاوی ہے۔ علامہ اختر شاہجہانپوری صاحب نے جہاں احادیث مطہرہ کا ترجمہ کرنے کے باعث بڑا نام پایا ہے وہاں یہ حق کا احقاق اور باطل کا ابطال کرنے کا بھی منفرد انداز رکھتے ہیں اور ر دانو کھے طرز پر کرتے ہیں۔ان کی گرفت بڑی مضبوط ہوتی ہے۔ مخالف ۔۔۔ ار کا راستہ بند کر دیتے ہیں۔[1]

(۳) ابو سعید رانا محمد ارشد قادری رضوی

(پرنسپل، جامعہ محمدیہ، راوی روڈ لاہور)

''الحمد للہ ہر دور میں ملت اسلامیہ کی فکری تربیت اور رہنمائی کرنے والے حضرات ہوتے آئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ ایسے ہی حضرات میں سے ایک گوشہ نشین عاشق رسول جناب علامہ عبد الحکیم خاں اختر مدظلہ العالی بھی ہیں جو مدتوں سے مسلمانوں کی فکری رہنمائی کرتے آرہے ہیں اور اس مقصد کے تحت کتنی ہی کتابیں لکھ کر صراط مستقیم کا پتہ بتایا اور دلوں کو محبت رسول ﷺ کے جذبے سے جگمگانے کا سلیقہ سکھایا ہے۔ خصوصاً سنی کتب احادیث کے ایمان افروز ترجمے کر کے تو انہوں نے سنی مسلمانوں پر بڑا اکرم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور صحت وتندرسی عطا کر کے حدیث کی مزید کتنی اور کتابوں کے ترجمے کرنے کی سعادت بھی مرحمت فرمائے، آمین۔''[2]

(۴) محمد افضل شاہد

''اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ صاحب کو فہم وفراست، حکمت ودانائی اور لکھنے کا وہ عظیم ملکہ عطا فرمایا ہے جو یقیناً قابلِ رشک ہے۔ موصوف کا وجودِ مسعود مسلمانانِ اہل سنت و جماعت کے لیے متاعِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ تا دیر ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

---

[1] مکتوب محررہ ۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/ ۲۴ جنوری ۱۹۹۳ء بنام علامہ اختر شاہجہانپوری

[2] مکتوب محررہ ۱۲ر جولائی ۱۹۹۳ء بنام علامہ اختر شاہجہانپوری

آمین یاالٰہ العالمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ۔[1]

(۵) محمد اکرم بٹر

(پرنسپل، کاظمی میموریل کالج، والٹن، لاہور کینٹ)

''محترم شاہجہانپوری صاحب نے محبت رسول ﷺ اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے تحت شانِ رسالت کا دفاع کرتے ہوئے ایک جانب کلمۂ حق کہنے کا اہتمام کیا ہوا ہے تو دوسری جانب اسلام و مسلمین کے پُراسرار دشمنوں، تقدس کے لبادوں میں چھپے ہوئے رہزنوں کی حقیقی تاریخ بیان کرکے مشعل راہ روشن کی ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے صحاح ستہ کی اور حدیث کی دیگر کئی کتابوں کے اردو ترجمے کنزالایمان کے رنگ میں رنگے ہوئے کیے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حدیث کے باقی تمام تراجم پر اسی طرح غالب ہیں، جیسے کنزالایمان کو دیکھ لیجئے کہ قرآن کریم کے تمام اردو ترجموں پر غالب ہے۔ ان ترجموں کے باعث اہل سنت کے عوام وخواص کی نگاہوں میں ان کی بڑی قدرومنزلت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ کام کرنے کی اور بھی سعادت مرحمت فرمائے، آمین۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام تصانیف کو گمراہوں کے لیے نشانِ منزل بنائے، ان کے زورِ قلم کو مزید ترقی عنایت فرمائے اور مدتوں اہل سنت پر ان کا سایہ برقرار رکھے۔ آمین''![1]

(۶) مفتی محمد شریف الحق امجدی

(صدر شعبۂ دارالافتاء و شیخ الجامعہ دارالعلوم اشرفیہ، مبارکپور)

''ترجمان حدیث علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری زید مجدہٗ کے نام سے پہلی بار اس وقت آشنا ہوا جب میں اپنے عصائے پیری مولانا عبدالحق سلمہٗ کے ساتھ لکھنؤ امین آباد خورشید بک ڈپو پر بخاری شریف کی اردو شرحیں اور ترجمے تلاش کرنے گیا۔ بک ڈپو مذکور کے مالک نے مولانا موصوف کے ترجمۂ بخاری کی پہلی جلد یہ کہہ کر دی کہ یہ آپ کے ہم مسلک

---

۱ مکتوب محررہ ۱۷ر جولائی ۱۹۹۳ء بنام علامہ اختر شاہجہانپوری

عالم کا ترجمہ ہے۔ چونکہ یہ ایک غیر متوقع نعمت تھی اس لیے دل باغ باغ ہوگیا اور پھر جب اس ترجمے کو دیکھا تو میری مسرت کی انتہا نہ رہی۔ اس ترجمے کے بارے میں اپنے تاثرات مقدمہ ''نزہتہ القاری'' میں میں نے لکھ دیئے ہیں۔

پھر ایک مدت دراز تک علامہ مذکور سے تعارف اسی حد تک رہا کہ یکا یک دو سال قبل علامہ موصوف کا گرامی نامہ تشریف لایا اور جب سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ سال گزشتہ علامہ موصوف نے کتابوں کا ایک بنڈل بریلی شریف کے ایک صاحب کے بدست روانہ فرمایا جو مجھے بہت بعد میں ملا۔ مولانا کی ذہانت، فطانت، مناظرانہ صلاحیت اور کثیر معلومات پر متحیر ہو کر رہ گیا ——''[۱]

(۷) علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

(شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''مولانا علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کلمۂ حق کہنے اور پوری قوت سے بلند کرنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائی ہے۔

علامہ اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ کی خوش بختی ہے کہ انہوں نے بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مشکوٰۃ شریف اور مؤطا امام مالک کا ترجمہ کیا اور مزید فیروز بختی یہ ہے کہ یہ تمام تراجم پاک و ہند میں چھپ چکے ہیں اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب کے مصنف ہیں۔ مولائے کریم جل مجدہٗ انہیں تندرستی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ ان کی قابل قدر قلمی اور علمی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور دین متین کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!''[۲]

---

[۱] مکتوب محررہ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ / یکم اگست ۱۹۹۲ء بنام علامہ اختر شاہجہانپوری

[۲] تقریظ [illegible]

(۸) مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

(ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''مولانا شاہجہانپوری مدظلہ، نے تحقیق و ترجمہ کے میدان میں شاندار خدمات سرانجام دی ہیں جن کی بناء پر تمام اہل سنت ان کے ممنون ہیں —— میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلے سے مولانا محمد عبد الحکیم خان صاحب کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے تاکہ وہ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی پاسبانی میں مزید قلمی کارنامے انجام دے سکیں۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم۔''[1]

(۹) مولانا محمد منشاء تابش قصوری

(صدر سنی علماء کونسل، مریدکے)

''علامہ اختر شاہجہانپوری مدظلہ، اپنے وقت کے نامور عالم، مترجم، محقق اور صحیح العقیدہ صوفی انسان ہیں جن کی زندگی اسلام و سنت کے لیے وقف ہے۔ موصوف صحیح بخاری، مؤطا امام مالک اور معتدد اہم کتب کے مترجم کی حیثیت سے پاک و ہند میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔

عقائد و معمولات صحیحہ پر مشتمل آپ کی متعدد تصانیف زیور طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔''[2]

(۱۰) ابو الامام صوفی نواب الدین گولڑوی

''اختر شاہجہانپوری صاحب کے تبحر علمی اور دینی خدمات کے بارے میں کیا عرض کروں جبکہ ان کا وجود پاک و ہند کے اہل سنت و جماعت پر قدرت کا احسان محسوس

۱۔ تقریظ ''کلمہ حق''

۲۔ تقریظ ''کلمہ حق''

ہوتا ہے۔ موصوف نے بے زر اور بے پر ہو کر قلمی میدان میں قابل ذکر اور نمایاں کام کر دکھایا ہے اور انہوں نے احادیث مطہرہ کی جو پانچ کتابوں کا ترجمہ کیا وہ ایک جانب قیامت تک ان کی یادگار رہے گی اور دوسری جانب موجودہ علمائے اہل سنت کے چہروں پر تساہل کی جو کالک لگی ہوئی تھی وہ انہوں نے ہی صاف کی ہے جس کا موجودہ سنی علماء چاہے احسان مانیں یا نہ مانیں۔

محترم علامہ عبدالحکیم خاں ۱۹۶۲ء سے قلمی میدان میں آئے تھے۔ موصوف کی تصانیف و تراجم کی تعداد ۲۵ تک پہنچ گئی ہے ـــــ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا اپنا فرض پہچاننے اور اسے ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!"

(مکتوب محررہ ۲۹ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ/۲۰ جولائی ۱۹۹۳ء بنام علامہ اختر شاہجہانپوری)

ماہنامہ انیس اہل سنت فیصل آباد

(شمارہ مارچ ۱۹۸۸ء)

"جہاں تک حضرت علامہ عبدالحکیم صاحب اختر شاہجہانپوری مدظلہ کی ذات کا تعلق ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔ علمی حلقوں میں قابل احترام شخصیت ہیں۔ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں (اکثر اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر لکھتے ہیں) اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتابچہ "خصائص کنز الایمان" بھی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے ترجمہ کنز الایمان شریف کی خوبیاں اور اس کی خصوصیات جو اسے دیگر تراجم سے ممتاز کرتی ہیں بڑے خوبصورت انداز سے بیان کی گئی ہیں ـــــ

مگر یہ ادارہ جو مجلس امام اعظم کے نام سے معروف ہے، ہمیں اکثر اپنی مطبوعات بغرض تبصرہ روانہ کرتا رہتا ہے۔ اس کے تقاضے ایسے منفرد ہوتے ہیں جن کا پورا کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔ اس لیے ہم عموماً اس سے کنی کتراجاتے ہیں۔

ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور

(شمارہ ماہ نومبر ۱۹۹۱ء)

حضرت مولانا علامہ عبدالحکیم شاہجہانپوری مدظلہٗ العالی سُنی اہلِ قلم میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ صحاح ستہ کے اردو تراجم کی وجہ سے علمی دنیا میں معروف ہیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر بڑی بلند پایہ کتب لکھیں جو اہل علم وفضل نے پسند کیں۔ وہ اپنی قلمی کاوشوں خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے احوال ومقامات پر تحریروں کی وجہ سے خیابان رضا کے لہلہاتے ہوئے پھول ہیں۔ ان دنوں مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور کے صدر ہیں۔

☆☆☆☆☆

باب نمبر ۳

سانحۂ ارتحال و اظہارِ تعزیت

رئیس التحریر حضرت علامہ اختر شاہجہان پوری

از: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

رئیس التحریر حضرت علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری مظہری مجددی اپنی نگارشات کی روشنی میں جانے پہچانے دانشور تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی دینی موضوعات کی تحقیق و تشریح میں گزاری۔ ان کے قلم نے خصوصی طور پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات کی ترجمانی کو اپنایا اور بعض مقامات پر اربابِ علم و فضل سے داد و تحسین پائی۔

مرکزی مجلس رضا، لاہور کے اشاعتی میدان میں بانی مجلس جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے رفیق قلم رہے۔ مرکزی مجلس رضا کی علمی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا اور بعض علمی مقالات سے مجلس کی اشاعتی عمارت کو مزین فرمایا۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری ان کی بڑی قدر کرتے تھے اور فاضل بریلوی کی علمی ترجمانی پر ان کی تعریف کرتے۔ مرکزی مجلس رضا کے علمی سفر میں ساری زندگی شریکِ سفر رہے اور خیابانِ رضا میں مثلِ گلِ چیدہ مہکتے رہے۔

حضرت علامہ شاہجہان پوری کا جہاں لاہور کے دوسرے سُنی اشاعتی اداروں سے رابطہ تھا۔ وہاں انہوں نے مکتبہ نبویہ کی اشاعتی سرگرمیوں کو بھی پسند فرمایا اور آگے بڑھ کر کئی علمی کتابوں کے تراجم لکھے، جنہیں مکتبہ نبویہ نے چھپوایا۔ آپ نے قاضی عیاض اندلسی کی معرکتہ آلاراء کتاب ''الشفاء'' کی ایک جلد کا اُردو ترجمہ کیا اور اس پر گراں قدر حواشی

لکھے، جسے مکتبہ نبویہ نے زیور طبع سے آراستہ کیا۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی پر ایک مستقل اور جامع کتاب ''تجلیاتِ امام ربانی''، لکھی جسے مکتبہ نبویہ نے چھپوایا اور دنیائے نقشبند میں بڑی تیزی سے پھیلی۔ مرکزی مجلس رضا کی طرف انھوں نے ہمیشہ مکتبہ نبویہ کو اپنے علمی اور اعتقادی مشوروں سے نوازا، اور جو کتاب آئی اس پر دادو تحسین پیش کرنے خود مکتبہ میں پہنچے۔ مکتبہ نبویہ اپنے محدود مالی وسائل کی وجہ سے اس دریائے ذوق وشوق کی موجوں کو سمیٹنے میں قاصر رہا۔ ورنہ ان کی فیاضی اور محبت کا یہ عالم رہا کہ انھوں نے جو کتاب بھی لکھی سب سے پہلے مکتبۂ نبویہ کو پیش کی۔

○

وہ ایک عالم دین تھے مگر قوت لایموت کے لئے اپنی رہائش کے قریب ہی ایک سرکاری سکول میں ملازمت کرتے رہے۔ ان کی خودداری کا یہ عالم کہ نہ کسی سے کچھ طلب کیا، نہ دنیاوی ضرورت کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ غربت اور تنگ دستی کے باوجود وہ تن تنہا شیدائے علم و فضل سفر کرتے رہے، مگر کسی کی سامنے نہ دستِ سوال دراز کیا، اور نہ کسی کو مالی فریب دیکر اپنی خوشحالی کو حاصل کیا، —— انھوں نے دیکھا کہ مارکیٹ میں احادیث کے جتنے اُردو تراجم ہیں وہ غیر سُنی علماء کی قلم سے نکلے ہیں۔ جن میں آداب واحترام کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔ پھر بعض مقامات پر ترجموں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا۔ اس صورت حال پر وہ بڑا کڑھتے۔ صحاح ستہ کا ترجمہ معمولی بات نہیں تھی۔ آخر کار ایک سُنی ناشر نے ان کے ترجمے چھپوانے کا وعدہ کیا تو انھوں نے سالہا سال اس کام میں وقف کردیئے۔ الحمدللہ آج صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف کے علاوہ صحاح کے اُردو تراجم مکمل کئے، اور آج علمی دنیا میں یہ تراجم بڑی مقبولیت کے ساتھ پھیل رہے ہیں۔ ان کا یہ کارنامہ نہ صرف دنیائے سنیت کے لئے قابلِ فخر ہے بلکہ ان کی مغفرت کا سامان بنے گا۔

○

علامہ شاہجہان پوری بڑے صاحبِ نسبت بزرگ تھے اور طبعاً بڑے حساس

تھے۔ انہیں اپنی نسبتیں بڑی عزیز تھیں۔ وہ شاہجہان پور (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ اور انہوں نے اس وطنی نسبت کو اپنے نام کا حصہ بنالیا۔ وہ خانوادہ بریلی کے علمی حلقے کے نامور شاگرد تھے۔ اسی لئے انہوں نے حضرت علامہ اختر رضا خاں بریلوی کی نسبت سے اپنا تخلص اختر رکھا تھا، —— وہ روحانی نسبت سے مجددی تھے اور خانوادہ مجددیہ مظہریہ (حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی مجددی علیہ الرحمہ) کے ساتھ ان کی نسبت مرتے دم تک قائم رہی، —— انہیں ان نسبتوں پر نہ صرف فخر تھا۔ بلکہ ان پاکیزہ نسبتوں کو اپنی زندگی کا اثاثہ خیال کرتے تھے۔ پھر اپنی نسبتوں کی روشنی میں انہوں نے اپنی نگارشات کو مزین رکھا اور کافی حد تک حق ادا کیا۔

○

وہ غریب الدیار تھے، مسکین الطبع تھے، ضعیف الجثہ تھے اور غربت و مسکنت کے باوجود مستغنی المزاج تھے۔ لیکن اپنے علم و فضل کی وجہ سے بڑی قدآور شخصیت کے مالک تھے، وہ اپنی اس علمی دولت کی تحریروں سے ہزاروں تہی دامنوں کو مالا مال کرتے رہے اور جبہ و دستار سے محرومی کے باوجود آج ان کی تحریریں پاک و ہند میں نہیں بلکہ اسلامی ممالک سے نکل کر یورپ کے شہروں میں پہنچ چکی ہیں، اور مطالعہ کرنے والے انہیں جو مقام دیتے ہیں وہ شائد بلند بانگ واعظوں اور بڑی بڑی مسجدوں کے خطیبوں کو نصیب نہ ہوا ہو۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ رئیس التحریر عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری مجددی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے علمی کارناموں کو ان کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

بجاہ نبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

مکتوب محررہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۳ء بنام ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

علم وعمل کے عظیم پیکر

از: علامہ محمد صدیق ہزاروی

حضرت مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے دیکھا ہو یا نہ، —— ان سے ملاقات کی ہو یا نہ، —— ان کا کلام سنا ہو یا نہ، —— لیکن ان کے نام سے ہر وہ شخص واقف ہے جو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محب، امام احمد رضا بریلوی کا مداح، مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا غلام اور حق کا ساتھی ہے۔

جسم نحیف ونزار لیکن جذبہ قوی، —— تشہیر سے بے نیاز لیکن شہرت کے مستحق، —— روپے پیسے سے دور لیکن ایمان وعمل کی دولت سے معمور، —— اختر شاہجہان پوری اس عظیم شخصیت کا نام ہے جس کی حیاتِ مستعار کا ایک ایک لمحہ اور فانی زندگی کی ایک ایک گھڑی ملک وملت کی فلاح، غم خواری اور خدمت میں صرف ہوئی۔

ان کی زندگی قابلِ فخر بھی ہے اور مشعلِ راہ بھی، —— ضرورت اس امر کی ہے کہ علمی وتحقیقی دنیا کو آباد کرنے کے لئے اہلسنّت وجماعت کا ہر فرد، اختر شاہجہان پوری کی صورت میں ڈھل جائے۔ یہی ان کی خدمات کا اعتراف ہے، —— یہی ان کو ایصال ثواب، اور یہی ان کی روحانی مسرت کا سامان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علامہ اختر شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نعم البدل عطا فرمائے اور انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔[1]

---

[1] مکتوب محررہ ۲۹ رنومبر ۱۹۹۳ء بنام ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

حضرتِ اختر کا سانحۂ ارتحال

از: علامہ محمد رضاء الدین صدیقی

ہمارے یہاں ایک ترکیب مروّج ہے اور بڑی کثرت سے استعمال ہوتی ہے، وہ ہے: قحط الرجال، —— ہر بڑے فرد کے دنیا سے رحلت کر جانے پر اس ترکیب کا اعادہ اب شائد گفتگو کا ایک لازمی جزو بن کر رہ گیا ہے۔ ممکن ہے کہ "قحط الرجال" کا یہ استعمال محض رسم اور تکلف محسوس ہو لیکن حقیقت بہر حال یہی ہے کہ اسلامی تحقیق اور علمی بصیرت کے حوالے سے یہ بات ہے بالکل درست، —— حضرت علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کا سانحہ ارتحال بھی اس پس منظر میں تشنگی کے احساس کو زیادہ گہرا کرتا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔

جن موضوعات پر انہیں خصوصی درک حاصل تھا، —— اور جن مباحث کو وہ پوری مہارت اور سبک دستی کے ساتھ چھیڑ سکتے تھے، اب ان کے بعد اور کتنے رہ گئے ہیں کہ اس مقام و مرتبہ پر فائز ہوں گے!

ہماری ملت ان دنوں کچھ بڑے خطرناک قسم کے فتنوں میں گھری ہوئی ہے۔ ایک بڑا خوفناک مشن "تحریفِ کتب" ہے۔ اکثر یہ بات مطالعہ میں آئی ہے کہ یار لوگ اسلاف کی کتابوں کا ترجمہ کرتے ہیں مگر ان کے اپنے "خود ساختہ اور مزعومہ" مسلک کے خلاف کوئی عبارت نظر آئی تو اسے "طبع جدید" میں حذف تک کرنے سے گریز نہ کیا گیا، —— ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ احادیث کی متبرک اور تقدس مآب کتابیں بھی اس

''تحریف کاری'' کی زد میں آنے سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ ایسے میں علامہ مرحوم کا احادیث مبارکہ پر کام بڑی اہمیت اختیار کر جاتا ہے —— ترجمہ احادیث کے اس کام کے دوران مذکورہ بالا شرارتیں بڑی کثرت سے ان کے مطالعہ سے گزریں۔ راقم الحروف کو ایک نشست میں انہوں نے خود مطلع فرمایا تھا کہ وہ اس قسم کی تمام جسارتوں کی نشاندہی ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں کر رہے ہیں۔ اللہ جانے کہ وہ یہ کتاب مرتب فرما سکے یا نہیں، —— اگر اس کا مسودہ میسر ہو تو اس کی اشاعت بڑی ضروری ہے، —— تاریخ کے میدان میں ''سواد اعظم'' کے ساتھ جو حشر روا رکھا گیا، اور آج بھی اسے روا رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے، نا قابلِ بیان ہے، —— لیکن بفضلہٖ تعالیٰ یہ دھنداب بڑی حد تک چھٹ چکی ہے اور پردہ ساز و خانہ ساز قسم کے مؤرخین اور ان کے پیروکاروں سے حقائق چھپائے نہیں چھپ رہے، اور تاویلات بنائے نہیں بن رہیں، —— اس معرکہ میں بھی حضرت اختر شاہ جہان پوری نمایاں ہیں بلکہ کئی ایک حوالوں سے منفرد ہیں۔

○

خاکسار کو ان سے پہلا نیاز اس وقت حاصل ہوا جب میں نویں کا طالب علم تھا۔ میں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مشہورِ زمانہ سلام کے چند اشعار منتخب کئے، اور ان پر ایک بچگانہ سی تضمین کہہ دی، —— استاذی المکرّم حضرت عبد الحق ظفر چشتی صاحب نے مجھے حضرت العلام کی خدمتِ اقدس میں بھیج دیا۔ آپ نے کمال شفقت سے میری بے ربط اور محض تک بندی پر مبنی ''کلام'' کو ملاحظہ فرمایا۔ حوصلہ افزائی بھی فرمائی اور اصلاح بھی، اور بہت سے امور کی جانب رہنمائی بھی کی۔

غزالی کے وہ زیادہ حق میں نہیں تھے۔ لیکن کیا کیجئے کہ ''صراحت'' کا پل صراط انہی جیسے باکمال لوگوں کا شیوہ ہے۔ ہم جیسے مبتدی اور بے بہرہ لوگ اگر رمز اور کنایہ کا راستہ اختیار نہ کریں تو ادب کے تقاضے کیسے پورے کریں۔

اس کے بعد بھی نیاز حاصل ہوتا رہا، ہر بار بڑی شفقت سے پیش آئے۔ بڑی کھل

کر گفتگو کی۔ کم ظرفی مانع نہ ہوتی تو میں ان سے بہت کچھ حاصل کرتا۔

ذکر حبیب ﷺ کی چند ایک محافل میں ان کی معیّت میں حاضری بھی ہوئی۔ ہر بار ان کے حکم پر ڈرتے ڈرتے اور جھجکتے جھجکتے کچھ عرض بھی کرنا پڑا۔ اُنہوں نے جس انداز اور جس فراخ دلی سے تحسین فرمائی وہ کم از کم میرے جیسے فرد کے لئے بہت بڑا اثاثہ ہے۔

حضرت علامہ کے ورثاء کو اس امر کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں ان کی تحقیق کے جواہر پارے ضائع نہ ہو جائیں۔ ان کی تدوین اور ان کی اشاعت کا اہتمام ضرور ہونا چاہئے۔[1]

---

[1] مشمولہ ''اختر صبح'' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

بیسویں صدی کے چیلنجز اور اختر شاہجہان پوری

از: مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی

بیسویں صدی کا ایک حصہ جس میں کوشش ہو رہی ہے کہ علومِ قرآنیہ اور علومِ حدیث کو تراجم اور توضیحات کے ساتھ اس طرح پیش کیا جائے کہ عام پڑھا لکھا سمجھ کر فائدہ حاصل کر پائے۔ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ نے اسے چیلنج سمجھ کر قبول کیا اور شب و روز اپنی صحت کی پرواہ کئے بغیر وہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں کہ اہلِ علم کو عموماً اور اہلسنّت کو خصوصاً ان کی کاوشِ علمی کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہا۔ توکل اور درویشی کی وہ مثال چھوڑی کہ تنگ دستی قبول کر لی مگر اتنی بے بہا خدمات کا صلہ تک طلب نہ کیا۔

تحریکِ پاکستان کے مخالف کانگریسی علماء کے سینوں میں زہر بجھے تیر بن بن کر اُترتے رہے، —— احقاقِ حق کے لئے متعدد کتب تحریر فرمائیں، —— دین کے دشمنوں کو للکارا، —— کھرے کھوٹے کی تمیز دلائی، —— صحاح ستہ کی اکثر کتب کے تراجم فرمائے۔ باوجود بے شمار صفات اور خوبیوں سے متصف ہونے کے زندگی نہایت سادگی سے بسر کی اور عشق و سنّت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا وطیرہ بنایا۔ ایسے وقت میں جبکہ اہلسنت کو ان کی ابھی ضرورت تھی کہ باغِ نعیم کو سدھار دیئے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں رحمتیں ان کی قبر پر نچھاور فرمائے اور عزیز و اقارب کو اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!!

۱۔ مکتوب محررہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۳ء بنام ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

(۱) سید بادشاہ تبسم بخاری

(ہستال، اٹک شہر)

''حضرت علامہ اختر صاحب کے وصال کی خبر بجلی بن کر دل و دماغ پر گری ہے۔ مسلک کے لیے درد رکھنے والی ایسی ہستیاں خال خال پیدا ہوتی ہیں۔ میرے پاس کوئی الفاظ نہیں جو ان کی نذر کروں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ لواحقین اور دیگر احباب کو صبر جمیل عطا کرے —— ان کے ادھورے مسودے لاتعداد پڑے ہیں۔ بس ان کے لیے کچھ کریں۔''[۱]

(۲) ماسٹر بشیر احمد کھوکھر، کھڈیاں

''اختر صاحب میرے بچپن کے ساتھی تھے۔ سکول کی زندگی اکٹھے گزاری اور ملازمت بھی ایک ہی جگہ کی۔ وہ شروع ہی سے سادہ طبیعت اور منکسر المزاج تھے۔ ان کا رجحان بچپن ہی سے دین کی طرف تھا۔ انہوں نے دنیا سے کبھی دل نہ لگایا اور دین کی خدمت میں کوشاں رہے۔ انہوں نے دین کی جس تندہی سے خدمت کی اس گئے گزرے دور میں یہ ایک کارنامہ ہے ——

خدا ان کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے''۔

(۳) قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی

(چیئرمین اسلامک ورلڈ مشن کراچی)

''حضرت مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ کی عظیم دینی خدمات

---

۱ مکتوب محررہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۳ء، ملک محمد [illegible] مجاہد آباد لاہور

قابل ستائش ہیں۔ اہل سنت پر ان کا بڑا عظیم علمی احسان ہے۔ ان کی تصانیف وتراجم نے علمی میدان میں اہل سنت کی لاج رکھ لی ہے۔

حضرت مولانا علیہ الرحمہ کے علمی کارنامے اہل سنت کو ہمیشہ یاد رہیں گے۔ حضرت کے خصوصاً احادیث مبارکہ کے تراجم ہم سب کے لیے قابل فخر ہیں۔ فقیر نے تراجم کا جستہ جستہ مطالعہ کیا اور ان سے استفادہ کیا۔ انہوں نے احادیث نبوی ﷺ کو سادہ اور عام فہم زبان میں عامۃ المسلمین تک پہنچانے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مولانا کے انتقال سے بہت بڑا علمی اور روحانی نقصان ہوا ہے۔ ''موت العالم موت العالم 'عالم کی موت عالم کی موت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اہل سنت کے اس نقصان کی تلافی فرمائے۔ آمین''

(محررہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ)

(۴) پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی

(ادارہ تعلیمات مجددیہ، شکرگڑھ)

جناب صاحبزادہ غلام مصطفیٰ خان صاحب!

سلام مسنون! ماہنامہ ''ضیائے حرم'' کے اداریئے میں حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری صاحب کے سانحہ ارتحال کی خبر پڑھی تو یوں لگا جیسے دل کے آشیاں پر بجلی گری ہو۔ اس دنیائے فانی سے ہر انسان کو جانا ہے مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انکے جانے سے ایک خلا سا پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت اختر بھی انہیں لوگوں میں سے تھے۔ ان کی علمی، فکری اور مذہبی خدمات کو کوئی سنی نہیں بھلا سکتا۔ انکے چھوڑے ہوئے نقوش آنے والی نسلوں کو منزل مراد تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ان کی محبت بھری تحریریں ان کی یاد دلاتی رہیں گی۔ ہر سنی ان کے بارے میں کہتا رہے گا۔

گزرے ہیں ترے بعد بھی کچھ لوگ ادھر سے

لیکن تری خوشبو نہ گئی راہگزر سے

عزیز گرامی! انکا جانا ہم سب کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ادارہ تعلیمات مجددیہ کے تمام ارکین آپکے اس غم میں پوری طرح شریک ہیں۔ اللہ کریم آپکو صبر جمیل عطا فرمائے۔ لاایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد ــــــ والسلام

(۵) علامہ قاری کریم الدین سیالوی

(امام وخطیب جامع حنفیہ غوثیہ مین بازار مجاہد آباد)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے'' دنیا میں اپنوں کو بھی دیتا ہوں اور غیروں کو بھی لیکن دین میں اُسے دیتا ہوں جسے میں پسند کرتا ہوں'' ــــــ بلاشبہ علامہ مرحوم اللہ کے پسندیدہ بندے تھے۔ انہوں نے مسلک کے لیے ٹھوس بنیادوں پر کام کیا۔ خصوصی طور پر مسلک بریلوی کے پُرجوش داعی تھے۔ وہ اپنے آپ کو بریلوی کہلانے میں جھجک محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے آپ کو فخر سے بریلوی کہتے تھے۔ مرحوم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے مشن کے پرجوش مبلغ تھے ــــــ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ آمین!'' (تدفین کے موقع پر خطاب)

(۶) محمد افتخار حسین اظہر چشتی

(سجادہ نشین، خانقاہ عالیہ چشتیہ، مدیر اعلیٰ سہ ماہی ''اکرام المشائخ'' ڈیرہ نواب صاحب، بہاولپور)

''علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی اطلاع سے سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کا نہایت قیمتی سرمایہ تھے اور ان کی دینی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔''

(۷) محمد افضل شاہد

(واہ کینٹ)

"۵ا نومبر کی صبح اخبار کی اس خبر نے میرا دل ہلا کر رکھ دیا کہ محسن اہل سنت وسرمایۂ اہل سنت حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! ——بعد ازاں آپ کا خط بھی موصول ہوا۔

اہل سنت کی کوئی بھی شخصیت انتقال کرے تو اس کا افسوس تو ہوتا ہی ہے لیکن یقین جانیے کہ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا افسوس کچھ زیادہ ہی ہوا۔ شاید اس کی وجہ ان کی وہ شفقت ہے جو مجھ ناچیز پر فرمایا کرتے تھے۔ گزشتہ ملاقات میں آپ نے جن جن موضوعات پر قلم اٹھانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا ان کے نامکمل رہ جانے کا بھی بے حد افسوس ہے کیونکہ وہ کام کوئی دوسرا شاید ہی اس طرح کر سکے۔

مجھے حضرت صاحب کی وہ باتیں بار بار یاد آ رہی ہیں جو انہوں نے آپ سے اور مجھ سے کی تھیں۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ ان میں سے جو جو آپ کو یاد ہوں وہ لکھ لیں میں بھی لکھ لوں گا بلکہ آپ سے ان کی ملاقات رہتی تھی۔ اس دوران جو بھی اہم باتیں انہوں نے آپ سے کی ہیں ان کو ضرور لکھ لیں۔ علامہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے ابھی تک شائع نہیں ہوا، اسے بھی محفوظ کرانے کی کوشش کریں۔ اس سے پہلے ہمارے کئی بزرگوں کی غیر مطبوعہ کتب ضائع ہو چکی ہیں۔

ایک اور اہم کام آپ یہ کریں کہ حضرت [illegible] نے اپنی زندگی میں جو خطوط مختلف حضرات کو لکھے ہیں ان میں سے جو مل سکیں ان کو بھی جمع کریں۔[۱] کچھ خطوط انڈیا سے بھی مل جائیں گے۔ آپ کے وصال اور جنازے سے متعلق باقی تفصیلات بھی مجھے لکھیں۔

۱؎ علامہ مرحوم نے آج تک جس [illegible] جتنے بھی خط لکھے ان سب کا ریکارڈ اپنے پاس محفوظ رکھا [illegible]۔ جواب [illegible] کرنے سے [illegible] خط نقل کر لیتے تھے۔ [illegible] وہ تمام خطوط محفوظ ہیں۔ فقط ان کی [illegible] و تدوین [illegible] ہے۔ ان کی تلاش کے [illegible] —طاہر

آپ مصروف تو بہت ہوں گے لیکن اُمید ہے کہ تھوڑا سا وقت میرے لیے ضرور نکالیں گے۔
میں حضرت صاحب کے لیے اکثر نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب علیہ الرحمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور تمام پسماندگان' وابستگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! ـــــ میری طرف سے صاحبزادگان سے تعزیت کا اظہار کر دیں۔''[1]

(۸) مولانا اقبال احمد اختر القادری

گل ہوئی بزمِ رضا کی اک شمع!

''آج صبح فقیر دفتر پہنچا ہی تھا کہ عزیزم حاجی عبداللطیف قادری صاحب مدظلہٗ کا حسبِ عادت فون آیا اور انہوں نے سب سے قبل یہ جانکاہ خبر سنائی کہ حضرت علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری (رحمۃ اللہ علیہ) گزشتہ روز انتقال فرما گئے ـــــ انا للہ و انا الیہ راجعون!

یہ خبر سن کر یقین سا نہ ہوا، دل بے قرار سا ہو گیا کہ گزشتہ روز ہی تو حضرت قبلہ کا مکتوب گرامی فقیر کے نام تشریف لایا تھا جس میں انہوں نے فقیر کے رسالے ''بول کہ لب آزاد ہیں تیرے'' سے متعلق حوصلہ افزائی فرمائی تھی ـــــ اس بے قراری میں حضرت قبلہ استاذ صاحب ماہر رضویات مدظلہٗ العالی کو فون کیا اور تصدیق چاہی تو تصدیق فرمائی ـــــ
آہ! ـــــ پھر کیا تھا دل اس بے قراری ہی میں رنج والم میں ڈوب گیا۔ گزشتہ روز موصول ہونے والا مکتوب گرامی نکالا اور کئی مرتبہ پڑھا ـــــ بے ساختہ آنسو بہہ نکلے

کچھ نقش تیری یاد کے باقی ہیں ابھی تک
دل بے سروساماں سہی ویراں نہیں ہے

فقیر کی حضرت علامہ اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ سے زندگی میں صرف دو مرتبہ ہی ملاقات ہو سکی۔ گزشتہ برس لاہور کی ایک محفل میلاد میں تشریف فرما تھے۔ اللہ اللہ اتنا بڑا عالم و محقق اس سادگی سے تشریف فرما تھا کہ دیکھنے والا بعد از تعارف حیرت زدہ ہو جاتا تھا ـــــ

---

[1] مکتوب محررہ ۲۰ نومبر ۱۹۹۳ء بنام ملک محمد سعید مسعودی نگران ادارہ مظہر اسلام لاہور

ان کی اثر پذیری، سادگی، انکساری، فکر ونظر اور آراء واعمال ایک یادگار حیثیت رکھتے ہیں۔

انہوں نے حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی نابغہ روزگار ہستی کو گلہائے عقیدت اور ان کے علمی ادبی، ملی، دینی، سماجی، سیاسی اور فکری خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے اور ان کی سچی خدمات پر پڑے غفلت کے پردوں کو چاک کرنے میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ ناقابل فراموش ہیں —— وحضرت امام احمد رضا کے عاشق تھے اور اسی عشق کی بدولت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امیدوار بنے۔ انہوں نے ساری زندگی اعلیٰ حضرت کے مسلک عشق کا پرچار کیا اور اسی عشق میں جان دے دی

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

دنیائے رضویت کی اک شمع گل ہوگئی، محفل ویران ویران سی ہوگئی۔[1]

دیگر کتب وتصانیف کی طرح آپ کی مترجم کتب احادیث مبارکہ بھی دنیائے علم و ادب کا ایک شاہکار ہیں۔ اس حوالے سے اردو ادب اور دنیائے سنیت پر آپ کا عظیم احسان ہے کہ آپ نے کتب احادیث مبارکہ کو اردو زبان میں منتقل فرمایا۔ آپ کی گراں قدر خدمات دنیائے علم وادب اور تاریخ میں سنہرے حروف سے رقم کرنے کے لائق ہیں۔ آپ کا سانحۂ ارتحال اس قحط الرجال کے دور میں ایک عظیم صدمہ ہے۔ رب کائنات ہمیں یہ صدمہ سہنے کی توفیق بخشے اور حضرت کا کوئی نعم البدل عطا فرمائے۔ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل اور حضرت مرحوم ومغفور کو اعلیٰ و بالا مقامات پر فائز فرمائے۔ حضرت کا وصال حقیقت میں بزم رضوی کا نقصان ہے

آج کیوں ماتم نہ اہل دل کریں

خانۂ الفت پڑا ویران ہے

---

[1] مکتوب محررہ ۳۰؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ از کراچی

(۹) سید محمد خالد القادری رضوی

کراچی

''ممتاز عالمِ دین، دانشور حضرت علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال تمام عالمِ اسلام کے لیے اور خصوصاً اہلِ سنت کے لیے ایک سانحۂ عظیم سے کم نہیں ہے۔ ''کل نفسٍ ذائقۃ الموت'' موت برحق ہے مگر حضرت نے دنیائے فانی میں ایک چراغ سے ہزاروں چراغ جلائے ہیں اور ایسے چراغ جن سے لاکھوں چراغ تا قیامت جلتے رہیں گے۔ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' حضرت نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ایسا عمل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندۂ جاوید کر دیا۔ آپ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے سرشار تھے کہ آپ نے امتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے چاہنے والوں کی ایک کثیر تعداد پورے برصغیر پاک و ہند میں پھیلی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بزرگانِ دین کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے اور پسماندگان کو آپ کی راہ پر چلنے کی اور مسلمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔''[۱]

(۱۰) محمد خالد قادری

(اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ، کراچی)

''حضرت علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پردہ فرمانے کی خبر اپنے استادِ محترم جناب اقبال احمد اختری القادری صاحب مدظلہ العالی کی معرفت ملی، بہت دکھ ہوا۔ اگرچہ ایک تعزیتی مکتوب حضرت کے صاحبزادہ صاحب کو ارسال کر چکا ہوں، ... ش دل استادِ محترم و دردِ دل کا آپ سے بھی اظہار ہے —— اللہ اللہ! کیسے کیسے اکابر علما،

۱۔ مکتوب محررہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۲ء بنام محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ومشائخ تشریف لے گئے اور جو ہیں وہ بھی ایک ایک کر کے جا رہے ہیں —— چمن ویران
وتا جا رہا ہے —— ان کی یادیں دل کا داغ بن کے رہ گئیں اور ہاں

ع اک شمع رہ گئی تھی سو اب وہ بھی خاموش ہے

حضرت کی مسلک اہل سنت کے ضمن میں خدمات اور خاص کر حدیث شریف کی
... ں کے تراجم ناقابل فراموش کارنامے ہیں۔ وہ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
... نے اور عاشق تھے۔ اسی عشق کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ و بالا مقامات پر فائز
... ے۔ آمین!''[۱]

(۱۱) مفتی محمد خاں قادری

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ، لالہ زار کالونی)

''میں حیران ہوتا تھا کہ علامہ اختر شاہجہانپوری نے احادیث کا ترجمہ اور دیگر
... س طرح لکھ لیں کیونکہ اتنی بھاری اور ضخیم کتابیں لکھنے کے لیے تو ایک بورڈ کی
... ورت ہوتی ہے۔ علامہ مرحوم نے تن تنہا یہ کام سرانجام دے کر اپنا علمی لوہا منوایا۔ بلاشبہ
... س اعلیٰ حضرت تھا —— اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ آمین!

(تدفین کے موقع پر خطاب)

(۱۲) ملک محمد سعید مسعودی

(نگران ادارہ مظہر اسلام، لاہور)

''اہل سنت کی ممتاز دینی و روحانی شخصیت مترجم کتب احادیث، رئیس التحریر، ادب
شہیر، تاج العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری ۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار
طویل علالت کے بعد رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!
آپ کی نماز جنازہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۳ء بروز پیر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے

---

[۱] مکتوب محررہ یکم دسمبر ۱۹۹۳ء بنام محمد عبدالستار طاہر مسعودی

دیرینہ دوست حاجی محمد افضل چغتائی اشرفی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں دینی وملی ہر قسم کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ شرکاء تمام راستہ کلمۂ شریف، درود پاک پڑھتے رہے۔

مرحوم اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان قادری بریلوی کے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا مفتی شاہ حامد رضا خان قادری بریلوی کے خلیفہ مجاز اور حضرت مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی (سابق امام وخطیب جامع مسجد فتح پوری) کے مرید صادق تھے۔

مرحوم مسلک حق کی ننگی تلوار تھے۔ گستاخوں اور بد مذہبوں سے اتحاد کے روادار نہ تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا کے مشن کے پُرجوش داعی تھے۔

آپ نے تمام عمر تصنیف وتالیف میں گزاری۔ قلمی میدان میں سنی مکتب فکر کی بے حد خدمت کی۔ مرحوم ۱۰۵ دینی کتب کے مصنف تھے۔ کتب احادیث کے پانچ مجموعوں بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف، سنن ابوداؤد شریف، سنن ابن ماجہ شریف اور مؤطا امام مالک کے مترجم تھے۔ وہ برصغیر پاک وہند میں واحد شخصیت تھے جن کی زندگی میں ان کے ترجمہ کئے ہوئے احادیث مبارکہ کے پانچوں مجموعے پاک وہند کی مارکیٹ میں فروخت ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے اتنے مجموعوں کا ترجمہ کسی مترجم کی زندگی میں شائع نہیں ہوا۔ دیگر شہ پاروں میں "مسلک امام ربانی" — "اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی" — "کلمۂ حق" — "مجددی عقائد ونظریات" — "عنایاتِ مودودی" — "حقانیت اسلام" — "خصائص کنز الایمان" — "تسہیل کنز الایمان" — "امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظر میں" — "غائبانہ نماز جنازہ" — "ترجمہ جواہر البحار" — "تجلیات امام ربانی" — "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا فقہی مقام" — "سیرت امام احمد رضا" — "رسائل رضویہ اول، دوم" — اور "مشعل راہ"، جیسی علمی اور تحقیقی کتابیں لکھ کر نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک، اپنوں اور مخالفین میں علمی لوہا منوایا۔

آپ نے نہ صرف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ بلکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی شخصیت پر براہِ تحقیقی کام کیا۔ ''مشعل راہ'' اور ''رسائل رضویہ'' اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اعلیٰ حضرت پر کام کرنے والوں کے لیے ''مشعل راہ'' بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ آخری دنوں میں اردو ترجمہ قرآن کنز الایمان اور مخالفین کے تمام تراجم کا مفصل تنقیدی جائزہ لکھ رہے تھے نیز کئی کتابوں پر بڑے جاندار دیباچے اور مقدمات تحریر کیے۔

مرحوم نے دینِ متین کی اشاعت اور مسلکِ حقہ اہلِ سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت کے لئے مرکزی مجلس امام اعظم کو قائم کیا اور مجلس کے پلیٹ فارم سے ہزاروں کی تعداد میں مذہبی و دینی کتابیں چھپوا کر اندرون و بیرون ملک بالکل مفت تقسیم کیں۔

مرحوم کے پسماندگان میں دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر و استقامت اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مرحوم کی وفات اہل سنت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ علامہ مرحوم جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو حضور ﷺ کی خصوصی شفاعت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!''

(۱۳) محمد عبداللہ عسکری رضوی

(ناظم رضا انٹرنیشنل اکیڈمی صادق آباد)

''جمعہ کے دن روزنامہ نوائے وقت میں مولانا حسن علی رضوی، میلسی کی طرف سے شائع شدہ خبر بہ وفات علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری پڑھی۔ آپ نے اس بارے میں آگاہ نہیں کیا۔ علامہ صاحب کب فوت ہوئے۔ ان کے چہلم کا کیا پروگرام ہے؟ اس بارے میں ضرور آگاہ کریں۔''

(مکتوب محررہ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۱ء بنام ملک محمد سعید ناظم ادارہ مظہر اسلام لاہور)

برادرم ملک محمد سعید مظہری صاحب کے مکتوب گرامی سے تاج العلماء رئیس

التحریر مترجم کتب احادیث کثیرہ، نامور محقق، محترم علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ کے وصال کا پتہ چلا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ علامہ صاحب آسمانِ علم و فضل کا ایک درخشندہ ستارہ تھے جنہوں نے اپنے روز و شب شمع عشق مصطفیٰ ﷺ کو فروزاں کرنے کے لیے وقف کر دیئے تھے۔ علالت کے باوجود انہوں نے اپنا عشق جاری رکھا۔ یقیناً ایسی ہستیاں مسلک کے لیے سرمایہ افتخار ہوتی ہیں۔ عصر حاضر میں مرحوم بے مثال اور نادر شخصیت تھے۔ اللہ جل مجدہٗ آپ کو اپنے ان کارناموں کے طفیل بلند درجات عطا فرمائے۔ آپ کے وصال سے جو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اور تحقیقی میدان میں جو خلا پیدا ہوا ہے پورا فرمائے۔ آپ نے ادارہ مرکزی مجلس امام اعظم کے پلیٹ فارم سے امت مسلمہ کی جو خدمت کی ہے وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ علامہ علیہ الرحمہ مسلک کے لیے بڑے مخلص تھے۔ ان کی یہ خدمت ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ امید ہے کہ احباب ادارہ ان کی تحریک کو نہ صرف زندہ رکھیں گے بلکہ مزید فروغ دینے میں بھرپور کوشش کریں گے۔ میری اور اراکین ادارہ کی دعا ہے کہ مولا کریم علامہ صاحب کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان اور اراکین ادارہ مرکزی مجلس امام اعظم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ رب قدیر اپنے حبیب ﷺ کے صدقے علامہ صاحب کی قبر کو نور و عرفان سے معمور رکھے۔ آمین ثم آمین![1]

○

''۱۴ نومبر ۱۹۹۸ء بروز اتوار صبح حسب معمول اخبار پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ دورانِ مطالعہ جب یہ خبر پڑھی کہ علامہ اختر شاہجہانپوری انتقال فرما گئے تو دل صدمے سے چور چور ہو گیا۔ بے یقینی کی حالت میں جب اس خبر کی تصدیق کی تو پھر دل پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔

ویسے بھی ایک ایسے دور میں جبکہ قحط الرجال ہو ایک ایسے عالم، فاضل، محقق، محدث کا انتقال فرما جانا واقعی ''موت العالم موت العالم ہے'' مرحوم و مغفور کی تصانیف

---

[1] مکتوب محررہ ۳۰ نومبر ۱۹۹۳ء محمد عبداللہ عسکری رضوی، رضا انٹرنیشنل اکیڈمی

دنیائے اہل سنت کے لیے بے پناہ خزانہ ہیں۔ آپ کی مختلف عنوان پر لکھی ہوئی کتب مثلاً کلمۂ حق، ترجمۂ جواہر البحار، امام احمد رضا کا فقہی مقام، خصائص کنز الایمان وغیرھم کے علاوہ متعدد کتب احادیث کے ترجمہ نے علمی حلقوں میں ایک ایسے خلا کو جو زمانے سے چلی آ رہی تھی پُر کر کے ایسا احسان کیا جو تا قیامت یاد رکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے مرحوم و مغفور کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین''![1]

(۱۴) علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

(شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''میرا نام بھی عبد الحکیم ہے اور مرحوم کا نام بھی عبد الحکیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا آدھا جسم مجھ سے جدا ہو گیا ہے۔ گزشتہ ۲۳ برس سے میرے آپ سے روابط تھے —— آپ نے احادیث کا ترجمہ کر کے مسلمانوں پر احسانِ عظیم کیا۔ آپ کا ترجمۂ احادیث نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان میں بھی مقبولِ عام ہے۔ آپ اعلیٰ حضرت کی کرامت تھے اور مسلکِ حقہ کی ننگی تلوار تھے۔ آپ گستاخوں اور بدمذہبوں سے اتحاد کے روادار نہ تھے —— اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین!''

(تدفین کے موقع پر خطاب)

(۱۵) حافظ محمد فیاض احمد

(ادارہ معارفِ نعمانیہ، لاہور)

''۷ار نومبر ۱۹۹۳ء کا ارسال کردہ گرامی نامہ موصول ہوا —— پڑھ کر حضرت علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ ارتحال کا غم تازہ ہو گیا —— انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

[1] مکتوب محررہ یکم دسمبر ۱۹۹۳ء بنام محمد عبد الستار طاہر مسعودی

ہائے گلستانِ رضویت کا مہکتا پھول ہم سے جدا ہو گیا۔ اب ان سا کہاں سے لائیں گے۔ اب ان جیسا محبِّ اعلیٰ حضرت اور بے لوث مسلک وملت کی خدمات انجام دینے والا کہاں تلاش کریں ـــــ انہوں نے حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر تحریری میدان میں جو شاندار کام کیا وہ تو مسلک اہل سنت سے وابستہ علماء ومشائخ نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند و بالا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین''[1]

''حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پُر ملال اہل سنت و جماعت کے لیے عظیم سانحہ سے کم نہیں۔ ان شاء اللہ علمی حلقے حضرت علامہ موصوف کی عظیم خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے رہیں گے۔

کسی بھی نعمت کی قدر و قیمت کا صحیح احساس اس نعمت سے محرومی کے بعد ہوتا ہے۔ حضرت علامہ موصوف علیہ الرحمہ بھی بلا شک وشبہ خداوندِ قدوس کی نعمت سے کم نہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اپنے مسلک میں نہایت متصلب تھے اور ان کی دینی استقامت، خلوص اور تصلب کی برکت سے بے شمار خلق خدا کو تصحیح عقائد کی توفیق ہوئی۔ رحماء بینھم کی تفسیر تھے لیکن بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کے لیے اشد آء علی الکفار تھے۔

اہل سنت کی اشاعتی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات اور مسلک پر جس پامردی سے کام کیا وہ آپ کی زندگی کا مثالی کارنامہ ہے۔ آپ کے قلم نے فاضل بریلوی کے عقائد اور خیالات کو ایک طویل عرصہ تک عوام وخواص تک پہنچایا اور اہل علم وفضل نے انکی اس خدمت کو نہایت احترام واکرام سے دیکھا۔

مدت سے جسم نحیف ونزار ہونے کے باوجود چہرہ تادمِ زیست نورِ ایمان سے چمکتا رہتا تھا۔ وصال کے بعد چہرہ متبسم اور انوار کی بارش کو ہر ایک نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو لوگوں کے دلوں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] محررہ ۱۷؍ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ بنام محمد عبدالستار طاہر مسعودی

شمع کو روشن کرنا' بد مذہبوں کا رد اور اہل سنت و جماعت کی حقانیت بیان کرنا تھا۔ علم کی ترویج واشاعت میں ان کا جو حصہ ہے وہ قابل ستائش ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لیے قابل تقلید بھی ہے۔

اللہ کریم اہل سنت کو حضرت مولانا موصوف علیہ الرحمہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین! ادارہ کے سب اراکین آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔"[1]

نوٹ: غلام مصطفیٰ خاں کے نام جو مکتوبات زیرِ نظر رسالہ میں شامل ہیں، ان کے عکس مکتوب نگاروں ہی کی کرمفرمائی کے باعث احقر کو دستیاب ہو سکے —— طاہر

(۱۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(معروف ماہرِ تعلیم، ممتاز دانشور، ماہرِ رضویات و مجددیات)

"حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے وصال کا سخت صدمہ ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! —— کل اخبار "جنگ"، کراچی میں ادارے کی طرف سے بھی تعزیت نامہ شائع ہوا تھا —— عزیزم غلام مصطفیٰ زید مجدہٗ کو اسی دن تعزیت نامہ بھیج دیا تھا، مل گیا ہوگا —— کل پشاور سے حضرت خواجہ محمد عبداللہ جان مدظلہٗ تشریف لائے تھے۔ علامہ صاحب کے وصال پر سخت صدمہ کا اظہار فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!"[2]

"کل علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کے انتقال کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! —— اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ اقدس میں مقام رفیع عطا فرمائے۔ آمین! مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، اہل سنت میں ان کا نعم البدل نظر نہیں آتا —— افسوس محفل خالی ہو رہی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!"[3]

---

[1] مکتوب محررہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۳ء بنام غلام مصطفیٰ خاں

[2] گرامی نامہ محررہ ۱۹/ نومبر ۱۹۹۳ء بنام محمد عبدالستار طاہر مسعودی

[3] گرامی نامہ محررہ ۱۶/ نومبر ۱۹۹۳ء بنام حافظ محمد فیاض احمد قادری ناظم ادارۂ معارف نعمانیہ لاہور

(۱۷) حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی

(ناظم رضا اکیڈمی' لاہور)

''جن علماء کا وجود دین و دنیا کے لیے عظیم نعمت ہوتا ہے' علامہ اختر شاہجہانپوری بھی انہی ہستیوں میں سے ایک تھے۔ مؤرخہ ۲۰ نومبر کی صبح دس بجے محترم محمد سعید صاحب (ناظم ادارۂ مظہر اسلام) تشریف لائے جو اکثر و بیشتر کتابوں کے سلسلہ میں آتے رہتے ہیں، نے اس کتاب (حضرت مسعود ملت اور رضویات' مرتبہ محمد عبدالستار طاہر) کی کتابت کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے، ''دیر اس وجہ سے ہوئی کہ علامہ اختر شاہجہانپوری بیمار ہو گئے تھے۔'' یہ سن کر میں نے پوچھا ''اب کیسے ہیں؟'' بولے ''ان کا تو وصال ہو گیا ہے۔ آپ کو خبر نہیں؟'' عرض کیا: ''آج ہی کے دن گزشتہ ہفتے جامعہ نظامیہ رضویہ میں رضا اکیڈمی کی میٹنگ تھی۔ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب اور مولانا محمد منشاء تابش قصوری صاحب سے ذکر نہیں ہوا۔'' کہنے لگے: ''مرحوم نے اتوار کو وصال فرمایا۔'' انا للہ و انا الیہ راجعون!

میری پہلی ملاقات علامہ مرحوم سے مسجد غوثیہ مال روڈ پر ہوئی۔ اس وقت مسجد غوثیہ میں مولانا عبدالستار نیازی صاحب تشریف لا رہے تھے اور مجھے علامہ شرف قادری صاحب کی کتاب ''البریلویہ ــــ کا تنقیدی جائزہ'' پیش کرنا تھا۔ میں مسجد غوثیہ پہنچ گیا۔ وہاں متعدد علماء کرام تشریف فرما تھے۔ مجھے بھی ایک درویش صورت شخصیت اپنے قریب نظر آئی۔ میں نے بار بار دیکھا اور محسوس کیا کہ یہ کوئی فقیر قسم کے آدمی ہیں۔ جلسے کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ کچھ دیر بعد مائیک پر بلانے والے نے اختر شاہجہانپوری کا اسم گرامی پکارا۔ میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ کسی بہت بڑے عالم کی آمد ہو گی۔ میرے قریب بیٹھے ہوئے درویش اُٹھ کر مائیک پر پہنچے تو میں حیران رہ گیا۔ جب تقریب ختم ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے، میرا نام پوچھا۔ فقیر نے عرض کیا: ''محمد مقبول احمد قادری ضیائی۔'' تو آپ نے فرمایا: ''میرا خیال درست نکلا'' ــــ اس طرح یہ میری آپ سے بلا

تعارف پہلی ملاقات تھی۔

دوسری دفعہ حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ العالی ۱۲۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء کولاہور تشریف لائے تو علامہ اقبال ٹاؤن میں ان کے عزیز حکیم محمد عمر قریشی مرحوم کے گھر پر قبلہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب' بانی وسرپرست اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ اور شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی صاحب کی معیت میں آپ سے ملاقات ہوئی۔ علامہ مرحوم انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے لیکن دین متین کے لیے جو کام آپ نے کئے وہ ہر کسی کے مقدر میں نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں آپ نے دین اسلام کے لیے اپنی عمر سے بڑھ کر کام کیا۔ جناب سعید صاحب جب بھی میرے پاس آتے تو یہی کہتے کہ "اجی صاحب آپ کو علامہ صاحب بہت یاد کرتے ہیں۔" میں عرض کرتا ہوں "ان شاء اللہ آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔" مگر افسوس کہ ایک دن ان کے وصال کی خبر آ گئی۔انا للہ و انا الیہ راجعون!

رضا اکیڈمی کی طرف سے مسجد رضا میں ان کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی ہوئی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے اور درجات بلند فرمائے نیز ان کے رفقاء کو ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین! ثم آمین"

(۱۸) علامہ محمد منشاء تابش قصوری

(صدر سنی علماء کونسل، مریدکے)

"علامہ اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات اہل اسلام کے لیے عموماً اور اہل سنت کے لیے خصوصاً بے حد تکلیف کا باعث ہے۔ مرحوم نہایت خاموشی سے قرطاس و قلم کی عظمت کو اُجاگر کرتے رہے۔ احادیث کے تراجم نے آپ کو دنیائے اسلام میں خوب متعارف کرایا۔ علمی و تحقیقی تصانیف آپ کا ایسا عظیم دینی سرمایہ ہیں جن سے آئندہ نسلیں آج

سے بھی زیادہ مستفید ہوں گی۔ رسائل و جرائد میں آپ کے قلمی شاہکار ثقاہت کا منہ بولتا ثبوت ہیں مسلک حق پر بڑی سختی سے کار بند رہے۔ کتب سے جنون کی حد تک محبت تھی۔ مطالعہ بڑی باریک بینی اور لگن سے فرماتے۔ اہل قلم سے گہرے روابط قائم فرماتے اور اچھی نگارشات پر ہدیۂ تبریک سے نوازتے۔

راقم کا گلاب دیوی ہسپتال میں علامہ شرف قادری کی معیت میں آپ کی تیمار داری کے لیے جانا ہوا۔ نہایت خندہ پیشانی سے ملاقات کی۔ گویا بیماری کے آثار تک معدوم تھے۔ علمی باتیں ہوتی رہیں۔ کتب کی اشاعت کے بارے میں دریافت کیا۔ کئی اشاعتی اداروں کی کیفیت پر خوشی و مسرت کا اظہار کرتے رہے۔ بوقتِ اجازت قدرے نذر پیش کی تو فرمانے لگے: ''اس کی جگہ اگر کوئی علمی تحفہ لاتے تو مجھے بہت ہی بھلا لگتا''۔ آہ! جو دن رات علم و عمل کے چراغ روشن کرتے رہے اچانک خبر سنی کہ وہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء بروز اتوار کو اس دارِ فانی سے منہ موڑ کر ——— عالم بقا ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے روحانی و جسمانی متعلقین ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق ارزانی اور مرحوم کو جوارِ رحمت سے نوازے۔ آمین! ثم آمین! بجاہ طٰہٰ ویٰسین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔''

(شریکِ غم ——— محمد منشا تابش قصوری (محررہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۳ء اتوار)

(۱۹) صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری رضوی

(صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی)

''محبی عزیزی صاحبزادہ غلام مصطفیٰ زید مجدہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''

آپ کے والد ماجد، عالم جلیل حضرت علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری صاحب کے حادثۂ ارتحال کی خبر جانکاہ اخبارات میں پڑھی، دلی صدمہ ہوا، جب ﷺ اس عظیم المیہ کے وقت راقم اور ادارہ کے تمام اراکین خصوصاً پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب (جنرل سیکرٹری)، پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالباری صاحب (سیکرٹری نشر و اشاعت)، مولانا محمد شفیع

قادری صاحب (نائب صدر) مولانا اقبال احمد مظہری صاحب (نائب صدر)، سید زاہد سراج صاحب (جوائنٹ سیکرٹری)، منظور حسین جیلانی صاحب (فنانس سیکرٹری)، اقبال احمد اختر القادری صاحب (آفس سیکرٹری) وغیرھم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ غفور ورحیم اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقہ میں علامہ صاحب کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

بلاشبہ علامہ اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ کا وجود اہل علم خصوصاً اہل سنت و جماعت کے لیے ایک عظیم سرمایہ تھا۔ قحط الرجال کے اس دور میں علامہ کی جدائی ہمارے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ ان کے وصال سے علماء حق کی صفوں میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے، راقم اور ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا سے ان کو خاص نسبت تھی۔

مجھے یقین ہے کہ آپ ایک عظیم، متقی اور عالم باعمل انسان کی صالح اولاد کی حیثیت سے ان کی جانشینی کا پورا حق ادا کریں گے اور ان کے آثارِ علمی جو ان کی حیات میں شائع نہ ہو سکے، ان کو تشنگان علم تک پہنچانے کا اہتمام فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں ادارہ سے جو خدمت ہو سکتی ہے اس کے لیے ہم تیار ہیں۔ ان آثارِ علمی کی حفاظت اور نشر واشاعت کے متعلق آپ علامہ علیہ الرحمہ کے مخلصین سے بھی ضرور مشورہ کریں تا کہ مفید مشوروں سے بہتر صورت سامنے آئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور علامہ کے دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی اور اپنے رسول ﷺ کے حفظ وامان میں رکھے (آمین) بجاہ سید المرسلین ﷺ۔"[1]

---

[1] مکتوب محررہ ۱۶ نومبر ۱۹۹۳ء بنام غلام مصطفیٰ خاں

منظوم تاثرات

شبِ اَلم میں مہِ تابدار تھا نہ رہا　　جہانِ درد میں وہ غم گسار تھا نہ رہا
رہِ حیات پہ چھانے لگی خزاں پھر سے　　مرے چمن کا گُلِ نو بہار تھا نہ رہا
مرے وہ چرخِ تصور کا دلنشیں اختر　　مرے خیال حَسیں کا نکھار تھا نہ رہا
کہوں میں سوزِ محبت کی داستاں کس سے　　کہ مرا اک مروّت شعار تھا نہ رہا
مری بلا سے کہ رت ہے موسمِ گُل کی　　ہمیشہ جسکا مجھے انتظار تھا نہ رہا
غلاؔم دُور اِفق کے حسیں پردوں پر
گھٹا سے نکلا وہ اِک شہسوار تھا نہ رہا

اظہارِ تعزیت

برادرم ملک محمد سعید مسعودی، ناظم ادارہ مظہر اسلام مجاہد آبادی کی بروقت مساعی سے ملک بھر کے اخبارات میں بذریعہ فیکس، مختلف نیوز ایجنسیوں کو علامہ اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ کی اطلاع دی اور بیشتر احباب صرف اخبار سے مطلع ہو کر جنازے میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ تعزیت کے لیے آنے والے وہ تمام حضرات برادرم سعید صاحب کے مشکور ہیں۔

آیئے مختلف اخبارات میں تعزیتی اطلاعات ملاحظہ کریں۔

روزنامہ جنگ، لاہور

(۱۵؍نومبر ۱۹۹۳ء)

ممتاز عالم دین اختر شاہجہانپوری انتقال کر گئے

"لاہور (پ ر) ممتاز عالم دین اور سو سے زیادہ دینی کتب کے مصنف علامہ محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری اتوار کی صبح ساڑھے گیارہ بجے قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کا جنازہ آج صبح 9 بجے ان کی رہائش گاہ واقع ورکشاپ سٹاپ، والٹن روڈ سے اٹھایا جائے گا۔ مرحوم اختر شاہجہانپوری نے قلمی میدان میں سنی مکتب فکر کی بہت خدمت کی۔ وہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے صاحبزادے مفتی اعظم ہند مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی کے خلیفۂ مجاز بھی تھے۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنماؤں جنرل کے ایم اظہر، پیر اعجاز ہاشمی اور سردار محمد خان لغاری نے علامہ اختر شاہجہانپوری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم نے ساری عمر تصنیف و تالیف میں گزاری۔ ان

کی وفات سے اہل سنت میں علمی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے مولانا کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مولانا کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔"

روزنامہ نوائے وقت' لاہور

(۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء)

"عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری انتقال کر گئے"

لاہور (پ ر) اہل سنت کی ممتاز دینی و روحانی شخصیت اور کثیر کتب احادیث کے مترجم علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری طویل علالت کے بعد آج شام انتقال کر گئے۔ مرحوم کئی دینی کتب کے مصنف بھی تھے۔ انہوں نے قلمی میدان میں سنی مکتب فکر کی بہت خدمت کی۔ وہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے صاحبزادے مفتیٔ اعظم ہند مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی کے خلیفۂ مجاز بھی تھے۔ تمام عمر تصنیف و تالیف میں گزاری۔ ان کا جنازہ صبح آٹھ بجے ۱۵ر نومبر کو ان کی رہائش گاہ واقع ورکشاپ سٹاپ، والٹن روڈ لاہور سے اٹھایا جائے گا۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنماؤں جنرل کے ایم اظہر' پیر اعجاز ہاشمی اور سردار محمد خان لغاری نے علامہ اختر شاہجہانپوری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

وہ ۱۰۵ دینی کتابوں کے مصنف اور کتبِ احادیث کے پانچ مجموعوں بخاری شریف' مشکوٰۃ شریف' سنن ابوداؤد شریف' سنن ابن ماجہ شریف اور موطاء امام مالک کے مترجم تھے۔ وہ برصغیر پاک و ہند میں واحد شخصیت تھے جن کی زندگی میں ان کے ترجمہ کئے ہوئے پانچ احادیث مبارکہ کے مجموعے مارکیٹ میں فروخت ہو رہے تھے۔ اس سے پہلے اتنے مجموعوں کا ترجمہ کسی مترجم کی زندگی میں شائع نہیں ہوا۔ انہوں نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت پر بڑا تحقیقی کام کیا۔ آپ نعت گو شاعر بھی تھے۔

روزنامہ پاکستان' لاہور

(۱۵رنومبر ۱۹۹۳ء)

علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری انتقال کر گئے

''لاہور (پ ر) اہل سنت کی ممتاز دینی وروحانی شخصیت اور متعدد کتب احادیث کے مترجم علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری انتقال کر گئے۔ وہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے صاحبزادے مفتیٔ اعظم ہند مولانا شاہ حامد رضا خان بریلوی کے خلیفۂ مجاز بھی تھے۔ ان کا جنازہ آج صبح 8 بجے ورکشاپ سٹاپ والٹن روڈ لاہور سے اٹھایا جائے گا۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنماؤں جنرل کے ایم اظہر' پیر اعجاز ہاشمی اور سردار محمد خان لغاری نے علامہ اختر شاہجہانپوری کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔''

روزنامہ خبریں' لاہور

(۱۵رنومبر ۱۹۹۳ء)

علامہ عبدالحکیم اختر انتقال کر گئے

''لاہور (پ ر) اہل سنت کی ممتاز دینی وروحانی شخصیت اور کثیر کتب احادیث کے مترجم علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری طویل علالت کے بعد آج شام انتقال کر گئے۔ مرحوم کئی دینی کتب کے مصنف بھی تھے۔ انہوں نے قلمی میدان میں سنی مکتب فکر کی بہت خدمت کی۔ تمام عمر تصنیف وتالیف میں گزاری۔ ان کا جنازہ صبح آٹھ بجے مؤرخہ ۱۵رنومبر کو واقع ورکشاپ سٹاپ والٹن روڈ لاہور سے اٹھایا جائے گا۔''

Daily "THE NATION"

(15Nov,1993)

"Allama Abdul Hakeen Passes away"

Allama Abdul Hakeem Akhtar Shahjehanpuri, a renowned religious Scholar and Spiritual figure died sunday after a protacted ill ness. His funeral procession will start today from his residence at workshop stop, walton road, at 8:00 A.M.

Allama Akhtar Shahjehanpuri rendered invaluable service for the cause of Muslim Ummahs and wrote various books on Islam and Hayat-e-Tayyaba.

Meanwhile, a number of ieaders representing Jamiat Ulma-e-Pakistan including Lt Gen (retd) K.M Azhar and Pir Ejaz Hashmi condoled the death of Allama Akhtar Shahjehanpuri and prayed for the peace of the departed soul— APP"

روزنامہ جنگ کراچی

پیر ۲۹ رجمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۵ رنومبر ۱۹۹۳ء

مولانا اختر شاہجہانپوری انتقال کر گئے

لاہور (پ ر) ممتاز عالم دین اور سو سے زیادہ دینی کتب کے مصنف علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری اتوار کی صبح ساڑھے گیارہ بجے انتقال کر گئے۔ ان کا جنازہ پیر کی صبح 9 بجے ان کی رہائش گاہ واقع ورکشاپ سٹاپ والٹن روڈ سے اٹھایا جائے گا۔

علامہ شاہجہانپوری کے تراجم وتصانیف گرانقدر سرمایہ ہیں:

علماء کا اظہارِ تعزیت

''کراچی (پ ر) ممتاز عالم دین علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کے سانحۂ ارتحال پر اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ کراچی کے مولانا حاجی محمد اشتیاق قادری' قاری محمد شکیل صدیقی' مولانا اقبال احمد اختر القادری اور محمد خالد قادری نے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کی ترجمہ کردہ کتب احادیث اردو ادب کا ایک گرانقدر سرمایہ ہیں۔ علامہ مرحوم حضرت امام احمد رضا کے عاشق اور جناب رسول اکرم ﷺ کے سچے غلام تھے۔ دریں اثناء ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی مجلس عاملہ کے ارکان ڈاکٹر محمد مسعود احمد' علامہ شمس بریلوی' صاحبزادہ وجاہت رسول قادری' ڈاکٹر مجید اللہ قادری' ڈاکٹر عبدالباری صدیقی' حاجی شفیع محمد قادری' حاجی عبداللطیف قادری' منظور حسین جیلانی' سید ریاست رسول قادری' سید اویس علی قادری' سید محمد خالد قادری' السید زاہد سراج القادری اور اقبال احمد قادری نے بھی مرحوم کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی کی۔''

(روزنامہ جنگ، کراچی جمعہ ایڈیشن ۴ر جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ/ ۱۹ر نومبر ۱۹۹۳ء)

روزنامہ جنگ کراچی

(جمعرات ۳ر جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مفتی اختر شاہجہانپوری کے انتقال پر تعزیت

''کراچی (پ ر) دارالعلوم امجدیہ ٹرسٹ کے بانی و مہتمم' مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان کے چیئرمین' سابق سینیٹر مفتی محمد ظفر علی نعمانی' دارالعلوم امام احمد رضا سعیدیہ بشیریہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد میاں ضیاء السعیدی' مولانا محمد صادق قادری اور ممتاز نعت گو شاعر حافظ عبدالغفار سعیدی نے علامہ مفتی اختر شاہجہانپوری ثم لاہوری کے انتقال پر

گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔"

روزنامہ **جنگ**' کراچی

مجلس علماء احسن البرکات کا تعزیتی اجلاس

"حیدر آباد (نمائندہ جنگ) مجلس علماء احسن البرکات کا ایک تعزیتی اجلاس علامہ ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ممتاز عالم دین، دانشور علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مفتی احمد میاں برکاتی نے مرحوم کی دینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ علامہ مرحوم کی علمی خدمات کو ہائی سکول کے نصاب میں شامل کیا جائے۔"

(جمعرات ۱۰ر جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۲۵ر نومبر ۱۹۹۳ء)

روزنامہ **نوائے وقت**' کراچی

(جمعرات ۳ر جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء)

علامہ اختر شاہجہانپوری انتقال کر گئے

"کراچی (پ ر) علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری گزشتہ روز طویل علالت کے بعد لاہور میں انتقال کر گئے۔ ان کے انتقال پر اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ، کراچی کے مولانا حاجی محمد اشتیاق قادری، قاری شکیل احمد صدیقی، مولانا اقبال احمد اختر القادری اور محمد خالد قادری نے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی علمی و تحقیقی اور دینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔"

پندرہ روزہ ندائے اہل سنت لاہور

آفتابِ علم وتقویٰ غروب ہو گیا، آہ! حضرت اختر شاہجہانپوری

''سلطان القلم' رئیس التحریر' سراپا تقویٰ، مجسم خلوص حضرت مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری بھی انتقال فرما گئے۔ ان کا وصال مؤرخہ ۱۴رنومبر ۱۹۹۳ء کو ہوا۔ ۱۵رنومبر کو نماز جنازہ پڑھی گئی۔ انہوں نے حضرت مفتیٔ اعظم دہلی مولانا شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو رواں دواں قلم بے باک اور بے پناہ فکر دی تھی۔ انہوں نے ۱۰۰ سے زائد کتابیں لکھیں۔ پوری صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کیا۔ وہ سراپا تقویٰ بزرگ تھے۔ انہوں نے عمر بھر میں صرف قلم کمایا۔ مال و دولت سے رغبت نہ رہی وہ عمر بھر مسلک حقہ اہل سنت کے بے باک ترجمان رہے۔ مسلک سیدنا رضا کی تبلیغ واشاعت ان کی مقدس زندگی کا مشن تھا۔ انہوں نے اس سے عہدہ برآ ہونے کی پوری کوشش کی۔ وہ امامِ ربانی سیدنا مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی علیہ الرحمہ کے پاکیزہ مسلک کے ناشر اور شارح رہے۔ اس وقت وہ اپنے آقا کے حضور جا چکے ہیں اور حضوری کے مزے لے رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی برکات سے ان کے پسماندگان اور سنی قوم کو ہمیشہ مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین!

مرحوم کا نماز جنازہ لاہور میں پڑھا گیا۔ مولانا عبدالحکیم شرف قادری' مولانا حافظ محمد شعبان' مولانا عبدالحکیم' پروفیسر مولانا عبدالرحمٰن جامی اور دوسرے علماء نے شرکت کی اور حضرت کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔ ادارہ ندائے اہل سنت کے تمام ارکان حضرت کے پسماندگان سے سراپا تعزیت اور سراپا دعا ہیں۔''

(شمارہ یکم تا ۱۵ردسمبر ۱۹۹۳ء)

ماہنامہ ''القول السدید'' ، لاہور (دسمبر ۱۹۹۳ء)

آہ! مولانا اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

''رئیس التحریر استاذ القلم حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ ۱۴؍نومبر ۱۹۹۳ء کو سینکڑوں دوستوں اور عقیدت مندوں کو چشم پُرنم چھوڑ کر اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ! حضرت دوستوں اور دردمند ہم مسلک حضرات کے ساتھ نہایت ہی نرم اور ملنسار تھے جبکہ بدعقیدہ لوگوں اور ان (بدعقیدہ) کو اچھا خیال کرنے والوں کے لیے شمشیرِ برہنہ تھے۔ آپ کی تحریریں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ نے درجنوں کتب تصنیف و تالیف فرمائیں جن میں سے اکثر آپ کی زندگی مبارکہ میں ہی شائع ہو کر دادِ تحسین لے چکی ہیں۔ خصوصی طور پر کتب احادیث مبارکہ کا اردو ترجمہ جو آپ نے فرمایا، اسے تو کتب احادیث کا ''کنز الایمان'' کہنا چاہیے۔ آپ ایک عرصہ سے شدید بیمار تھے۔ آخر کار اس موذی مرض سے زندگی کا کھیل ہار گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ کو غریق رحمت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و علیٰ الہٖ و اصحابہٖ اجمعین''

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری صاحب کا سانحہ ارتحال

''نامور عالم دین اور کہنہ مشق ادیب علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری گزشتہ دنوں لاہور میں انتقال کر گئے۔ آپ نام و نمود سے گریزاں، مخلص اور اَنتھک شخصیت کے مالک تھے۔ حدیث مبارکہ کے تراجم کے سلسلے میں آپ کی خدمات کبھی فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ ان کے علاوہ کم و بیش سو کتابیں آپ کے قلم سے نکلیں۔ ان کے ارتحال سے اہل سنت کے حلقوں میں یقیناً ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔

ادارہ ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ان کو اللہ رب العزت اپنے جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین!''

(شمارہ دسمبر ۱۹۹۳ء)

تاریخی مادے

از: مولانا سیّد اوّل شاہ رضوی

○ — جدائی عبدالحکیم اختر
١٤١٤ھ

عرس عبدالحکیم اختر مبارک باد
١٩٩٣ء

○ — عبدالحکیم اختر بگو
١٤١٤ھ

عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری ابدی باد
١٩٩٣ء

○ — عبدالحکیم اختر اوج پایہ
١٤١٤ھ

ہدیہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری
١٩٩٣ء

○ — قبر شہ عبدالحکیم اختر
١٩٩٣ء

اے بزرگ جہاں مصنف بے بدل عبدالحکیم اختر
١٩٩٣ء

○ — عبدالحکیم اختر صاحب ارشاد
١٩٩٣ء

حبیب جہاں عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری
٢٠٥٠ ب

قطعہ تاریخ وفات

نتیجہ فکر: حافظ عبدالغفار حافظ

علم حق کا ایک بحر بیکراں رخصت ہوا
دہر سے آج اختر شیریں زباں رخصت ہوا
ہیں زمین و آسماں محو بکا جس کے لئے
وہ احادیث نبی کا ترجمان رخصت ہوا

جس کے دم سے جگمگا اٹھی تھی بزمِ سنیت
وہ ستارہ ڈوب کر جانے کہاں رخصت ہوا
ڈٹ گیا جو سامنے باطل کے سینہ تان کر
دل تھا جسکا ضعفِ پیری میں جواں رخصت ہوا
کون بانٹے گا مئے عشقِ نبی لاہور میں
میکدہ سونا ہوا، پیر مغاں رخصت ہوا
بیٹھ کر گوشہ میں جس نے کی صدائے حق بلند
جو نہاں رہ کر بھی تھا سب پر عیاں، رخصت ہوا
کون سلجھائے گا ڈور اُلجھی ہوئی تاریخ کی
اک مؤرخ تھا کہ جو سُوئے جناں رخصت ہوا
جس نے لکھ ڈالے کئی دفتر قلم کی نوک سے
وہ مصنف، نازشِ نطق و بیاں رخصت ہوا
جاں یہ کہتی ہے کہ "رخصت ہو گیا دل کا قرار"
دل یہ کہتا ہے سکونِ روح و جاں رخصت ہوا
اب سنبھل کر راہِ ہستی میں اٹھانا ہر قدم
کارواں والو! امیرِ کارواں رخصت ہوا
صاحبِ جرأت، سعید دہر، جانِ دردمند

۱۴۱۴ھ
جس میں حافظ اسقدر تھیں خوبیاں، رخصت ہوا

قطعۂ تاریخِ وصال

از: ابوالطاہر فدا حسین فدا
(مدیر اعلیٰ ماہنامہ "مہر و ماہ" لاہور)

گیا دہر فانی سے ایک مردِ درویش
ہوا مضطرب جس سے سارا جہاں ہے
وہ عبد حکیم اختر فلک و فن
جدا آج ہم سے ہوا ناگہاں ہے
وہ عالمِ دیں اُٹھ گیا کیا جہاں سے
چمن زارِ ملت پہ چھائی خزاں ہے
ہر اِک صاحبِ علم و اہلِ بصیرت
اسیر غم و حزن و دردِ نہاں ہے
جسے موت سے کرتے تعبیر ہیں ہم
حقیقت میں وہ ایک خوابِ گراں ہے
سُن رحلتِ اہلِ بینش
فدا میر بزم ریاض جناں ہے

۱۴۱۴ھ

قطعہ تاریخ وصال

حضرت مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری

بپاس خاطر مکرمی محمد عبدالستار طاہر صاحب، لاہور

نتیجۂ فکر: طارق سلطان پوری، حسن ابدال

افسوس ہو گئے ہیں بزمِ جہاں سے رخصت — عبدالحکیم اختر، ممتاز فردِ ملت
اونچا مقام ان کا تھا علم و آگہی میں — فنِ سخن میں بھی وہ رکھتے تھے خاص شہرت
اوصاف نادرہ کا اک پیکر حسیں تھے — ماہِ سپہر دانش، شاہ جہانِ حکمت
پیوستہ سلسلۂ فقر رضا سے تھے وہ — اور مظہر اللہ سے بھی تھی نسبت وعقیدت
ہر لمحہ زندگی کا وقفِ فروغِ حق تھا — کی دینِ مصطفیٰ کی باصد خلوص خدمت
اس مردِ حق نوا نے پیشِ سپاہِ باطل — حق بات کی ہمیشہ باجرأت وعزیمت
جو کارِ دین قلم سے پیہم کیا انہوں نے — اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کی قدر وقیمت
رنجیدہ اہلِ مسلم وعرفان ہیں وطن کے — نقصانِ اہلِ سنت بے شک ہے ان کی رحلت

مجموعۂ فضائل طارق وہ تھے یقیناً
سالِ وصال ان کا ہے ''انجمِ فضیلت''

۱۴۱۴ھ

(محررہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۴ء)

کتابیات

○ــــ کتب:

۱-عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری، علامہ: خصائص کنز الایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

۲-عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری، علامہ: سیرت امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

۳-محمد عبدالستار طاہر مسعودی: اختر صبح، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

۴-محمد شریف الحق امجدی، مفتی: نزہۃ القاری، جلد اول، مطبوعہ گھوسی ۱۹۹۱ء

۵-عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری، علامہ: کلمۂ حق، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۱ء

۶-مبارک حسین مصباحی، علامہ: شہر خاموشاں کے چراغ، مطبوعہ مبارک پور ۲۰۰۹ء

۷-محمد عبدالستار طاہر مسعودی: خلفائے مسعود ملت (زیر طبع)

○ــــ اخبارات و رسائل:

۱-روزنامہ مشرق، لاہور، اتوار ۲۵ر جنوری ۱۹۸۷ء

۲-روزنامہ مشرق، لاہور، ۷ر جولائی ۱۹۸۷ء

۳-روزنامہ مشرق، لاہور، اتوار، ۲۳ر اگست ۱۹۸۷ء

۴-روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء

۵-روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء

۶-روزنامہ خبریں، لاہور، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء

۷-روزنامہ پاکستان، لاہور، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء

۸-DAILY "THE NATION", LAHORE, 15 NOV, 93

۹-روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۳ء

۱۰-روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء

۱۱- روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۱۸/نومبر ۱۹۹۳ء
۱۲- روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۹/نومبر ۱۹۹۸ء
۱۳- روزنامہ جنگ، کراچی، ۲۵/نومبر ۱۹۹۸ء
۱۴- ماہنامہ انیس اہل سنت فیصل آباد شمارہ مارچ ۱۹۸۸ء
۱۵- ماہنامہ جہان رضا، لاہور، شمارہ نومبر ۱۹۹۱ء
۱- ماہنامہ انیسِ اہلِ سنت، فیصل آباد شمارہ مارچ ۱۹۸۸ء
۲- ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور شمارہ نومبر ۱۹۹۱ء
۳- ماہنامہ القول السدید، لاہور، شمارہ دسمبر ۱۹۹۳ء
۴- ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، شمارہ فروری ۱۹۹۴ء
۵- ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اگست ۲۰۰۳ء
۶- ماہنامہ امیر اہل سنت، لاہور، دسمبر ۲۰۰۵ء
۷- ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور دسمبر ۲۰۰۵ء
۸- ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور، جنوری ۲۰۰۶ء
۹- ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور، دسمبر ۲۰۰۶ء (گولڈن جوبلی نمبر، جلد اول)
۱۰- سہ ماہی افکار رضا ممبئی، شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۱ء

○ ــــ مکتوبات:

نمبر شمار مکتوب نگار	بنام	از	محررہ
۱- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	علامہ اختر شاہجہانپوری	کراچی	۲۴ مارچ ۱۹۹۲ء
۲- مفتی محمد شریف الحق امجدی	علامہ اختر شاہجہانپوری	مبارک پور	یکم اگست ۱۹۹۲ء
۳- علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی،	علامہ اختر شاہجہانپوری	مبارک پور	یکم اگست ۱۹۹۲ء
۴- مولانا عبد النعیم عزیزی،	علامہ اختر شاہجہانپوری	بریلی شریف	۲۴/جنوری ۱۹۹۳ء
۵- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	علامہ اختر شاہجہانپوری	کراچی	۲۸ فروری ۱۹۹۳ء

۶- رانا محمد ارشد قادری رضوی،	علامہ اختر شاہجہانپوری	لاہور	۱۲/ جولائی ۱۹۹۳ء
۷- محمد افضل شاہد،	علامہ اختر شاہجہانپوری	واہ کینٹ	۱۷/ جولائی ۱۹۹۳ء
۸- صوفی نواب الدین گولڑوی	علامہ اختر شاہجہانپوری	لاہور	۲۰/ جولائی ۱۹۹۳ء
۹- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	علامہ عبدالحکیم شرف قادری	کراچی	۲۱ ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۰- ماسٹر بشیر احمد کھوکھر،	محمد عبدالستار طاہر	کھڈیاں خاص	۱۵/ نومبر ۱۹۹۳ء
۱۱- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد،	حافظ فیاض احمد قادری	کراچی	۱۶/ نومبر ۱۹۹۳ء
۱۲- صاحبزادہ وجاہت رسول قادری،	غلام مصطفی خان	کراچی	۱۶/ نومبر ۱۹۹۳ء
۱۳- پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد،	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	کراچی	۱۹/ نومبر ۱۹۹۳ء
۱۴- مولانا اقبال احمد اختر القادری،	غلام مصطفی خاں	کراچی	۲۰/ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ
۱۵- مولانا اقبال احمد اختر القادری،	محمد عبدالستار طاہر	کراچی	۷/ جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ
۱۶- محمد افتخار حسین اظہر چشتی	غلام مصطفی خاں	ڈیرہ نواب صاحب	
۱۷- علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی	ملک محمد سعید مسعودی	کراچی	۱۳/ جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ
۱۸- سید محمد خالد القادری رضوی،	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	کراچی	۲۰/ نومبر ۱۹۹۳ء
۱۹- علامہ محمد صدیق ہزاروی،	ملک محمد سعید مسعودی	لاہور	۲۰/ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۰- محمد افضل شاہد،	ملک محمد سعید مسعودی	واہ کینٹ	۲۰/ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۱- سید بادشاہ تبسم بخاری،	ملک محمد سعید مسعودی	ہسپتال	۲۲/ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۲- محمد عبداللہ عسکری رضوی،	ملک محمد سعید مسعودی	صادق آباد	۲۲/ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۳- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	قاری محمد رفیق مسعودی	کراچی	۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۴- حافظ محمد فیاض احمد قادری،	غلام مصطفی خان	لاہور	۲۸/ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۵- علامہ محمد صدیق ہزاروی	ملک محمد سعید مسعودی	لاہور	۲۹ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۶- محمد عبداللہ عسکری رضوی،	ملک محمد سعید مسعودی	صادق آباد	۳۰/ نومبر ۱۹۹۳ء
۲۷- ایک صاحب	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	کراچی	[illegible] نومبر ۱۹۹۳ء

۲۸-محمد خالد قادری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	لاہور	یکم دسمبر ۱۹۹۳ء
۲۹-مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی	ملک محمد سعید مسعودی	لاہور	۲؍دسمبر ۱۹۹۳ء
۳۰-پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ملک محمد سعید مسعودی	لاہور	۴دسمبر ۱۹۹۳ء
۳۱-مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی	ملک محمد سعید مسعودی	لاہور	۲۰دسمبر ۱۹۹۳ء

قابلِ مُطالعہ کتابیں

مُسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605

Email:muslimkitabevi@gmail.com